ہادی التواریخ
اُردو

ہادی التواریخ

یہ رسالہ علم تواریخ کا مخزن ہی جسکو جناب فاضل
اجل عالم بے بدل رئیس المحققین و رأس المدققین جناب
مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی نے
تصنیف فرماکر دریا کو کوزہ میں بند کیا تھا۔ یہ کتاب غدر
۱۸۵۷ء سے پیشتر ایک دفعہ جناب موصوف نے چھاپکر
شائع فرمائی تھی چونکہ حالات مندرجہ تاریخ وار کتاب ہذا
کے خلاف عمل درآمد کرنیسے ہر ایک مومن حسب تحریر مصنف
آثم اور گنہگار ہوتا ہی۔ لہذا بغرض افادہ و آگاہی مومنین
با تمکین مکرر در سنہ ۱۳۱۱ ہجری

مطبع یوسفی دہلی میں چھپکر شائع ہوئی

فہرست کتب مذہب شیعہ موجودہ کتبخانہ مطبع یوسفی دہلی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کحل الناظرین	۸ر	دفتر غم جلد سوم	۳ر	جادۂ حیدری	۶ر
حیات القلوب اردو چہار جلد	ہعہ	مجالس العلویہ جلد دوم	عمعہ ۸ر	رسالۂ سبعہ	۳ر
حیات القلوب فارسی سہ جلد	صہ ر	تشیید المطاعن	عصہ ۸ر	عین الحیات	عمعہ ۸ر
تاریخ اعثم کوفی اردو	زیر طبع	زاد المعاد کشوری	عمعہ ۸ر	تحفۂ جوادیہ	عصہ ۸ر
تاریخ اعثم کوفی فارسی	بے ۸ر	الیضاً طبع کلکتہ	عصہ ۸ر	تفسیر عفت	۶ر
انوار الہدیٰ	عصہ ۲ر	جامع عباسی بابی اردو	عصہ ۴ر	عین الیقین لنفی وبشارت رب العالمین	۲ر
شمس الضحیٰ	عصہ ۴ر	جامع عباسی پنجابی قلمی	صہ ر	سیف صارم	۱۲ر
کشف الغمہ فارسی	عصہ ر	خلاصۃ العقائد قلمی	عمعہ	بعد حمد ہندی	ار
زبدۃ المصائب	عصہ ۹ر	نفاق الشیخین	۴ر	منہج الوصول	۳ر
ذائقہ ماتم عرف چہل مجلس	عصہ ۸ر	رجم الشیاطین	۸ر	دفتر رباعیات	زیر طبع
ریحان غم جلد اول	عصہ ر	وسیلۃ الزائرین	۸ر	تحفۃ العارفین خلاصہ حدیقہ سلطانیہ	ایضاً
ایضاً جلد دوم	عصہ ر	مشارق الانوار الموسوم فوائد الاخیار	۸ر	آیہ تطہیر	۳ر
حدیقہ ماتم جلد پنجم و ششم	۸ر	لآلی المخزونہ	۲ر	مفید العوام	۴ر
مصائب الابرار ترجمہ جلد	سے ر	ضیاء المشرقین	۲ر	آیات محکمات	۶ر
دفتر غم جلد دوم	۱۲ر	تنبیہ الخوارج	۵ر	رسالۂ طلسمات فلاطیس	ار

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

ہادی التواریخ نبوی ہجری

سنہ ۱۳۱۹

مطبع یوسفی دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین فاطر السمٰوات والارضین جاعل الشہور والسنین خالق الازمنۃ
والدہور مفارق ایام الحزن والسرور الذی اضحک وابکی وعبادۃ المومنین المتقین ہدیٰ
والصلوٰۃ علیٰ رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین الذی ما نطق فی ایّ زمان الصحۃ
واوان المرض عن الہویٰ وعلیٰ عترتہ واہل بیتہ الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم
تطہیرا علیہم الصلوٰۃ والتحیات ما دامت اللیل والضحیٰ الذین حربہم حربہ وسلمہم سلمہ
وحبہم حبہ وبغضہم بغضہ والبکار علیہم البکار علیہ والجفار علیہم الجفار علیہ وحزنہم واذاہم
حزنہ واذاہ وسرورہم ورضاہم سرورہ ورضاہ صلوٰۃ اللہ وعلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
وعلیٰ اصحابہ واصحابہم واشیاعہ واشیاعہم الذین احسنوا الصحابۃ واکملوا الولایۃ و
البلوا والبلاء بنصرتہ ونصرتہم وبتعینہ وتبعیتہم فی حیاتہ وحیاتہم وبعد وفاتہ ووفاتہم غیر
مرتدین علیٰ اعقابہم والذین تابوا واصلحوا بعد الرجوع رضی اللہ عنہم وتجاوز عن عقابہم
ولعنۃ اللہ والناس والملائکۃ علیٰ اعدائہ واعدائہم وعلیٰ اعداء اشیاعہم ما زالت السمٰوات
والارضین وما دامت الشہور والسنین الی یوم الدین اما بعد ملتمس ہے بندہ حقیر

اقل الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقۃ المذنب الاحقر الدہلوی محمد ابن محمد الہمدانی اصلاً
الدہلوی مولداً غفر ہما اللہ العلی الاکبر ازبسکہ اکثر برادران ایمانی علم تواریخ سوانح و
واقعات اور ایام و اوقات ضروری الحزن والسرور اور ازمنۂ ولادت و وفات اہلبیتؑ
طہارت سے نابلد پائے جاتے ہین بلکہ اسی سبب سے ایام ضروری الحزن مین مرتکب شادی و
سرور ہوجاتے ہین اور اسی جہت سے اعمال و افعال ضروری الیوم اور تطوع و مستحبات سے
بہت لوگ بے بہرہ رہتے ہین اور فرمودۂ اہلبیتؑ طاہرہ ہے کہ شیعتنا من یسر بسرورنا و
یحزن بحزننا الحاصل کہ فرمایا شیعہ یعنی موالی و اتباع ہمارے وہ ہین کہ سرور کرین ہماری
سرور مین اور حزن و مصیبت کرین ہمارے حزن و مصیبت مین یعنی یوم سرور
رسولؐ و اہلبیتؑ طاہرہ کو اعمال و افعال سرور موفور کرنی چاہیین اور روز حزن و
مصائب مین اونکی قیام حزن و مصیبت چاہیے چنانچہ اسی لئے فتاوای سلف و خلف
ناطق ہین چنانچہ سید العلماء مجتہد العصر والزمان دامت برکاتہم فرماتے ہین کہ
مرتکب سرور و شادی در ایام حزن و مصیبت اہلبیتؑ طاہرہ آثم و گنہگار ہست
یعنی شادی اور مسرور کرنیوالا ایام حزن و مصیبت اہلبیتؑ مین گنہگار رہے یعنی
فساق و فجار سے معدود ہے یہانتک کہ توبہ کرے۔ اور بعض بعض جداول اور
تحریرات جو اس باب مین ہین تو صرف تواریخ و ایام تولد و وفات چہاردہ معصومین
علیہم الصلوٰۃ والسلام البتہ اون مین پائی جاتی ہین اور باقی اور سوانح ضروری سرور
و حزن رسول و آل رسول کی اگرچہ کتب مبسوطہ مین مختلف مقامون مین متفرق ہین
لیکن تلاش انکی ہر ایک کو سر دست دشوار و متعذر ہے۔ سو بیشتر اخوان ایمانی
حقیر مولف سے مکلف ہوئے کہ زبان سہل اردو مین تفصیل و تشریح ضروری ایک

مجتمع کردی جاوین تاکہ خاص و عام فائدہ تام حاصل کرسکین باسلئے امتثالاً لرضا ہم کہ
رضائے مومنین رضائے خدا اور رسول و آئمہ طاہرین ہے باوصف ضیق مجال تشتت
بال کتب مبسوطہ موجودۃ الحال موالف ومخالف سے بہ تنقیح تام حتی الامکان اسی زبان
مین لکہتا ہے اور توافقاً للشیخ الاجل السعید اعنی الشیخ المفید رحمہ اللہ شروع کرتا ہے
ماہ مبارک رمضان سے کما بدا بہ الشیخ الممدوح فی کتابہ المسمی بالتاریخ وقال رح
التقدیمہ فی محکم القران ولما فیہ من العبادۃ و القربات والمؤنتہ عندل الرسول علیہ و
علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نام اس عجالہ کا ہادی التواریخ رکھا کہ مطابق ہین سن
اسکے سال تالیف سے یعنی سنہ ۱۲ ہجری افاد اللہ و ہدیٰ بہا جمیع المومنین و قبلہا
قبولاً حسنا و وفق اخواننا واجرہم وجزاہم واجرنا اضعافاً ومضاعفتہ بحرمتہ سیدنا محمد و آلہ
الطیبین الطاہرین صلوٰاۃ اللہ وسلامہ علیہم ولعنتہ اللہ علےٰ اعدائہم واعداء اشیاعہم
اجمعین بعدد الشہور والسنین مادامت السموات والارضین الی یوم الدین **مقدمہ**
واضح ہو کہ اکثر تواریخ سوانح و واقعات لازم السرور والحزن والاعمال مین بسبب
اختلاف روایات کے اختلاف کثیرہ پائے جاتے ہین خواہ بسبب سہو رُوات
خواہ بسبب غلطی سماع رُوات خواہ بسبب سہو ناقلین و کاتبین وغیرہا مراتب کے کہ
سب فرقو نمین یہ بات شائع اور زائع ہے چنانچہ بعض جگہہ مثلاً راوی نے اواخر ماہ
کہا اور ناقلین و کاتبین نے آخر بموقوفی واو لکہا اور نقل کیا جس سے آخر کو سلخ لکہا
گیا یا اصل مین بست و پنجم مثلاً تاریخ ولادت یا شہادت ہے ناقلین نے لفظ بست سہو
سے نہ لکہا اور مقابلہ مین بہی رہ گیا پہر جو کسی مولف نے تالیف کی تو پانچوین بقولی لکہدیا
حالانکہ محض بے سند اور بے اصل ہے یا اصل مین کوئی تاریخ ہے ۱۳ ناقل و کاتب نے

۲۲۳ لکھدی سہواً یا کوئی نقطہ قلم سے سیاہی کا ہندسہ کے سر پر لگ گیا یا کسی
مکھی کی توجہ قعود سرے پر ہندسہ کے ہوگئی تو پڑہنے والے نے بجائے ۱۲۳ کے ۲۲۳
پڑہی ہو کسی مولف نے اُسی ہی ایک قول کر کے لکھدیا حالانکہ محض بے اصل وقس علے
ہذا انواع واقسام سے اسطرح بھی بیشتر اختلاف بڑہ گئی ہین۔ اور بھی بسبب بے مبالاتی
ناقلین و مصححین کے اکثر اور امور مین بھی بیشتر اسطرح پر غلطیان واقع ہوئین
اور مولفین نے اُسکی اصل و بنیاد کو خیال نکیا صرف اپنی تالیفات مین نقلاً کام
فرمایا سو حقیر حتی الوسع والامکان تنبیہ واشارات ایسے باب مین بھی مرعی کہتا ہے
انشاء اللہ تعالے لیکن یاد رہے کہ عامل اعمال حسنہ بہر حال مستحق اجر حسنات ہی
مگر عوام اور اکثر کم علم کم مایہ اس امر سے متوحش ہوتے ہین اور بجا آوری اعمال مین
جو متعلق اس تاریخ کے ہین متحیر اور اس بہانہ سے متکاہل رہتے ہین لیکن
مضامین موثقہ احادیث صحیحہ وحسن اگر پیش نظر رکھی جاوین تو سب توہمات ووساوس
رفع ہو جاتے ہین اور یقین ثواب اعمال حاصل ہے اسلئے اول مختصراً بیان مضامین
چند حدیث کا اس قسم کے ضرور معلوم ہوا۔ واضح ہو کہ محمد بن یعقوب کلینی حضرت
امام جعفر صادق ؑ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا من سمع شیئاً من الثواب علی شیء
کان لہ اجرہ وان لم یکن علی مابلغہ یعنی جو شخص سُنے ترتیب ثواب اوپر کسی شی کی تو
ہوگا واسطے اُسکے ثواب اُسکا اور اگرچہ نہین وہ شی اوسطرح پر جو کہ پہنچی ہے اُسکو
اور بھی حدیث مرویہ محمد بن یعقوب کلینی ہی من بلغہ ثواب من اللہ الحدیث اور بھی حدیث
ہے من بلغہ شيء من الثواب علی شيء من الخیر الحدیث اور اور احادیث مرویہ محمد بن
بابویہ قمی وغیرہ کہ تفصیل تام اور تشریح مالاکلام انکی شروح مین مبسوط ہے بہت ہین

الحاصل کہ حصول اجر و ثواب مین قول ضعیف پر بہی عمل اعمال بموجب احادیث کثیرہ مشہر کیف
مورث اجر و ثواب ہی کہ تفصیل اسجگہہ مورث تطویل ہے من شاء مزید الاطلاع فلیرجع
الی المبسوطات اور اسی جگہہ یہہ ہی کہ باوصف اظہار قول ضعیف کے ایسی باب مین ہمنام
اس ضعیف مستہام کے یعنی جناب اخوند صاحب اکثر تواریخ مین باوصف تصریح و بیان
ضعیف قول کے بشتر ہدایت النبیت اعمال ارشاد کرتے ہین چنانچہ قریب بعض بعض
تاریخ مین ظاہر ہوگا اور سنی صاحبونکی ہان بہی فضایل اور ثواب اعمال کے باب مین
اس مضامین کی احادیث بہت ہین چنانچہ ابو الشیخ مکارم الاخلاق مین اور
حسن بن عرفہ اور ابن عبد البر وغیرہم محدثین محققین اُنکے لکہتے ہین عن انس بن مالک
وجابر بن عبد اللہ من بلغہ فیہ فضیلۃ فاخذ بہ ایمانا رجاء ثوابہ اعطاہ اللہ تعالیٰ ذلک
وان لم یکن کذلک وقال السخاوی ولہ شواہد عن ابن عمر وابی ہریرۃ وابن عباس انتہی
کلام موضع الحاجۃ لیکن جہان کہین صرف بسبب سہو کاتبون کے اور بی مبالاتی مقابلہ
وتصحیح کے تغیر و تبدیل نے راہ پائی ہے اور بعض بعض جدولونمین یا کتابونمین کہ
معتمد و معتبر یقین کئے جاسکتے ہین نقلا جاری اور ساری ہوگیا ہے اگرچہ نقل اُسکی
اقتفاء عن السلف مناسب جانتا ہے لیکن حتی الوسع حقیر انکی تصریح اور اشارہ
مرعی رکہتا ہے اور تنبیہ کرتا جاتا ہے کہ عقیل و فطین اُس سہی خط و کیفیت اٹہالے
اور حقیقت کو پالے امید ہی ہر قاری اور ناظر سے کہ اگرچہ حقیر کی تحریر مین بہی احیانا
بمقتضائے بشریت یا نقلاً و طبعاً عند الطبع یعنی چہاپہ مین تصحیف و تغیر ممکن
سو اگر اتفاقاً ایسی راہ پاوی تو قلم عفو و تصحیح کو کام فرماوے اور عاصی گنہگار کو
بدعائے خیر خاتمہ و عفو و غفران یاد رکہے کہ یہ احسان حضرت ایزد منان کے آگی

نتیجہ نیک دیگا ان اللہ لایضیع اجر المحسنین ویحب المحسنین **تنبیہ** علاوہ از تواریخ ولادت
و وفات پیغمبرؐ و ائمہ و آبا و اجداد و اولاد و امجاد و اقارب و اشیاع انکے بعض بعض تواریخ
غزوات و ہلاکت مخالفین یا اور سانحہ جدیدہ مفید علم سعادت و نحوست اور قابل العلم
و لازم البصیرت جو مفید خاص و عام ہین سبب کتاب نظر آشنائے حقیر ہوتے جاتے ہین
حقیر اُس ہر ایک بات کو بھی بطریق یادداشت لکھتا جاتا ہے کہ خالی از مفاد و بصیرت
ناواقفین نہین گوکہ اعمال و تطوع سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہون مگر مفید عام ہون گیے
چنانچہ اکثر سلاطین و مقتدایان مخالفین کے تواریخ جلوس و ہلاکت وغیرہ مراتب ہین
کہ اسی نظر سے لکھی جاتی ہین **ف** بھی یاد رہے کہ عادت و استعمال مورخین و محدثین
بیشتر یا ہی گئی کہ برسون مین کسرات مہینون مین دنونکی اکثر معتبر نہین رکھتی اور
فروگذاشت مرعی رکھتے ہین یعنی مثلاً کمی بیشی کچھہ مہینون یا دنون کی ہو تو کل تعداد
سال و ماہ تعبیر ہے مثلاً پچاس برس کی عمر ہے کچھہ کم یا زیادہ تو بھی پچاس برس مرقوم
ہین اور بعض جگہہ تفصیل و تشریح کہ یہ سبب بھی بعض جگہہ اختلاف کا عمر مین ظاہر ہوتا ہے
اب مین شروع کرتا ہون مقصود و مطلوب کو اور بعض بعض جگہہ فوائد اور تنبیہات
ضروری المقام مفید خاص و عام انشاء اللہ لکھتا جاتا ہون لازم ہے کہ جو تاریخ محتوی
سرور رسولؐ و آل رسولؐ ہے اُسمین مراتب سرور و مسرت اور جو محتوی حزن و
مصیبت ہے اُسمین مراتب حزن و مصیبت اور مستحبات تطوع و خیرات و اعمال
مندرجہ کتب اعمال ملاحظہ کرکے مناسب یوم عمل مین لانی چاہیین واللہ المستعان وعلیہ التکلان

رمضان المبارک

پہلی ایک رسالہ اخوند صاحب مین اس تاریخ ۲۰۲ سنہ یا ۲۰۱ سنہ ولیعہد کے حضرت امام رضاؑ

بعد تکرار و منازعت مرقوم ہے تفصیل اُسکی چھٹی اور ساتوین تاریخ مین آتی ہے
مخالفین کے ہان تاریخ مسعودی مین شب شنبہ یکم رمضان اس تاریخ سنہ ۶۵ ہجری
مین بیعت عبد الملک بن مروان ہوی یہ پانچوان خلیفہ ہی معاویہ سے بنی امیہ کا اور بھی
تحریر اخوند صاحب بقول بعض اس تاریخ سنہ ۲۰۳ شہادت حضرت امام رضا ہے ف
قاضی صاحب نقلاً عن فصل الخطاب روز جمعہ اول رمضان سنہ ۴۲۸ فوت بو علی سینا
لکھتے ہین اور ولادت سنہ ۳۷۰ تاریخ یافعی وغیرہ سے ظاہر ہے۔

دوسری مخالفین کے ہان فصل الخطاب مین ولیعہد ہے آغا امام رضا اس تاریخ سنہ ۲۰۱ ہجری
تیسری بتحریر اخوند صاحب بقولی نزول انجیل حضرت عیسیٰ پر ظاہرا یہ قول ضعیف ہی
اور بھی بروایت کشف الغمہ اپنی ہان اس تاریخ کی رات کو وفات جناب سیدہ ہی اور
مخالفین کے ہان بموجب حدیث بخاری و مستدرک وغیرہ و تحریر ملا علی قاری شرح فقہ اکبر
مین کہ بہت صحیح اور مشہور ہے چنانچہ محقق دہلوی نے بھی لکھا ہے کہ شب شنبہ اس
تاریخ بعد چھہ مہینے وفات جناب پیغمبر خدا کے قول صحیح و مشہور ہی اور اقوال اور بھی ہین
لیکن درجہ صحت سے دور ہین چنانچہ حدیث صحیح بخاری مین بھی انکے ہان مصرح ہے
کہ چھہ مہینے زندگانی کی بعد وفات پیغمبر خدا کے اور نہین بیعت کی جب تک علی اور تمام
بنی ہاشم نے اور جناب فاطمہ خفا اور غصہ گئین ترک کلام کیا مرتے دم تک انکے خلیفہ اول سے
یہ ہے مضمون مختصر حدیث بخاری لیکن اس صورت مین وفات پیغمبر خدا کی دوسری
ربیع الاول اور نہین ضرور صحیح کہنی چاہیئے جو کہ نزدیک محققین شیعہ کے محقق ہی - اور بھی

تنبیہہ ظاہرا قول تصحیفی غیر مستند ہے کہ بست و یکم رمضان سے جو کہ مستند ہے فریقین مین طرف یکم رمضان
کے تحریف و تصحیف ظاہر ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - ۱۲ منہ

تمام مضامین حدیث مذکور یعنی عدم بیعت تا ششماہ اور ناراض جانا جناب سیدۂ دوجہان
کا اس جہان سے انکی خلیفہ اول سے اور غضب فاطمہؑ تا دم والپسین فافہم وتدبر اور باقی
اور اقوال مختلفہ ہین کہ اپنی جگہہ انشا اللہ تعالے مرقوم ہون گے ف جنات الخلود مین آغا
محمد رضا صاحب خزائن الانوار المدرس الامامی مدرس عہد شاہ سلطان حسین الصفوی
بہادر خان اپنی ہان بہی اس قول کو اول لکھتے ہین حقیر مولف کے نزدیک بہی قول
اقوی معلوم ہوتا ہے اور اظہر کیونکہ قطع نظر اس قول مخالفین کے یعنی زندگانی ششماہ
بعد پیغمبر اگر زندگانی جناب سیدہ تمامہا اپنی ہانسے از روز تولد خیال کیجاوے تو از روے
احادیث صحیحہ فرقہ حقہ ۱۸ برس ۵۷ دن ہین اور تولد جناب ممدوحہ بستم جمادی الثانی
۵ سنہ بعثت از روے کشف الغمہ وکافی کلینی وغیرہما سو اس صورت مین بہی تقریباً
یعنی صرف ایک دن کی کسر سے یہی تاریخ ہوتی ہے اور کچہہ عجب نہین بلکہ قریب قیاس
اور قابل قبول ذہن سلیم وطبع مستقیم ماہرین ونقادان نقد علم حدیث ہے کہ وہ حدیث
مرویہ قطب راوندی جو مشتمل ساڑہے بہتر دن کی زندگانی جناب سیدہ بعد پیغمبر خدا فرقہ حقہ
کے ہان مروی ہے راوی نے سہو کیا یا سامعین وکاتبین سے تصحیف ہوی بلکہ حقیقۃً
کل زندگانی مین ۱۸ برس ساڑہے بہتر دن اصل روایت ہو تو اس صورت مین بہی کہسر
اور بے کسر بستم جمادی الثانی سے شب سیوم رمضان تک کل سن شریف مطابق
ہوتا ہے اور ظاہرا یہی سبب ہو کہ صاحب جنات الخلود اسی تاریخ کو اول اقوال لکہتے ہین
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والصواب بہرکیف اعمال زیارت وتطوع مفید اجر وثواب ہین
ف۔ واضح ہو کہ اصل مدار ومنشار اختلاف تاریخ وفات جناب سیدہ کا اختلاف تاریخ
وفات جناب سرور کائنات اور یہی اختلاف ایام جناب سیدہؑ بعد وفات جناب پیغمبر خدا

ہو کہ وفات پیغمبر خدا بقول مشہور ہے نزدیک علمای شیعہ ۲۸ صفر اور بقولی ۱۲ اور بقولی شاذ ۱۸ ربیع الاول کہ غیر مصحح ہین اور مصحح اور محقق بتصریح افضل المتاخرین زبدۃ المحققین جناب غفران مآب دوم ربیع الاول ہے اور مخالفین کے ہان قوی اور صحیح تو دویم یا دوازدہم ربیع الاول اور بقولی یکم بقولی دوم بقولی ہشتم بقولی یازدہم بقولی ہجدہم ربیع الاول ہے اور زندگانی جناب سیدۃ النسا بعد پدر بزرگوار بقول مشہور علمای شیعہ پچہتر دن اور بہی تجربر قطب راوندی ساڑہی بہتر دن اور بقولی ۴۰ دن بقولی ۹۵ دن بقولی تین مہینے بقولی ایک سو دن بقولی چہہ مہینے اور سنی صاحبونکی ہان علاوہ انکی اور بہی اقوال کثیرہ ہین مگر قوی اور معتبر چہہ مہینے زندگانی ہے بعد پیغمبر کے بلکہ مستدرک حاکم مین بقولی آٹہہ مہینے بقولی دو مہینے سو تواریخ وفات جناب سیدۂ مین نظر بر احتمالات تاریخ وفات پیغمبر خدا اور ایام زندگانی جناب سیدۂ بعد وفات پیغمبر خدا البتہ احتمالات کثیرہ ہین بہی جہت ہی کہ جناب سیدہ کی تاریخ وفات مین زیادہ تر اختلافات مرقوم ہین چنانچہ جناب غفران مآب نے شرح حدیقہ مین بنسبت اور متقدمین کے زیادہ تحقیقات کو کام فرماکے چند احتمالات بسبب تیس او نتیس کے ہونے مہینونکی بہی اور دن سے زیادہ رقم فرمائی ہین اور بعض العصر مین حقیر نے ان سب احتمالات کو جو غور کیا تو نسبت اُن کے اور بہی زیادہ معلوم ہوتے ہین سو حقیر ہر تاریخ مین احتیاطاً نظر اوپر ہر احتمال اقوال مندرجہ اپنے علما کے لکہتا جاتا ہے ناظرین اُس سے متوحش نہو دین اور احتیاطاً اگر اعمال زیارت وغیرہ کو کام فرمادین تو خالی از اکتساب حسنات ذریعہ آخرت نہین بلکہ نظر بر حدیثہای مصرحہ دیباچہ وارشادات جناب اخوند صاحب امید وار اجر جزیل و ثوابہای عظیمہ ہین اور حقیر عاصی کے حق مین بہی دعاے خیر یاد رکہین ف۔ سنی صاحبونکی ہان

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتا ہے کہ وقت وفات جناب سیدہ کا سن شریف ۲۹ برس
کا تہا اور مستدرک حاکم مین بقولی ۲۹ برس بقولی ۲۰ برس لیکن تعجب ہے کہ جو راوی ۲۱ برس
کی عمر مستدرک مین لکہتا ہے وہ یہ بہی کہتا ہے کہ تولد جناب سیدہ کا شروع اکتالیسوین برس
سال تولد پیغمبر خدا مین ہوا یعنی پیغمبر کو اکتالیسوان برس شروع ہوا تہا کہ جناب سیدہ تولد
ہوئین یعنی اس حالت مین ۲۳ برس کا سن جناب سیدہ کا کہنا چاہئے اسکو اور بھی سنی
صاحبونکے یہان تاریخ ابو الفدا مین اس تاریخ ۶۵ھ ہجری ہلاکت مروان بن حکم بن عاص
ہے اسکی جورو نے اسے مار ڈالا یہ جو تہا خلیفہ بنی امیہ کا ہے کمال دشمنی خاندان نبوت
سے رکھتا تہا کتب شیعہ و سنی سے ظاہر ہے کہ اسکو اور اسکی باپ کو پیغمبر خدا اور بعض
بعض اصحاب مومنین نے نفرین کی اور قصہ شہر بدر کردینے کا مشہور ہے اسکو ہی
خلافت مین کسی شخص نے بہی نہین آنے دیا بلکہ زیادہ دور نکالا لیکن اپنی خلافت
مین عثمان بن عفان خلیفہ ثالث سنیان نے بلاکر سرفراز کیا اور مروان کو بیٹی دی
لاکھون روپیہ دے کہ مہاجر و انصار صحابہ رسول بہت ناراض ہوئے اور طعن کرتے تہے
بعد اسکے عبد الملک بیٹا مروان کا حاکم ہوا تصریح ابو الفدا اسی تاریخ اور تصریح مسعودی
پہلی تاریخ اور یہ خود ۶۴ھ مین خلیفہ ہوا تہا یعنی مروان دشمن آل عمران یہ جب تک زندہ
رہا اذیت رسانی خاندان نبوی مین رہا تابوت جناب امام حسنؑ پر اسی نے تیر لگائی تہے بہ
پشت گرامی مادر نامہربان اور بھی اس تاریخ بتحریر ابن خاتون شب جمعہ ۴۱۳ھ شیخ
مفید علیہ الرحمہ نے وفات پائی عمر ۷۷ برس یا ۷۵ برس اور خلاصہ وغیرہ سے قاضی صاحب
بہی یہی تاریخ و سن لکھتے ہین نماز انکی سید مرتضے علم الہدے نے پڑہی یہ شیخ بزرگ
کمال معین دین تہے انکی فاتحہ بہی ضرور ہے مومنین کو وفقہم اللہ تعالے پانچوین ۱۳۱۵ھ ہجری

بتصریح شیخ ابن بابویہ قمی بروایت ابی ذکوان عیون الرضا مین جناب امام رضا کے ہاتھ پر اس تاریخ مامون غدار نے سب سے بیعت کروائی اور ولیعہد اپنا حضرت کو کیا اور سنہ ۲۰۱ کے اول مین اپنی بیٹی ام حبیبہ کا حضرت سے نکاح کیا یوم سرور مومنین ہے۔ اور یہی تاریخ ابن خلکان مین مخالفین کے ہان ہے کہ روز سہ شنبہ اس تاریخ ولادت حضرت امام محمد تقی ہے ف۔ اور یہی سنی صاحبون کے ہان تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ روز چہار شنبہ پانچوین رمضان سنہ ۱۳۲ ہجری عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے دمشق کو فتح کیا کہ باعث ہلاکت و تنزل بنی امیہ ہے۔ **چھٹی** بتحریر اخوند صاحب بقولی نزول انجیل اس تاریخ مرقوم ہے اور ایک قول مین نزول توریت ہے حضرت موسی کو لیکن یہ دونو قول ضعیف معلوم ہوتے ہین اور بتصریح شیخ مفید در کتاب تاریخ ولیعہد ہونا حضرت امام رضا کا روز پنجشنبہ اس تاریخ سنہ ۲۰۱ مین ہویدا ہے۔ یہ سانحہ کتب تاریخ فریقین مین اسطرح مصرح ہے کہ مامون نے تمام بنی عباس سے ترک سیاہ پوشی کی اور سب لشکر وغیرہ مین حکم سبز پوشی کا کیا پھریرے علمونکے بھی سبز کیے سبز مسند پر حضرت امام جلوہ افروز ہوئے سکہ حضرت کے نام کا جاری ہوا بنی عباس بہت سوخت وکباب ہوئے یوم سرور مومنین اور ادائے نماز شکر ظہور حق ہے ف۔ سنی صاحبون کے ہان بھی یہ تمام سانحہ بالتفصیل اکثر کتب تاریخ مین موجود ہے کہ یہان مختصرا حذرا للطوالہ اشارہ کیا گیا لیکن اتنا فرق ہے کہ فصل الخطاب مین وقوع اس امر کا دوسری تاریخ لکھا ہے جیسا سابق اشارہ ہوا۔ **ساتوین** بتحریر اخوند صاحب بقول بعض شہادت آغا امام رضا ظاہرا یہ قول ضعیف بلکہ تصحیف ہے

ف سنی صاحبون کا سری سقطی اس تاریخ سنہ ۲۵۳ بقولی ۱۳۷۵ اور بقولے سنہ ۲۵۷ روز سہ شنبہ فوت ہوا۔

اور یہی عیون الرضا مین شیخ ابن بابویہ قمی کی جو کتابت مامون کی طرف سے ذوالریاستین
فضل بن سہیل کے نام مرقوم ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انعقاد ولیعہدی حضرت
امام رضاؑ اور سبز پوشی وغیرہ مراتب اس تاریخ یوم دوشنبہ ۲۰۱ھ کو وقوع مین آئی ہین
اور وثیقہ جو لکھا گیا اُس مین یہی تاریخ ہے **تنبیہہ** ظاہرا حقیر مولف کی نزدیک ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ تواریخ سابق مین انعقاد بعیت عمل مین آیا اور تحریر وثیقہ اس تاریخ
کیونکہ تمام سوانح تکرار وگفتگو اور انکار جناب امامؑ اور اصرار واجبار مامون غدار سے
ظاہر ہے کہ حضرت نی بعد تکرار وانکار بسیار مجبور اس امر کو قبول کیا تو پہلا دن جو
اقرار کا حضرت کی تہا جس جس حضار نے اُسدن بعیت کی اسدن کی روایت کی
پہر جس گروہ نے جس دن بعیت کی اُسدن کی روایت کی اس تاریخ وثیقہ لکہا گیا
کہ تکمیل بعیت کہا چاہئے جنکی سامنے یہ امر ہوا انہون نے اس دن کی روایت کی
کہ یہی وجہ توفیق کی واللہ ولی التوفیق **یہی** تاریخ ابن خلکان مین مخالفین کے
ہان ولادت حضرت امام جعفر صادقؑ ۸۰ھ ہے اس تاریخ و بقولی یوم سہ شنبہ قبل
طلوع فجر ۱۷ ربیع ۸۳ھ ف۔ یہی روز چہارشنبہ اس تاریخ سنہ ۱۲۲۱ ہجری وفات
شاہ عالم بادشاہ دہلی جنہین ابوالمظفر جلال الدین عالی گہر کہتے ہین اور بیٹے اُن کے
ابوالنصر معین الدین اکبر شاہ بادشاہ ہوئے اور یہ اتفاقات سے ہے کہ ولادت
اکبر شاہ کی بہی یہی تاریخ تہی ۱۱۷۳ھ سلطنت شاہ عالم کی ۴۵ برس عمر ۸۰ برس
۹ مہینے ۲۰ دن ہین مدفن مشہور درگاہ قطب صاحب سات کوس دہلی سے سنی
صاحبون کے ہان بڑی درگاہ مشہور ہے۔ **دسوین** ۱۰ نبوت کو وفات
ام المومنین حضرت خدیجہ کبرا بنت خویلد ہے شیخ مفید رہ کتاب تاریخ مین لکہتے ہین

کہ روز حزن رسول و بضعۃ رسول ہے یہ والدہ تہین جناب سیدہ کی اور نجیب ترین زنانِ عصر
اور نہایت چاہیتی اور چاہنے والی پیغمبر خدا کی اور صدیقہ و مصدقہ پیغمبر کی اُسوقت مین
کہ جب سب جہٹلاتے تہے پیغمبر خدا کو رضی اللہ عنہا اور سنی صاحبونکے ہان بہی شہرہ
بعثت ہر قوم مین یہ بی بی جب اس دار فانی سے انتقال فرما ہوئین تو جب آنحضرت
انکا ذکر فرماتے تہے روتے تہے اور بہت یاد فرماتے تہے جو انکی ملاپدار عورت آپ سے
ملتی تہی تو اُسکی بہت عزت اور خاطر کرتے تہے لیکن ہماری مادر نامہربان بی بی عائشہ
کو اس بات سے بہت سوزش ہوتی تہی کہ کتب فریقین مین بتفصیل حکایتین ہین

نقل لطیف ایک روز کسی سے کہا کہ کیا فخر تہا خدیجہ مین ایک بیوہ شوہر دیدہ
پیغمبر کے نکاح مین آئی تہی مین باکرہ یعنی کواری شوہر نادیدہ نکاح پیغمبر مین آئی ہون
سو یہ بات جناب سیدۃ النساء تک پہنچی اور پہر پیغمبر سے عرض ہوئی آنحضرت نے
جناب سیدہ سے فرمایا کہ تم اپنی حل مین اُسکے اس کلام سے میل نہ لانا اسمین فضیلت
اسکی نہین بلکہ تمہاری والدہ کی فضیلت حقیقت مین ہے کہ پیغمبر کوارا تمہاری
ماکے پاس گیا اور بعد اُن کے اسکے پاس اور یہ کواری پیغمبر پاس آئی تو اسکے لیے
کوئی فخر و فضیلت کی بات نہین فافہموا وتدبروا۔ وقت نکاح حضرت خدیجہ
عمر انکی چالیس برس کی اور بقولی چہبیس برس اور پہلے یہ بی بی تہین عتیق عابد
مخزومی کی اور بعد اسکے ہند بن ازارہ کی پہلے سے بیٹی دوسری سے بیٹا ہوا اور
بعضے کہتے ہین کہ انکی اوپر پہلا شوہر کوئی قادر نہین ہوا اور بیٹیان انکی بہن کی
تہین جنہین انہون نے اپنی بیٹیان کرلیا تہا۔ اور بہی اس تاریخ سنہ ۶۰ ہجری
کو عبد اللہ بن مسمع ہمدانی اور عبد اللہ بن وائل التمیمی فرستادگان سلیمان بن صرد

مسیب بن بحیہ و رفاعہ بن راشد و حبیب بن مظاہر شیعیان اہل کوفہ معہ خط طلب کے جناب سید الشہدا کے خدمت مین پہنچے مکہ مین۔ بارہوین تجریر اخوند صاحب معبیر روایت معتبر نزول الجنیل ہے اور بہی شیخ مفید لکھتے ہین کہ اس تاریخ بہائی چارہ عمل مین آیا اصحابون مین اور جناب مولائے مومنین سے خود جناب پیغمبر خدا بہائی چارہ عمل مین لائے کتب تاریخ سنی صاحبونمین واقعات سال اول ہجری مین بہی مصرح ہے کہ جب لوگونکو آنحضرت نے ایک دوسرے کا بہائی بنایا اور علی ابن ابیطالب کو یونہین رکھا تو انہون نے عرض کی کہ یا حضرت مین یون ہی رہا تب فرمایا کہ یا علی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ یعنی تو بہائی میرا ہے دنیا و آخرت مین سو جناب مولائے مومنین اکثر منبر پر بعد حمد و شکر بمفاخرت و مباہات کہتے ہین کہ مین بندہ ہون خدا کا اور بہائی ہون پیغمبر خدا کا روز مسرت و مباہات مومنین ہے۔ کتب تاریخ سے واضح ہے کہ یہ امر دو دفعہ ہوا اور تہذیب الکمال فی اسمار الرجال وغیرہ مین سنی صاحبون کے ہان ہے کہ بہائی چارہ دو دفعہ عمل مین آیا ایک دفعہ مکہ مین ایک دفعہ مدینہ مین اور دونو دفعہ حضرت علی ابن ابیطالب کو آنحضرت نے اپنا بہائی بنایا چنانچہ گروہ کثیر صحابہ سے لکہا ہے کہ فرماتے تہے علی ابن ابیطالب کہ انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ و انا الصدیق الاکبر لا یقولہا احد غیری الا کذاب یعنی مین بندہ ہون خدا کا اور بہائی رسول خدا کا اور مین ہون صدیق اکبر نہین کہتا ہے سوا میرے اس بات کو کوئی مگر جہوٹا بڑا جہوٹا اور بہی سنی صاحبونکے ہان تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ اس تاریخ قادر باللہ بغداد مین آیا اور تیرہوین کو خطبہ پڑہا گیا اور بیعت اسکی سب نے کی یہ پچیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا ۳۸۱ھ تیرہوین احتمال وفات جناب سیدۃ النساء ہے منشا اسکا تقدیر

روایت وفات پیغمبرؐ خدا بارہوین ربیع الاول اور حیات جناب سیدہؑ چھہ مہینے بعد
وفات جناب پیغمبرؐ خدا کے اور بہی جامع عباسی مین بقول بعضے روز پنجشنبہ
تاریخ مرقوم ولادت جناب سید الشہدا حضرت امام حسینؑ ۴ھ مرقوم ہے ظاہرا یہ
قول شاذ بہی تصحیفی معلوم ہوتا ہے[۱] اور ایک روایت مین نزول الخیل یہ بہی شاذ و ضعیف
اور بہی اس تاریخ بقولی جنات الخلود مین فتح مکہ مرقوم ہے لیکن قول تصحیفی معلوم
ہوتا ہے اور بہی اس تاریخ ۷۹۰ھ کو فیروز شاہ چہوٹا بہائی تغلق کا فوت ہوا
جو ۲۳ محرم ۷۵۲ھ کو تخت نشین ہوا تہا قبر اُسکی حوض خاص مین ہے جو ایک گانو
مشہور ہے چھہ کوس شاہجہان آباد سے پندرہوین اس تاریخ کی شب کو
۳ھ ہجری مین بتحریر شیخ مفید ارشاد مین تولد جناب امام حسنؑ بعض نے تصریح کی ہے
کہ دو روز قبل جنگ بدر ہے اور کافی اور تہذیب مین ۲ھ ہجری اور جامع عباسی
مین بتعیین روز سہ شنبہ[۲] اسی تاریخ ۲ھ ہجری و بقول بعضے از مجتہدین ۳ھ ہجری
وقت چاشت سہ شنبہ ایک جدول مین جناب غفران مآب کی ہانکی شب شنبہ ہے۔ اور
اخوند صاحب بتصریح شیخ طوسی و اکثر اعاظم علما شب شنبہ اور مطابق شیخ مفید لکھتے ہین
۳ھ اور بقولی ۲ھ اور بقولی جنات الخلود مین شب جمعہ سیوم شعبان لیکن اس مین
چوالیس دن قبل از جنگ بدر ہو جاوین گے ظاہرا انکی ہان تصحیف نے راہ پائی ہے
غرض مشہور علمائے فریقین مین ماہ رمضان ہے اور روز و سنہ ولادت مین

---

[۱] بلکہ عجب نہین کہ یہ تاریخ و ماہ نسبت بہ تولد جناب امام حسنؑ ہو کیونکہ مخالفین کے ہان بعض جگہ
نظر گذشتہ ہے۔ [۲] ظاہرا سہ شنبہ بسبب تصحیف کے ہے کیونکہ اکثر مستند شب شنبہ پایا جاتا ہے
اور عند التجربہ ایسی تصحیف بیشتر نمایان فافہم و تدبر ۱۲ منہ

اختلاف ہی کہ یہی منشا ہے اختلاف اقوال کا سن شریف مین وقت شہادت کی تولد
حضرت کا مدینہ منورہ حکومت باعظمت جناب خاتم الرسالت مین اور بادشاہت یزدجرد
بقولی ہرمز۔ تاریخ الخلفا مین مخالفین کے ہان بہی نصف رمضان سنہ ۳ اور تاریخ
ابو الفدا وغیرہ مین صرف سنہ ۳ مرقوم ہے مستدرک مین ہے کہ ساتوین دن روز تولد
حضرت امام حسنؑ کے پیغمبر خدا نے انکا نام حسنؑ رکہا اور درمیان امام حسنؑ اور امام حسینؑ
کے نہین تہا فاصلہ مگر حمل کا کہ یہ مطابق ہے اپنے ہان کی روایات سے یعنی اپنے ہان
بہی روایات معتبرہ اسباب مین ہین بہت تفصیل سے کہ یا حضرت یحییٰ پیغمبر شش ماہہ
حمل سے پیدا ہوئے ہین یا جناب سید الشہدا یا حضرت عیسیٰ وقت دمیدگی روح بہی
اور محقق دہلوی سنی صاحبونکی ہان لکہتا ہے کہ پچاس شب بعد تولد جناب امام حسنؑ کے
جناب سیدہ حاملہ ہوئین۔ **اور** بقولی تولد جناب امیر کتاب جنات الخلود مین **تنبیہ**
حقیر مولف کی نزدیک محض بسبب تصحیف و سہو ناسخین کے ہی عجب نہین کہ تولد جناب امیر المومنین
حسنؑ روایت مین ہو کہ کاتب لفظ حسن لکہنا بہول گیا چونکہ صرف امیر المومنین ہی متبادر
نام نامی جناب امیرؑ ہی مولفین ما تاخر نے بقولی یہ لکہدیا کیونکہ خاصہ عامہ کسی کے ہان
یہ قول مستند نہین پایا جاتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ **اور یہی** اس تاریخ سنہ ۱۹۵ ہجری
جامع عباسی مین اور کتاب تاریخ شیخ مفید مین اور یہی تصریح اخوند صاحب تعبیر اشہر
جلاء العیون مین تولد حضرت امام محمد تقیؑ کا اور مقام تولد مدینہ منورہ اور باتفاق کافی و
تہذیب وارشاد مہینا اور سنہ یہی اور جناب غفران مآب اس تاریخ کو مشہور لکہتے ہین
اور از روئے کتب تواریخ حاکم وقت زمان تولد کے امین بن ہارون الرشید تہا

ف۔ واضح ہو کہ یہ قول بطریقہ محدثین غیر مستند ہے بلکہ مستند دہم ماہ رجب ہے ۱۲ منہ

بنام نہاد خلیفہ اور مامون ولیعہد اسکا تبنیہہ از روے کتب تواریخ تو اُسوقت حکومت
امین بن ہارون رشید عباسی کی ظاہر اور باہر ہے مگر کتاب خلاصۃ الاعمال مجربتیہ الحال
مین جو حاکم وقت سال ولادت عبد الملک بن مروان مرقوم ہے ظاہرا محض لسبب سہو
کاتب یا اہل مطابع اور بے مبالاتی مصححین مطبع کے عبد الملک بن مروان مرقوم ہوا
کیونکہ از روئے کتب تاریخ پُر ظاہر ہے کہ حکومت بنی امیہ ۱۳۲؁ھ مین تمام ہوگئی اور
عبد الملک بن مروان ۸۶؁ھ مین مرچکا تہا پہر ۱۹۵؁ھ مین حکومت عبد الملک بن مروان
کجا کہ ۱۹۵؁ھ مین خاص حکومت تہی عباسیہ کی بلکہ خلیفہ عباسیہ امین بن ہارون رشید
تہا اور مامون رشید کا بہی خطبہ مین نام ولیعہد کرکے ہوتا تہا کہ اسی برس مین امین نے
اُسکا نام نکالا اور اپنے بیٹے موسی کا نام داخل کیا اور لڑائی ہوئی کہ یہ قصہ طویل ہے
بلکہ یہی جہت ہی کہ بعضے علمائے متقدمین سے وقت تولد حضرت امام محمد تقی بادشاہت
مامون لکہتے ہین مثل صاحب خزائن الانوار رحمہ اللہ اور بہی سنی صاحبون کے
ہان محقق دہلوی بقولی اس تاریخ ۱۰؁ بعثت مین وفات حضرت ابو طالب لکہتا ہی
اور بہی سنی صاحبون کے ہان مستدرک مین موت مادر نا مہربان بے عائشہ
جنہون نے کہ جناب مولائے مومنین نفس ختم المرسلین سے جنگ و جدال کی اور کشت
وخون کیا شب سہ شنبہ شب پانزدہم اور ایک روایت مین ماہ رمضان کی
۱۷ تاریخ بعد نماز وتر مرقوم ہے ۵۸؁ھ **سترہوین** بتصریح شیخ مفید کتاب تاریخ

۵۸؁ یہ کتاب نا لیفات جناب ثقۃ الاسلام عبد اللہ خلف الصدق جناب سلطان العلما مجتہد زماد مولانا دام افاضاتہم
سے ہی بہت مفید عام ہی ۱۲ منہ ف۔ بہی اس تاریخ روز سہ شنبہ ۵۸؁ہجری خلاصۃ التاریخ اور مدارج مین
واقدی جو سنی صاحبون کے ہان ہلاکت ام المومنین عائشہ بنت ابی بکر۔

مین اس تاریخ کی رات کو لڑائی بدر کی اور دنکو نزول ملائکہ واسطے نصرت پیغمبر خدا کی اور ظہور فتح اسلام باعث کمال سرور ختم المرسلین اور مومنین و مسلمین ہے یہ پہلی لڑائی ہے بڑی لڑائیون مین جو فتح ہوئی خود پیغمبر خدا بھی اس لڑائی مین تشریف رکھتے تھے نزول ملائکہ اس لڑائی مین بھی قبولیت دعا و معجزات پیغمبر خدا سے ہے اور تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی تاریخ اور ۲ سنہ ہجری مرقوم ہے تنبیہہ بعضی رسالہ مطبوعہ لکھنؤ مین ۲۷ تاریخ دیکھی گئی سو ظاہرا سہو کاتب اور غیر مبالاتی مصححین کے خیال کیا جاتا ہے یا غلطی خود مولف کی کچھہ تعجب نہین کہ کسی پہلی تالیفات مین سے کہ سہواً اوس مین ایسا کچھہ عمل مین آیا یا مری پر الف کی مکھی سنے توجہ فرمائی کہ ۱۷ مین اخیر کو الف کی شکل ہے اس سے بے غور و فکر نقل کر لی اور تحقیق کو کام نہین فرمایا کیونکہ بعضے نسخہ مجمع البیان مین بھی ایسا کچھہ دیکھنے مین آیا اور ظاہر ہوا کہ بسبب عدم مقابلہ و تصحیح اکثر جگہہ غلطیان پائی جاتی ہین کہ بعضی غلطیان ایسی ہین جو ہر شخص پر پڑہنے سے صاف ظاہر ہوتی ہین لیکن ایسی غلطیان بے ماہر تاریخ کے ہر کسی پر نہین ظاہر ہوتی اور ہونا اس لڑائی کا ۱۷ تاریخ فریقین کے ہان سے باستناد ہویدا ہے۔ ف۔ سنی صاحبون کے ہان بھی تاریخ ابوالفدا وغیرہ مین اسی تاریخ روز جمعہ ۲ سنہ ہجری مین یہ لڑائی مرقوم ہے اور بھی اس تاریخ ۱۲ سنہ بعثت مین معراج ہے ابوالفدا مین اور بقولی ۱۳ سنہ اور بقولی ربیع الاول بقولی رجب اور بھی صاحب جنات الخلود لکھتے ہین کہ بقولی شب شنبہ اس تاریخ یا ۱۲ شب معراج ہے پانچ مہینے ۱۳ دن یا پانچ مہینے ۹ دن قبل ہجرت کے اور قول ماہ ربیع الاول اور رجب اپنی جگہہ لکھے جائینگے تنبیہہ بعض جگہہ معراج کئی دفعہ دیکھنے مین آئی تو امکان توفیق اقوال بھی ظاہر ہے اور بھی بقولی بعضے رسالہ اخوند صاحب

مین اور تحفۃ الزائرین مین شہادت حضرت امام رضاؑ اور بقولی ولادت حضرت امام محمد تقیؑ ظاہرا یہ دونو قول ضعیف ہین بلکہ تصحیفی اٹھارہوین بروایت اخوند صاحب نزول زبور داودؑ پر اور سنی صاحبون کے ہان خلاصۃ التاریخ مین ۱۹۵ سنہ ہجری ولادت حضرت امام محمد تقیؑ اس تاریخ مرقوم ہے **اونیسوین** سنہ جمعہ اخیر شب قریب طلوع صبح ابن ملجم شقی نے ضربت شمشیر جناب مولائے مومنین کے سر مبارک پر مسجد کوفہ مین لگائی روز قیام حزن و مصیبت اہلبیتؑ و مومنین ہے جناب اخوند صاحب شب جمعہ مشہور میان علمائے شیعہ لکھتے ہین۔ **اور یہی اس تاریخ** ۱۹۵ سنہ شرح حدیقہ مین جناب غفران مآب ولادت حضرت امام محمد تقی علی المشہور لکھتے ہین اور اخوند صاحب بھی جلاء العیون مین اشہر مگر غیر مستند ہے **اور بھی** ایک رسالہ اخوند صاحب مین اس تاریخ کی رات وقد حاج ہوا اور یہی یہ شب شب قدر مین معدود ہے۔ **بیسوین** سنہ ۸ بتصریح کتاب تاریخ شیخ مفید فتح مکہ معظمہ روز پر سرور سید الانس و جان و اہل ایمان ہے اور یہی جناب امیرؑ نے بامر رسول مقبول دوش مبارک پر چڑھ کر بت شکنی کی وللّٰہ در القائل۔ از بہر شکستن بتان در کعبہ بر دوش رسول شد علی الاعلی + تا زیم برین رتبۂ عالی جا ہی + جائے کہ خدا دست گذار داو پا اور تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ دس دن باقی تھے رمضان کے سنہ مذکور۔

الیسوین بتصریح کتاب تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی حضرت عیسیٰ بن مریم جو تھے آسمان پر گئے اور حضرت موسیٰ[1] اور یوشع بن نون[2] وصی موسیٰ نے بھی اسی تاریخ وفات پائی

---

[1] سن شریف حضرت موسیٰ کا ایکسو چھبیس برس اور حضرت کی ایک زوجہ تھی صفیرا نام بقولی زوروفا جو انکی وصی حضرت یوشع سے انکی بعد وفات کی ایکسو ہزار آدمی لیکر لڑین ایک دن مین ستر ہزار آدمی قتل ہوئی اور اوّل روز غلبہ اسکو تھا اخیر روز انجام کو فتح حضرت یوشع کی ہوئی اور وہی گرفتار کیا صدق رسول اللہ ہمارے پیغمبرؐ کا فرمودہ صادق آیا فرماتی تھے کہ میری بعد بھی وہ باتین پیش آئینگی کہ جو

بلکہ تصریح اخوند صاحب سب ابنیا کو اوصیا نے اس تاریخ وفات پائی۔ اور شہادت افضل اوصیا وصی ختم الانبیا جناب مولائے اتقیا غالب کل غالب حضرت علیؑ ابن ابیطالب اسی تاریخ سنہ ہجری مین ہے شیخ مفید کے کتاب تاریخ وارشاد مین اور جامع عباسی مین یہ شب شب جمعہ مرقوم ہے اور جناب غفران مآب مشہور بین العلما لکھتے ہین لیکن بروایت کلینی شب یکشنبہ ہے چونکہ اخوند صاحب جلاء العیون مین شب جمعہ اونیسوین ضربت لکھتے ہین اور بعد ثلث از شب بست ویکم ارتحال بعالم قدس تو ظاہر الکلام اخوند صاحب موافق روایت کلینی ہے اور کلام جناب غفران مآب موافق شیخ مفید وجامع عباسی غرض تاریخ بلا[1] خلاف بین الامامیہ یہ ہے اور شب وروز حزن ومصیبت مومنین ہے سن شریف باقوال مختلفہ ۶۳ برس یا ۶۵ برس یا ۶۶ برس یا ۶۰[2] واللہ اعلم بالصواب منشا اس اختلاف کا ظاہرا اختلاف اقوال سال ولادت ہے کہ اپنی جگہہ ظاہر ہوگا اور اسی تاریخ سب حضار نے حضرت امام حسنؑ کے ہاتہہ پر بیعت کی کہ ۲۷ برس کا سن شریف حضرت امام حسنؑ کا تہا مدفن مین بہی اقوال مختلفہ ہین نجف اشرف اور نقل بمدینہ پاس پیغمبر خدا کے اور درمیان قبر نوحؑ وآدمؑ وغیرہا اقوال کثیرہ مصداق مظہر العجائب۔ سنی صاحبون کے ہان بھی اقوال مختلفہ ہین تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین سن شریف ۵۷ یا ۶۳ یا ۶۵ یا ۶۴ اور ابوعمر سے صحیح تر ۶۳ برس اور اباذر غفاری وگروہ کثیر صحابہ سے انکی محدثین نے بہی بتواتر لکہا ہے کہ اول مظہر الایمان والاسلام مقر بنوت سید الانس وجان علیؑ ابن ابیطالب ہین عمر اسوقت باقوال مختلفہ دس برس بلا

---

[1] مدت خلافت ظاہری ۴ برس ۹ مہینے۔ [2] لیکن ظاہرا ۶۳ اصح ہین دو مہینے چند روز بالا۔

۱۳ برس یا ۱۵ برس یا ۱۶- اور مدت خلافت[۱] چار برس ۹ مہینے ۶ دن یا ۳ دن یا ۲ دن اور موضع دفن مین بہی اختلاف ہی بقولی قصر دار الامارۃ کوفہ بقولی رحبہ کوفہ بقولی مجہول المقام - مضل الخطب مین ضربت صبح یوم جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ ہے اور وفات بعد تین رات کے بتصریح شب یکشنبہ کہ غلطی اسکی عقیل فطین پر ظاہر ہے کیونکہ بعد تین رات کے صبح جمعہ ۱۷ سے شب یکشنبہ ہو نہین سکتی بلکہ شب سہ شنبہ ہو جاتی ہے اور ابن سعد جو کہ ائمہ محدثین سنی صاحبون سے ہے ضربت صبح جمعہ ۱۷ تاریخ اور وفات لیلۃ الاحد بتصریح ۱۹ تاریخ اور سیوطی شب جمعہ ۱۷ ضربت اور یکشنبہ وفات لکہتا ہے اور ابن ابی شیبہ یوم جمعہ ۲۱ ضربت اور یکشنبہ وفات اور حریث بن مخشی لکہتا ہے کہ قتل کئی گئے حضرت ۲۱ تاریخ صبح کو غرض تصحیفات کثیرہ ظاہر ہین کہ تفصیل مورث تطویل ہے اور حقیر کو یاد پڑتا ہے کہ بعض بعض جگہہ روایات مستندہ کتب احادیث مخالفین مین بتصریح دیکہنے مین آئی ہین کہ ضربت ۲۱ تاریخ اور وفات ۲۳ جو کہ یہان ابن ابی شیبہ کے فحوائے تحریر سے بہی ظاہر ہی اور تاریخ ابو الفدا مین جمعہ ۱۷ ضربت اور وفات دونو اور بعض نے ۱۳[۲] تاریخ بعض نے ۱۱ تاریخ لکہی ہے غرض ہر ایک نے اقوال مختلفہ و مضطربہ لکہے ہین مگر تہذیب الکمال مین بعد اقوال مرقومہ کے بتصریح یہی لکہا ہے کہ ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی نے کہا کہ اٹہارہوین رات کے بعد ضربت اور اول رات عشرہ اخیر رمضان کے یعنی الکیسوین شب وفات ہے اور اکثر اقوال ضربت صبح جمعہ اور

---

[۱] ظاہرا ماہ و یوم مین تصحیف ہے - [۲] حقیر کے نزدیک ۱۳ اور ۱۱ محض بسبب تصحیف کاتبین و ناقلین کے ہی کیونکہ قول مستند یہ ہے کہ انکی ہان بہی ۲۱ سے نہین لکہتا مگر ۲۱ کی جای ۲۳ کی اور ۱۱ کی جای ۲۱ کے ہو گیا ہی جو کہ البتہ مستند بین ذوی فہم قدر ہی

وفات شب یکشنبہ ہی اور یہی تاریخ الخلفامین ہی کہ قبر حضرت کی پوشیدہ کی گئی اور پہر جناب
امام حسنؑ وہانسے مدینہ کو لے گئے اور اول نقل و تحویل ایک قبر سے دوسری قبر مین یہنین کی
ہوئی۔ ف اور یہی ابوالفدامین ہے کہ برک بن عبداللہ نے سترہوین تاریخ رات کو
معاویہ کو بہی تلوار ماری بقصد قتل لیکن اُسکی چوتڑونپر لگی ظاہرا یہا لگتا ہوگا غرض بچ گیا اور
عمرو بن بکر نے عمرو عاص کو مارنا چاہا تہا مگر خارجہ بن جبیبہ کو اُسکے دہوکی مین قتل کرڈالا
لکہا ہی کہ ابن ملجم اور عمرو بن بکر اور برک بن عبداللہ نے مشورہ کر کے ایک تاریخ مقرر
کر کے قتل علیؑ اور معاویہ و عمرو عاص پر عہد کیا تہا اور سنی صاحبونکی ہان ابوبکر عیاشی
لکہتا ہے کہ قبر حضرت کی پوشیدہ کی گئی تا خوارج اشقیا اوکہاڑ نہ سکین اور شریک
یہی کہتا ہے کہ حضرت امام حسنؑ نقل و تحویل کر کے مدینہ کو لیگئے اور ابن عساکر بن عبدالعزیز
لکہتا ہے کہ بعد شہادت کے لیگئے تاکہ پیغمبر خدا کی پاس دفن کرین سو اونٹ رستہ مین
پریشان و گم ہوگیا جسپر جنازہ تہا اور نہ معلوم ہوا کہ اونٹ کہان چلا گیا۔ اہل عراق
کہتے ہین کہ ابر مین ہے سوا انکی اور لوگ کہتے ہین کہ طے مین گیا اور وہان جنازہ دفن ہوا
اور اور اقوال بہی ہین اور یہی اس تاریخ ۲ سنہ ہجری بتصریح آخوند صاحب بروایت
کشف الغمہ بسند حضرت امام جعفر صادقؑ تزویج جناب سیدۃ النساء ہی اور زفاف ماہ ذی حجہ
سنہ مرقوم مین ف درباب مہر جناب سیدہ ہرچند قرب الاسناد مین بسند حضرت امام جعفر صادقؑ
۵۰۰ درہم قیمت زرہ مرقوم ہے لیکن جناب اخوند صاحب اشہر پانسو درہم مہر جناب سیدہ لکہتے
ہین اور فتاوائے جناب آقا سید محمد باقر خلف آقا سید علی وغیرہ مجتہدین سلف و خلف سے
بہی یہی ظاہر ہے اور موید اسیکی ہی عیون اخبار الرضا مین حدیث حسین بن خالد بسند
آقا امام رضاؑ کہ حق تعالے نے لازم فرمایا اپنی ذات مقدس پر کہ جو مومن ایکسو مرتبہ

تکبیر اور ایک سو مرتبہ تحمید اور ایک سو مرتبہ تسبیح اور ایک سو مرتبہ تہلیل اور ایک سو
مرتبہ صلوٰۃ محمد وآل محمد پر کہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پہر کہے اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ
الْعِیْنِ تو اُسکو بہشت مین ایک حور جنت تزویج کریگا اور ذکر مرقوم کو مہر کیا ہے حقتعالی
نے اُس حور کا سو وحی کی اپنے پیغمبر کو کہ سنت کرین مہر مومنات کی پانسو درہم سو سنت کیا
پیغمبر نے یہ مہر مولف کہتا ہے کہ در صورت صحت روایت قرب الاسناد یحتمل کہ یہ
وحی بعد عقد جناب سیدہ ہو تو محل گنجائش ہے الحاصل کہ قلت مہر کا بہت ثواب احادیث
مین ہے بلکہ اسی حسین بن خالد سے بسند آغا امام رضا عیون اخبار الرضا مین ہے کہ
جو مومن اپنے بہائی مومن سے پانسو درہم کے مہر پر درخواست نکاح کرے اور وہ راضی
نہو اور تزویج نکرے تو گنہگار ہے اور نہین تزویج کیا جائیگا روز قیامت کو حور جنت
سے اور بحساب ہمارے ملک کے یہ پانسو درہم ایکسو پانچ یا ایک سو سات روپیہ تقریباً
ہوتے ہین کذا فی فتاوی مجتہد نا دام ظلہ **ف** اور سنت جماعت کے ہان مہر جناب سیدہ
چارسو مثقال چاندی جسکا اون کے حساب سے ایک سو چہپن روپیہ آٹھہ آنہ کسر سے زائد
ہمارے ملک کا روپیہ ہے اور ڈبل پتلی شاہی ایکسو پچاس روپیہ کا مقدار اور لکھا ہے کہ سوائے
مہر ام حبیبہ زوجہ پیغمبر خدا اور جناب سیدہ صاحبزادی کی سب ازواج و بنات کا مہر پانسو
درہم تہا کہ انکے حساب سے ایکسو اکتیس روپیہ چار آنہ ڈبل پتلی شاہی اور ایک سو چھتیس روپیہ
سوا پندرہ آنہ کسر سے زائد لکھنو وغیرہ ہمارے ملک کا روپیہ ہوتا ہے کذا فی ترجمۃ المشکوٰۃ
ف واضح ہو کہ یہ مہر جناب سیدہ کا ظاہر مین صرف واسطے آسانی امت کے اور رفاہ عام
کے قرار پایا ورنہ مہر جناب سیدہ مین خاصہ و عامہ کے ہان احادیث کثیرہ وارد ہین کہ ربع دنیا

اور نعماے جنت وغیرہا اونمین مصرح ہین کہ تفصیل اسکی اپنی جگہہ مشرح ہے **ف**
شرح لمعہ وغیرہ کتب فقہیہ مین ہے کہ قلت وکثرت مہر مین کوئی اندازہ نہین بلکہ
قلت وہان تک کہ تقویم مالیت ہو اور کثرت جہان تک کہ استطاعت اور رضاے
طرفین ممکن ہے اور مہر سنت سے تجاوز کرنا مکروہ ہے اور مہر سنت پانسو درہم ہے
کہ پیغمبر خدا نے اپنی ازواج کا مہر کیا بلکہ اگر کوئی شخص تزویج کرے اور کہے کہ اوپر
کتاب وسنت کی نکاح کیا اور تعین وتسمیہ مہر کچھہ نکرے تو مہر پانسو درہم ہوگا۔ الحاصل
کہ مہر بمقدار پانسو درہم کے سنت ہے اور یون صحت نکاح اور جواز بمہر کثیر جہانتک
کہ رضائے طرفین اور مقدور ہو جایز ہے لیکن بکراہت اگرچہ سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ
کا قول منع زیادتی کا بھی ہے لیکن صلاحیت احتجاج نہین رکھتا **ف** سنی صاحبون کے
ہان بھی مدارج محقق دہلوی وغیرہ مین ماہ رمضان ۲ سنہ ہجری ماہ تزویج ہے بعد مراجعت
جنگ بدر کے کہ جنگ بدر ۱۷ رمضان سنہ مرقوم ہے اور بعض کے قول سے بعد جنگ احد
کہ ۳ سنہ مین ہے اور زفاف ذیحجہ مین اور بقولی تزویج رجب مین اور بقولی صفر مین اور
عمر ۱۵ برس ساڑھے پانچ مہینے اسوقت جناب سیدہؑ کی اور عمر جناب امیرؑ کی اسوقت ۲۱ برس
۵ مہینے کی لکھی ہے اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری بھی ۲ سنہ لکھتا ہے اور تزویج بامر
وحی جناب باری عز اسمہ **اور بھی** اس تاریخ مرقوم یعنی اکیسوین کو جامع عباسی مین
اور ایک رسالہ اخوند صاحب مین بقولی شب معراج ظاہرا قول ضعیف ہے یا باعتبار تعدد
روایت معراج **اور بھی** عیون اخبار الرضا مین بروایت ابی ذکوان شیخ قمی لکھتے ہین
کہ روز جمعہ نو دن باقی رہے تھے رمضان کے ۲۰۳ سنہ کہ وفات حضرت امام رضاؑ ہوئی
اور اسی صحیح کہکی لکھتے ہین سو اگرچہ باحتمال ۳۰ یا ۲۹ ہونے چاند کے مقام تردد تعیین

۲۱ مین منقصور لیکن چونکہ جناب غفران مآب بہی شرح حدیقہ مین اور اخوند صاحب بہی
جلاء العیون مین بحوالہ اسی قول شیخ ممدوح کے بتعیین اس تاریخ کے لکھتے ہین اور بہی
جامع عباسی مین سنہ ہی تاریخ بتعیین مرقوم ہے اسلیئے حقیر بہی اس تاریخ مین لکھتا ہے
کہ بروایتی شہادت آغا امام رضا ورنہ بیسوین بہی باحتمال ۲۹ کے چاند کے محتمل کہ اعمال و
تطوع احوط - جامع عباسی مین سن شریف ۵۵ برس اور بقولی جنات الخلود مین ۵۱
برس بقولی ۴۹ برس چند مہینے بقولی ۵۳ بقولی ۵۲ وغیرہا ف اور سنی صاحبو نکے
ہان فصل الخطاب مین مطابق عیون اخبار الرضا روز و تاریخ دیکہنے مین آئی لیکن
سنہ ۲۰۳ کہ خالی از تصحیف نہین - تیئسوین بعضی تالیفات جناب غفران مآب
مین بقولی وفات جناب سیدۃ النساء مرقوم ہے لیکن محل تردد و اشکال ہے ظاہرا
بسبب سہو کاتب کے بجائے تیرہوین کے تیئسوین لکہی گئی جیسے کہ سابقا مقدمہ
مین اور بہی بعض بعض تواریخ مین اشارہ کیا گیا کیونکہ زیادہ سے زیادہ ایام زندگانی
جناب سیدہ بعد پیغمبر خدا کتب مبسوط متداولہ مین قول چہہ مہینے کا ہے یا حدیث روایت
مستدرک آٹہہ مہینے کا کہ وہ محض مستدرک ہے اور ماہ ربیع الاول مین تاریخ وفات پیغمبر خدا
مین زیادہ سے زیادہ بڑہ کے تاریخون مین بقول بعضے از مجتہدین ۱۸ تاریخ ہی تو باعتبار
اس ۱۸ کے اور زندگانی چہہ مہینے کے بہی بالفرض اگر ہو تو ۱۹ رمضان یا ۱۸ لیکن
چونکہ بروایت منفردہ محمد بن یعقوب کلینی بارہوین تاریخ ربیع الاول کے وفات پیغمبر خدا
کی فی الجملہ مستند پائی جاتی ہے تو چہہ مہینے کی زندگانی پر البتہ ۱۳ رمضان محتمل و اللہ
اعلم بالصواب فافہموا و تدبروا ف اور بقولی از سنیان از روئے قول مستحسن فی
فخر الحسن اس تاریخ کی رات وفات جناب امیر بہی ہے سنہ ۴۰ اور بہی جو بعض قول مین

کہین اس تاریخ اپنی ہان بہی وفات جناب امیرؑ پائی جاتی ہے جناب قبلہ سید العلما سید میر نصاحب لکہتے ہین کہ محمول بر تقیہ ہے اعتبار نہین چاہیے **ف** اور یہ تاریخ شب قدر ہے ہر چند شب قدر مین اقوال مختلفہ ہین بعض نے پہلی شب بعض سے پندرہوین بعض نے سترہوین بعض نے اونیسوین اور اکیسوین اور تیئیسوین اور بعض نے ۲۹ بعض نے اخیر شب علی اختلاف الروایات لکہی ہین لیکن جناب اخوند صاحب لکہتے ہین کہ احادیث معتبرہ مین اونیسوین اکیسوین و تیئیسوین کی تعین ہے اور بعض مین تعین خاص تیئیسوین کی بروایات معتبرہ ہے اور ایک رسالہ مین اخوند صاحب لکہتے ہین کہ تینون شب احیا چاہیے اور نزول قرآن بتامہ آسمان دنیا پر اسی تاریخ کی رات ہی **اور** بقولی اس تاریخ شہادت آغا امام رضاؑ ہے بتحریر صاحب خزائن الانوار اور اس دن شہادت ہو تو بنا بر قول شہادت جناب امیرؑ یہ بہی اسوت ہے جناب علی رضاؑ کو با جناب علی مرتضےٰ جد امجد اپنی لیکن ظاہرا یہ قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے **اور بہی** اس تاریخ ۵۲۹ھ بیعت عبد المجید الحافظ لامر اللہ کے جو سادات و شیعہ اسمعیلی سے ہے کہ صاحب حکومت و مسند نشین تہا۔ **اور بہی** بتحریر اخوند صاحب کشف الغمہ سے بقول بعضے مخالفین و بتحریر غفران مآب و سید العلما مجتہد العصر دام برکاتہم بہی بقول اہل خلاف ولادت حضرت صاحب العصر و الزمان اس تاریخ مرقوم ہے اور جنات الخلود مین بہی بقولی تنبیہہ ظاہر امراد صاحب جنات الخلود بہی قول مخالفین ہے کہ شواہد النبوۃ وغیرہ مین دیکہا گیا کہ ولادت در سر من رای بودہ است فی الثالث والعشرین من رمضان سنہ ثمانین و خمسین و مائتین وقیل فی لیلۃ النصف من الشعبان سنہ خمس و خمسین و مائتین غرض اپنی ہان تحقیقی پندرہوین تاریخ ہے **چوبیسوین** کو تحفۃ الزائر

مین بقول شہادت حضرت آغا امام رضاؑ بلکہ صاحب خزائن الانوار یوم سہ شنبہ اور بقول اصح یوم جمعہ اس تاریخ کو اصح لکھتے ہین لکن اور مجتہد اسکو صحیح بہی تعبیر نہین کرتے بلکہ تصحیفی معلوم ہوتا ہے ف بقول جنات الخلود مین ہے کہ بعضے مخالفین ۲۴ روز مبعث کہتے ہین اور شب ۲۴ تزویج جناب سیدہؑ سلہ مین پچیسوین روز شنبہ اس تاریخ ۲۵۰ھ مین حسن بن زید بن محمد بن اسمعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علیؑ ابن ابیطالب کی بعیت ہوئی اور لقب داعی الخلق الی الحق اس شخص نے شعار شیعہ حقہ بہت جاری کیا ۱۹ برس ۸ مہینے ۶ دن حکومت کی اور بہی اس تاریخ بقول ابو الفدا ۵۳۱ھ مین قتل راشد باللہ خلیفہ عباسیہ جو تیسوان خلیفہ ہے اور خلع خلافت اسکی ۵۳۰ھ اور حمزہ اصفہانی ۲۸ ذیحجہ کو قتل لکہتا ہے چہبیسوین تاریخ ابو الفدا مین سنی صاحبون کے ہان اس تاریخ ۲۴۷ھ ہجری مین قتل متوکل عباسی مرقوم ہے اور اسکا وزیر فتح بن خاقان بہی اسی دن قتل ہوا ابدہ کی رات یہ دسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا یہ ۲۳۲ھ مین خلیفہ ہوا تہا یہ کمال عداوت رکہتا تہا جناب امیرؑ اور اولاد امجاد حضرت سے یہانتک کہ ۲۳۶ھ مین قبر مطہر جناب سید الشہداؑ مٹانی چاہیئے اور مکانات گرد کے ڈہادئے اور ابن سکیت کو مروا ڈالا ۲۴۴ھ مین اسلیئے کہ حسنینؑ کی تعریف کرتا تہا اور وہ شقی اپنے بیٹون کو اچہا کہوانا تہا صاحبزادون سے اسنے نہ کہا اور جان دیدی۔ ف تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ اس تاریخ ۲۷۰ھ بادشاہ زنگبار نے روز چہارشنبہ خروج کیا ستائیسوین روز سہ شنبہ ۳۱۶ھ کو شہادت حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید

ف تحفۃ الزائر مین بہی بو اس روایت کی نمایان ہے زیارت بہر کیف مستحب ۱۲ منہ۔

بن حسن مجتبیٰ جنہین داعی صغیر کہتے ہین یہ سلاطین اولاد فاطمہؑ سے ہین آمل مین جنگ
استقار شیر دیہ مین شہید ہوئے **اٹھائیسوین** سنی صاحبون کے ہان تاریخ ابوالفدا
مین اسی تاریخ ۳۸۶ھ عزیز الدین ابو منصور نزار بن معز بن معد بن منصور اسمعیل علوی
فاطمی حاکم مصر فوت ہوا یہ شیعہ اسمعیلی تھا اور اپنی ہان قاضی صاحب بھی یہی لکھتے ہین
اور بھی بیعت اسکے بیٹے حاکم باللہ کے **اونتیسوین** ۳۸۶ھ ہجری از روئے شرح
ابن خاتون اور مجالس وغیرہ ولادت شیخ جمال الدین مطہر حلّی۔ **بحنس اکبر** ۳-۱ اور ۲۰ و ۲۴

شوال المکرم

پہلی روز عید روز مبارک روز سرور و زیارت ہے۔ **اور** اسی تاریخ ۴۱ھ
مین شیخ مفید کتاب تاریخ مین ہلاکت عمرو عاص وزیر معاویہ لکھتے ہین یہ شخص
نہایت دشمن جناب مولائے مومنین کا تھا اور معاذ اللہ برا کہا کرتا تھا بہمراہی معاویہ
حضرت کو اور حضرت کی دوستون ہمراہیون اور صاحبزادونکو **ف** اور بھی سنّی صاحبونکے
ہان مستدرک مین بھی یہی تاریخ ہے اور عمر ۹۴ برس اور اور اقوال مختلفہ ہین محقق دہلوی
لکھتا ہے کہ ایک قول تو ۴۱ھ ایک ۴۳ھ اور ایک ۴۳ھ اور مستدرک اور تہذیب الکمال
مین سوائے اقوال مذکورہ ۴۲ھ اور ۴۸ھ اور ۵۱ھ اور ۵۸ھ اور ۶۱ھ اور ۶۳ھ بھی ہین اور
شب عید فطر یا عید فطر مرقوم ہے ہلاکت مصر مین اور عمر علی اختلاف الاقوال ۷۰ برس
کی یا ۹۰ برسکی یا ۹۹ برس کی یا سو برس کی **ف** شب عید فطر کو ۲۵۶ھ بتحریر ابوالفدا
و محقق دہلوی فوت بخاری جسکی صحیح بخاری ہے اور یہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوا تھا
ف اور بھی سلطان محمد خدابندہ شب عید ۷۱۶ھ کو فوت ہوا یہ بادشاہ مذہب حقہ
پر علامہ حلّی کے ہدایت سے ہوا **ف** اور بھی سنی صاحبون کے ہان تاریخ ابوالفدا مین

اس تاریخ ہلاکت طائع للہ عباسی خلیفہ عباسیان ہے سنہ ٣٩٣ مین ف اور بہی ابو الفدا
مین اس تاریخ سنہ ٦٢٢ فوت ناصر الدین اللہ بن مستضی دوسری بتحریر حمزہ اصفہانی
وغیرہ سنہ ٦٢٣ فوت ناصر لدین اللہ بن مستضی یہ چونتیسوان خلیفہ عباسیہ کا ہی تیسری
تفسیر مجمع البیان مین اس تاریخ جنگ اُحد مرقوم ہے چوتھی تاریخ حمزہ اصفہانی
مین اس تاریخ سنہ ٢٤٧ قتل متوکل عباسی پانچوین تاریخ مسعودی مین سنی صاحبون کے
ہان اس تاریخ مسیر جناب امیرؑ ہے کوفہ سے طرف صفین کے سنہ ٣٦ ہجری مین ف
اس تاریخ وفات ہی عثمان ہارونی پیر خواجہ معین الدین کے سنی صاحبون کی ہان کی
چہٹی تاریخ سنہ ٨ کو ابو الفدا مین جنگ حُنین ہے پہلے مسلمان بہاگ گئے تہے پہر فتح
ہوئی۔ اس لڑائی مین بہی خلفا و مقتدایان سنی صاحبان جہاد مین سے فرار کر گئے تہے
اور جناب مولائے مومنینؑ نے کمال نصرت دین کو کام فرمایا ف اور بہی اس تاریخ
کی رات کو سنہ ٧١٦ سلطان علاء الدولہ خلجی ابن شہاب الدین مسعود شاہ خلجی فوت
ہوا جو کہ ماہ ذی الحجہ سنہ ٦٩٥ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی قلعہ رائے پتہورا مین عقب مسجد
قوۃ الاسلام مدفون ہے اور ساتوین تاریخ اُسکا بیٹا شہاب الدین عمر تخت نشین ہوا
ساتوین سینون کے ہان تاریخ ابو الفدا مین لڑائی احد کی اس تاریخ روز دوشنبہ
سنہ ٣ ہجری اور فصل الخطاب مین اس تاریخ ولادت حضرت امام رضاؑ سنہ ١٥٣ مرقوم ہی
اور ایک قول مین ٦ تاریخ ایک مین ١١ تاریخ ایک مین سنہ ١٤٨ ہجری وقس علیٰ ہذا
تاریخ ابن خلکان اور فصل الخطاب مین بہی اُنکے ہان یہ اقوال ہین بلکہ ١١ ذیقعد بہی
کہ اپنی جگہہ لکہا جائیگا دسوین جنات الخلود مین روز جمعہ یا یکشنبہ سنہ ٢٦٠ و بقولی سنہ ٢٦٥
در حکومت معتمد عباسی حضرت صاحب العصر والزمان سرداب مین غایب ہوگئے کہ

کہ سر من رائے مین ہے وقت غیبت ۶ برس یا، برس یا نو برس کی عمر شریف تھی تقریبًا بچند ماہ وچند روز باختلاف اقوال لکھتے ہین اور بہی اس تاریخ سنی صاحبونکی ہان از روئے تاریخ حمزہ اصفہانی ۴۶۶ھ ہلاکت قایم بامر اللہ بن قادر عباسی ج یہ چبیسوان خلیفہ عباسی ہے اور ابو الفدا اُسکی موت تیرہوین شعبان لکھتا ہے۔ گیارہوین ۷۰۳ھ یکشنبہ وقت عصر سلطان غازان بن اغور خان بن اباخاقان بن ہلاکو خان نے وفات پائی تولد اُسکا سحر جمعہ نیمہ ربیع الاول ۶۷۰ھ تھا اور تخت نشینی اُسکی سلخ ذی الحجہ ۶۹۴ھ یہ بادشاہ اول شیخ الاسلام حموی کے ہاتھہ پر اسلام لایا پھر انجام کو مذہب سنی سے تائب ہوا اور مذہب حقہ شیعہ اختیار کیا۔ پندرہوین ۳ھ بتصریح کتاب تاریخ شیخ مفید لڑائی احد کی ہے اس لڑائی مین اصحاب نبوی بہاگ گئے تھے حضرت حمزہ چچا پیغمبرؐ کے شہید ہوئے دندان مبارک آنحضرت کے شہید ہوئے یہ دن بہت حزن وملال پیغمبرؐ خدا کا ہوا اس دن جناب مولائے مومنین کے کمال مواسات و نصرت ظاہر ہوئی حتی کہ جبرئیل امین آسمان وزمین مین ندا دیتے تھے اور ایک فرشتہ رضوان نامی پکارتا تھا لافتا الا علی لاسیف الا ذو الفقار کتب فریقین مین یہ معرکہ بہت مشہور ہے محدث دہلوی وغیرہ سنت جماعت کے نادعلی کا صدور بہی اسی معرکہ مین لکھتے ہین شیخین وغیرہما مقتدایان سنی صاحبان اس لڑائی مین بہی پیغمبرؐ کو نیزہ وتلوار مخالفین وکفار مین چھوڑکر فرار ہوگئے تھے جہاد مین سے غرض یہ دن کمال رنج وصعوبت رسولؐ مقبول کا ہے انسان العیون اور شعب الایمان بیہقی وغیرہ کتب مخالفین مین بہی ہے کہ پیغمبرؐ حضرت حمزہ کی لاش پر بہت روئے اور نوحہ کیا کہ

ف عبد الحق دہلوی لکھتا ہے کہ بخاری ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو تولد ہوا روز جمعہ۔ ۱۲ منہ

تفصیل اسکی سیف صارم مین حقیر نے بہ بسط و تشریح لکھی ہے۔ **ف** تہذیب الکمال مین روز چہارشنبہ نصف شوال ۸۶ھ ہلاک عبد الملک بن مروان اور تاریخ ابو الفدا مین اسی تاریخ بیعت ولید بن عبد الملک بن مروان واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان حاکم اور ولید چھٹا بنی امیہ مین معاویہ سے معدود ہے **اور بھی** اسی تاریخ ۱۴۸ھ ہجری جامع عباسی مین بقول بعض وفات حضرت امام جعفر صادق ؑ اور عمر ۶۵ برس کی اور ارشاد مین صرف ماہ و سنہ مذکور **ف** اور بھی فصل الخطاب مین سنی صاحبون کے ہان شوال سنہ مذکور اور عمر شریف ۶۸ برس اور تاریخ بخاری سے بھی یہی سنہ ظاہر ہے مین تاریخ یافعی سے ہے کہ پانسو کتاب آپ کی تالیفات سے تھی اور بھی تحفۃ الزائر مین اسی تاریخ امامت حضرت موسیٰ کاظم ؑ کہ انکی زیارت بھی ضرور ہے **اور بھی** اسی تاریخ صبح کو روز چہارشنبہ قوم یونس پر بموجب دعائے یونس پیغمبر عذاب آیا سیاہ ابر کا لیکن پھر بسبب توبہ کرنے قوم کے اور فریاد و الغیاث خورد و کلان اور دعا کرنے روبیل عالم کے توبہ قبول ہوئی عذاب موقوف ہوا اور یہ دعا یونس پیغمبر نے بترغیب شوخا عابد کے

سترہوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین لڑائی احد کی اسی تاریخ لکھی ہے۔

ف اور بعضے رسالون مین رجعت آفتاب اسی تاریخ ہو واسطے مولائے مومنین کے

انیسوین ۳۸۱ھ تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہے کہ اسی تاریخ طائع للہ بن مطیع للہ عباسی مارا گیا بعد خلع بیعت کے یہ چوبیسوان خلیفہ عباسیہ کا تھا اور تاریخ ابو الفدا مین

ف تاریخ ابن خلکان مین مخالفین کے ہان ماہ شوال ۱۴۸ھ مین ظاہرا یہ قول انہین کے ہان کا ہو۔ ۱۲ منہ

ف سفر السعادۃ شیخ عبد الحق مین ہے کہ چودہ دن اس مہینے کے باقی تھے کہ ابو داؤد نے بصرہ مین ۲۷۵ھ مین وفات پائی اور تولد ۲۰۲ھ مین تھا جسکے سنن ابو داؤد مشہور ہے اور صحاح مین معدود۔ ۱۲ منہ

پہلی تاریخ اسکی موت ہی - اور ابوالفدا مین موتِ یعقوب صغار بہی اِس تاریخ ۲۶۵ھ مین ہے جو یعقوب بن لیث الصّفار مشہور ہے اِس سے معتمد نے بہت صلح چاہی تہی اِسنے نہ مانا ستایسوین شب بست وہفتم ۴۱۱ھ حاکم بامر اللہ منصور پسر عزیز نزار اسمعیلی شیعہ فوت ہوا سلاطین اسمعیلی سے تہا یہ پہلے مفقود الخبر ہو گیا تہا پہر آخر مقتول ہوا ابوالفدا حکومت ۲۵ برس اور جلال الدین سیوطی اکیس برس ایک ماہ لکہتے ہین اور یہی احمد شاہ بادشاہ بیٹا محمد شاہ کا اِس تاریخ ۱۱۸۷ھ ہجری کو فوت ہوا اسی عماد الملک نے اندہا کرکے قید کیا تہا مدفن اِسکا دہلی مین مقبرہ مریم مکانی چہہ برس ۳ مہینے ۱۴ یوم سلطنت کی اٹہایسوین تاریخ حمزہ اصفہانی مین ۳۲۰ھ کو مقتدر بن معتضد عباسی قتل ہوا یہ اٹہاروان خلیفہ عباسیہ کا ہی یہ ۲۹۵ھ کو خلیفہ ہوا تہا اور قاہر باللہ بیٹا اسکا اُسی دن بیعت کیا گیا - سلخ اِس تاریخ ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہلاکت قوم عاد ہے - اور یہی اِس تاریخ ۳۴۱ھ کو اسمعیل ملقب منصور باللہ بن قایم بن مہدی اسمعیلی فوت ہوا شیعہ اسمعیلی خلیفہ تہا اور اسی دن اسکا بیٹا معد الملقب معز لدین اللہ بادشاہ ہوا اور یہی تاریخ مسعودی مین ہے کہ سلخ شوال چاند رات ذیقعدہ کو ۷۲ھ ہجری مین حجاج نے ابن زبیر پر حصار کیا اور مصعب کا قتل ہے چنانچہ پچاس دن تک حصار رہا حبل المبر ۲-۶-۸

ف - شیخ مصلح الدین شیرازی یعنی شیخ سعدی کی شب جمعہ ماہ شوال ۶۹۱ھ ہجری کو وفات ہوئی تعین تاریخ حقیر کی نظر نہین پڑی براے یادداشت نوشتہ شد - ۱۲ منہ - بعضے لوگ انہین سنی جانتے ہین اور قاضی صاحب وغیرہ علماے شیعہ لکہتے ہین کہ خاتمہ مذہب حقہ پر ہوا فقیر مولف کہتا ہی کہ اسصورت مین اقوال سابقہ انکی مثل اقوال ابوخالد کابلی کے اول کیسانی مذہب تہا اور مثل اقوال حسن بن علی بن فضال کہ اول بلکہ تمام عمر قایل بامامت عبداللہ افطح تہا مگر مرض الموت مین رجوع بمذہب حقہ کیا اور مثل ابو محمد ہشام بن الحکم کہ اوایل ایام مین مذہب جہم بن صفوان رکہتا تہا اور آخر مذہب حقہ اختیار کیا و قس علی ہذا بہتیرے اصحاب ائمہ مین کہ اقوال سابق مخالف مذہب حقہ اور اقوال لبعد رجوع مطابق مذہب حقہ محتوی برارت از اعدائے دین و اقرار خلافت ائمہ معصومین مین

اخوند صاحب یہ بہی لکہتے ہین کہ بعض روایت سے کراہت نکاح اس تمام مہینے مین ظاہر ہے اگر احتراز کرے تو بہتر ہے بلکہ بین العیدین مکروہ ف ظاہرا مراد بین العیدین سے بین ہلال العیدین ہو کیونکہ بعض احادیث سے تزویج جناب سیدہ ماہ ذیحجہ مین قبل از عید اضحیٰ ظاہر ہے یا ضعف احد الروایتین خیال کیا جاوے لیکن روایت قبل عید اضحیٰ نسبت اسکے قوی ہے کما لا یخفی علی الماہر الفطن

ذیقعدۃ الحرام

پہلی خلاصۃ التاریخ مین ہے کہ اس تاریخ سنہ ۴ھ ہجری کو پیغمبر خدا واسطے غزوہ کی تشریف لے گئے کہ اسی غزوہ بدر صغریٰ کہتے ہین لڑائی نہین ہوئی مگر خوش و خرم واپس مدینہ کو آٹہہ دن بعد تشریف لیگئے اس سفر مین بہت فائدہ مسلمانون کو فروخت مال سوداگری مین ہوا اور یہی جنات الخلود مین اس تاریخ روز سہ شنبہ سنہ ۲۲۰ھ شہادت حضرت امام محمد تقی کہ قول غیر مستند تصحیفی معلوم ہوتا ہے دوسری بتحریر ابو الفدا اس تاریخ سنہ ۵۷۵ھ مستضی بنور اللہ بن مستنجد خلیفہ عباسیہ فوت ہوا یہ تینتیسوان خلیفہ تہا حمزہ اصفہانی مین دوسری ذیحجہ سنہ ۵۷۵ھ ہے اور خلاصۃ التاریخ مین سنہ ۵۷۳ھ مین ظاہر التصحیف ہے لیکن قول ابو الفدا درست معلوم ہوتا ہے نظر بر مراتب دیگر کہ ماہرین تاریخ پر ہویدا ا تیسری اخوند صاحب بقول بعض شہادت آغا امام رضا لکہتے ہین ظاہرا قول ضعیف ہے اور تعجب نہین کہ تصحیفی ہے پانچوین بتصریح اخوند صاحب بروایت کشف الغمہ بطریق مخالفان وفات حضرت امام محمد تقی اور تاریخ یافعی مین مخالفین کے ہان شہادت حضرت امام رضا اور یہی ایک رسالہ مین اخوند صاحب لکہتے ہین کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل نے اسی تاریخ کعبہ بنایا

چھٹی بعضی کتب تواریخ مین اس تاریخ مرگ منصور دوانقی ہے یہ بڑا دشمن آل نبی تہا بلکہ قاتل امام ساتوین روز یکشنبہ ۸۹۴ھ سلطان بہول لودہی بیمار ہوکر مرگیا جوکہ ربیع الاول ۸۵۵ھ مین تخت نشین دہلی ہوا تہا بعد مرنے علاء الدین عالم شاہ بن محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان سادات کی اور اسی تاریخ ۹۲۳ھ کو سلطان سکندر بن بہلول لودہی مرگیا جو اپنے باپ کے مرنے سے بادشاہ ہوا تہا دہلی مین اسکی عہد مین ہندوؤن نے فارسی لکہنا پڑہنا شروع کیا آٹھوین تاریخ روز دوشنبہ ۶۳۹ھ کو معز الدین بہرام شاہ بیٹا شمس الدین التمش کا فوت ہوا یہ ۲۸ رمضان ۶۳۷ھ کو بادشاہ ہوا تہا دہلی مین گیارہوین بقول شیخ طبرسی اور تحفۃ الزائر مین موافق مشہور روز جمعہ اس تاریخ ولادت آغا امام رضا اور بقول بعض روز جمعہ و بقول بعض روز پنجشنبہ مگر شیخ ابن بابویہ قمی صحیح کہتی اس ولادت کو ماہ ربیع الاول مین لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی جگہہ لکہا جائیگا اور اقوال مختلفہ بہی جو ہین اپنی مقام مین ظاہر ہون گے اور بہی اس تاریخ شیخ مفید علیہ الرحمہ ۳۳۶ھ و بقولی ۳۳۸ھ مین تولد ہوئے ہین اُن کے سبب بہت ترقی علم دین مذہب حقہ ہوئی - اور بہی اس تاریخ روز دوشنبہ ۲۲۰ھ ہجری بقول بعض جامع عباسی اور جلاء العیون مین وفات حضرت امام محمد تقی مرقوم ہے ظاہرا یہ قول تصحیفی ہے بارہوین بعضے رسالون مین بقولی ولادت حضرت امام رضا قول غیر مستند تصحیفی معلوم ہوتا ہے تیرہوین بعضے جداول مین قبلہ و کعبہ کے ہان کے شہادت حضرت آغا امام رضا دیکہنے مین آئی لیکن خلاصۂ شرح کتاب الصوم حدیقہ کہ ارشادات جناب غفران مآب سے ہے اور بہت مبسوط و مشرح و موجہ اسی جلد مین ہے جسمین کہ یہ جدول بہی لگی ہوئی ہے کہین اس تاریخ کا ذکر نہین اور

نہ رسالہ صومیہ قبلہ وکعبہ سید العلما مین مگر فصل الخطاب مین اور تاریخ یافعی وابن خلکان
مین سنیون کے ہان البتہ ایک قول مین ہی سو ظاہر القول مخالفین یہ قول بھی معلوم ہوتا ہے
تاریخ حمزہ اصفہانی مین اس تاریخ ۲۹۵ھ مکتفی باللہ بن معتضد عباسی فوت ہوا
اور البوالفدا مین ۱۸ تاریخ سنہ مذکور ہے یہ سترہوان خلیفہ عباسیہ کا ہی ۲۸۹ھ مین
خلیفہ ہوا تہا چودہوین بتحریر اخوند صاحب بقول بعض وفات اغا امام رضاؑ کہ یہ
قول بھی تصحیفی معلوم ہوتا ہی پندرہوین جامع عباسی مین بقولی تولد حضرت
امام رضاؑ ۱۵۳ھ اور اخوند صاحب سے بروایت شیخ طبرسی روز جمعہ سنہ مذکور اور بھی
تحفۃ الزائر مین بقولی وفات حضرت امام محمد تقیؑ اور امامت حضرت امام علی نقیؑ اور
فصل الخطاب مین یوم پنجشنبہ ۱۱ ربیع الاخر مرقوم ہے مخالفین کے ہان ظاہر التصحیف
ہی اور بھی تاریخ البوالفدا وغیرہ مین اس تاریخ ۳۶۳ھ خلع خلافت مطیع بن مقتدر
عباسی جو کہ تیئیسوان خلیفہ تہا اور اسکے بعد طایع للہ اسکا بیٹا ہوا سترہوین
بتحریر البوالفدا ۵۲۹ھ قتل مسترشد باللہ بن مستظہر عباسی جو کہ انتیسوان خلیفہ تہا
اٹھارہوین تاریخ البوالفدا مین ہے کہ اس تاریخ مکتفی باللہ عباسی بن معتضد فوت
ہوا ۲۹۵ھ مین اور بھی اس تاریخ ۶۰۲ھ سلطان قطب الدین ایبک ترک تخت نشین ہوا
جو غلام تہا سلطان شہاب الدین ابو المظفر معز الدین محمد غوری کا یہ تخت نشینی قلعہ
پتھورا دہلی مین ہوئے یہ سلطان شہاب الدین کی طرف سے یہان سپہ سالار تہا جب
سلطان شہاب الدین کے مرنیکے سبب سلطان محمود اسکا بھتیجا سیوم شعبان کو
تخت نشین ہوا تو اسنے ہندوستان کی سلطنت قطب الدین کو بخشدی اور چتر شاہی
بہیجدیا یہ لاہور تک اسکی استقبال کو گیا تہا اور یہ قطب الدین ۶۰۷ھ مین فوت ہوا کہ

اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا آرام شاہ بادشاہ ہوا بائیسوین بقول مخالفین احتمال وفات حضرت ابوطالب اس تاریخ سنہ ۱۰ بعثت مین اس طرح ہے کہ محقق دہلوی مواہب سے لکھتا ہے کہ جب آنحضرت کی عمر ۴۹ برس ۸ مہینے ۱۱ دن کی ہوئی تو ابوطالب چچا پیغمبر خدا کی فوت ہوئے اور انکی ہان تحقیقی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول لکہی ہے عجب نہین کہ تصحیف ہو تیئسوین بتصریح شیخ مفید در کتاب تاریخ اس تاریخ سنہ ۲۰۳ شہادت آغا امام رضا لیکن ارشاد مین خود شیخ ممدوح ماہ صفر بلا تاریخ لکھتے ہین ظاہرا وقت تحریر احد الکتابین احد الروایتین ہاتہہ نہین آئی ہوگی اور کلینی بہی ماہ صفر لکھتے ہین اور اخوند صاحب اگرچہ ذکر شہادت آغا امام رضا اس تاریخ لکھتے نہین لیکن زاد المعاد اور تحفۃ الزائر مین زیارت حضرت کے نزدیک دور سے بحوالہ بعضے از اصحاب امامیہ اس تاریخ مین بہی سنت لکھتے ہین ظاہر البقول مخالفین ہے کہ فصل الخطاب مین تاریخ یافعی سے بقولی یہ تاریخ وسنہ شہادت ہے اور بقولی ۵ ذیحجہ اور جامع عباسی مین بقول بعض اس تاریخ سنہ ۱۴۸ تولد آغا امام رضا مرقوم ہے ظاہرا یہ بہی قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بہرکیف اعمال مناسب و مستحب چوبیسوین تاریخ ابوالفدا مین ہے کہ اس تاریخ سنہ ۱۶۹ مین حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی ابن ابیطالب نے واسطے لڑائی عباسیہ کے خروج کیا مکہ شریف مین معہ اور بہائی برادرون یعنی عبداللہ بن اسحاق وغیرہ اور اہل مکہ کے پچیسوین بتحریر شیخ مفید در کتاب تاریخ و بتصریح اخوند صاحب بعض تالیفات مین اس تاریخ کعبہ نصب کیا گیا زمین کعبہ کے نیچے بچہائی گئی روز اول نزول رحمت الٰہی ہے زمین پر اُس روز کو روز دحو الارض کہتے ہین کیونکہ دحو کے معنی ہین پہیلنے اور اسی تاریخ مسرت آیات کی رات کو حضرت ابراہیم اور بقولی حضرت عیسےٰ تولد ہوئے

اور صاحب العصر والزمان اسی دن ظہور فرماوینگے روز فرخ ومبارک ہی اور روز
فرج ہی **ف** ابو الفدامین ہے کہ اس تاریخ ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن
علی ابن ابیطالب کو عیسی بن موسی سرکردہ لشکر منصور دوانقی نے شہید کیا ۱۴۵ھ
مین ابراہیم کی عمر ۴۸ برس کی تہی ان کے ساتہہ بہی کئی لاکہہ آدمی جمع ہوگیا تہا روز
فرخ مومنین ہے **اور بہی** جنات الخلود مین ہے کہ اس تاریخ کشتی نوح نے کوہ جودی
پر قرار پکڑا **ستائیسوین** خلاصۃ التاریخ مین ہے کہ راشد باللہ عباسی اس تاریخ
اپنے باپ مسترشد کی جگہہ قایم کیا گیا۔ **اور بہی** اس تاریخ احتمال وفات حضرت ابوطالب
اس طرح ہے کہ سنی صاحبون کے ہان سے ہی وفات ابوطالب ۴۹ برس ۸ مہینے ۱۱ دن
بعد پیغمبر کی پیدایش کے سنہ ۱ بعثت اور پیدایش آنحضرت کی ۱۷ ربیع الاول خیال
کیجاوے **اٹھائیسوین** ۱۱۱۸ھ کو ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بیمار ہوکے
مر گیا تیموریہ مین بڑا مدبر اور ذی حوصلہ جز رس بادشاہ تہا یہی عیب تہا کہ باپ کو قید
کیا اور بہائیون سے لڑ بہڑ اکر سلطنت لی اول اول حنفی تہا اور بہت رواج اُس
مذہب کا دیا آخر کو ثقات سے سُنا گیا کہ سب کردار سے توبہ کی سلطنت ۵۰ برس چند یوم
عمر ۹۰ برس چند یوم مدفن اورنگ آباد بلکہ خاص اُسکے اکثر اقوال سے بہی معلوم ہوتا ہی
کہ انجام کو مذہب حقہ اختیار کیا **سلخ** بتصریح جناب غفران مآب بحوالہ کافی و طبرسی
و تہذیب اور بہی جامع عباسی مین اور کتاب صومیہ جناب مجتہد العصر مین اس
تاریخ ۲۲۰ھ ہجری اور بہی تحفۃ الزائرین مین شہادت حضرت امام محمد تقیؑ اور کتاب
ارشاد شیخ مفید مین بے تعیین روز کے ماہ و سال بہی مرقوم ہے اور اخوند صاحب
اس تاریخ کو اشہر لکہتے ہین جامع عباسی اور ارشاد مین عمر ۲۵ برس اخوند صاحب

بقولی ۲۵ برس دوماہ کسر سے زاید اور بقولی ۲۵ برس ۳ مہینے ۱۲ دن بعضے ۲۵ برس ۲ مہینے ۱۵ دن صاحب جنات الخلود اصح کہکی لکھتے ہین ۲۴ برس ۳ مہینے ۴ ۲ دن اور اقوال کثیرہ ہین۔ معتصم خلیفۂ عباسی نے زہر دیا بقولی طعام مین بقولی شربت مین بقولی ام الفضل بی بی سے دلوایا استعمال رومال مین بعد صحبت خلوت اولاد حضرت کی ارشاد مین چار فرزند دو پسر دو دختر اور سوا اسکے بعضے چار پسر تین دختر اور بعضے دو پسر تین دختر کہتے ہین اور سنیون کے ہان فصل مین دو پسر چار دختر۔ مدفن مشہد کاظمین بغداد مین اور یہی تاریخ امامت حضرت امام حسن عسکری ہے زیارت وغیرہ مستحب انکی ہی ف خلاصۃ التاریخ مین سنی صاحبون کے ہان اس تاریخ یعنی اخیر ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری تقرر ابوبکر بن ابی قحافہ مکہ کو مع آیات سورہ برات جسکی بعد عزل ابوبکر و منصوبی جناب مولائے مومنین ہوئی تہی بحکم پروردگار عالم جل جلالہ کے جس سے دلیل خلافت جناب مولائے مومنین یہان بہی ظاہر ہے بوحی آسمانی کہ یہ قصہ کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین مصرح ہی تنبیہ صاحب تحفہ کا انکار عزل قابل قبول ماہرین نہین خیال کیا چاہئے کہ وہ خود انکی تصریحات سلف کی مخالف ہی محض ناواقفون کے دہوکے کے لئے ہی جیسے کہ حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ من تخلف عن جیش الاسامہ کا تحفہ مین انکار ہے اور حالانکہ ملل نحل وغیرہ کتب موثقہ و معتبرہ مین انکی بتصریح و تشریح موجود اسی طرح اس معزولی کا بہی انکار ہے کہ تاریخ طبری سنی شافعی صاحب سیر کبیر اور سیر کازرونی اور مستدرک حاکم اور روضہ جمال الدین محدث و مراۃ الجنان یافعی و مدارج محقق دہلوی وغیرہم کے یہان بتفصیل مشرح ہی عبارت طبری سنی یہ ہی کہ ولعبث رسول اللہ ابابکر فی اصحابہ

ف بی بی صرف ایک ام الفضل تہی اور باقی لونڈیان۔

فامرہ ان یحج مع المسلمین والمشرکین ایضا لکن اخبرہم ان لا یاتیہا المشرکون الحج بعد عامہم
ہذا وکان النبی بعث ابابکر مع ثلثین آیہ ثم بعث خلفہ فی الثانی من الیوم علی ابن ابیطالب
فامرہ ان یاخذ ذلک القرآن من ابی بکر ویقرئہ علیہم فادرکہ علی فاخذہ منہ فرجع ابوبکر فقال
یا رسول اللہ ہل نزل فی شیئ من السماء او ظہر منی سبب الی آخرہ اور مستدرک حاکم مین ہی یہ
تمام مضمون اور زیادہ اس سے یہانتک کہ وہ اخیر کو لکہتا ہے فاخذ علی الکتاب وذہب
ورجع ابابکر یہانتک کہ لکہتا ہے جُمیع بن عمیر سے بروایت عبداللہ بن عمر کہ فرمایا رسول خدا
نے قیل لی انہ لا یبلغ عنک الا انت او رجل منک اور دفتر اول روضۃ الاحباب مین
جمال الدین محدث لکہتا ہے بعد تمام اس قصہ کے کہ ابوبکر ہنج ہدیہ خاصنہ خویش باخود
بیرون بُرد واز مسجد ذوالحلیفہ احرام بست وروان شد آن سرور علی مرتضےٰ را بطلبید و
ورا از کیفیت واقعہ خبردار می گرداید وگفت برو از عقب ابوبکر واوایل سورہ برات را
از وی بگیر و در مراسم حج بر مردم بخوان تا یہانتک کہ لکہتا ہی وناقہ خاصئہ خود عضبا نام
بعلی داد تا بر آن سوار شد اور آخر بعد تفصیل طویل لکہتا ہی کہ ابوبکر صدیق نزد آنحضرت
آمد وگفت یا رسول اللہ چہ صورت از من واقع شد کہ سورہ را از من گرفتی وروایتی
آنکہ از راہ باز گشت واین سخن را بعرض رسانید یہانتک کہ حضرت نے جواب دیا کہ
جبریل آمد وگفت ادای امر نکند الا تو یا کسیکہ از تو باشد باین جہت چنین کردم اور مسند
احمد حنبل مین حدیث طویل ہی کہ بعد تمامی حال ارسال وعزل اور واپس حاضر ہونیکی خدمت
آنحضرت مین اور عرض حال واپسی آیات کی اور ابلاغ وتعمیل احکام جناب مولائے
مومنین کے جو جواب مین آنحضرت نے فرمایا صاف ہے کہ امرت ان لا یبلغہ الا انا او
رجل منی اور یافعی مراۃ الجنان مین صاف لکہتا ہی لما نزلت ہذہ الآیات فبعث بہن رسول اللہ

ابابکر وامرہ علی الحج فلما سار فبلغ الشجرۃ من ذی الحلیفۃ اتبعہ بعلی فاخذہا منہ فرجع ابوبکر

الی النبی فقال یارسول اللہ بابی انت وامی نزلت فی شانی شئی قال لا ولکن لا یبلغ الا انا او رجل منی بلکہ بعضی روایات مین او رجل مثلی ویکھا گیا المختصر کہ عزل صدیقی کتب فریقین سے ظاہر وباہر ہے اور بعد ملاحظہ ان تمام کتب کے ماہر منصف حکم صدق واعتماد کرسکتا ہے ف سنی صاحبون کے ہان سلخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۰۳ ہجری وفات حضرت امام رضا بسبب زہر دینے کے اثار مین اور تاریخ یافعی سے ۵ تاریخ اور یعقوبی ۱۳ سنہ مذکور اور یعقوبی اخیر ماہ صفر سنہ ۲۰۳ مرقوم ہین اور تہذیب الکمال مین صرف سنہ ۲۰۳۔

نحس اکبر ۶ – اور ۱۰ – اور ۲۸

ذیحجۃ الحرام

پہلی بتصریح اخوند صاحب وصاحب جنات الخلود ایک روایت مین تولد حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اخوند صاحب لکھتے ہین کہ پھر اسی تاریخ حضرت ابراہیم کو مرتبہ خلت یعنی لقب خلت عطا ہوا یہ دن بہت مبارک ہے ان حضرت پر دس صحیفہ نازل ہوئے ہین اور انکی عمر ۱۷۵ برس کی لکھی ہے تعین تاریخ وفات حقیر کو نہین پائی گئی اور ایک رسالہ اخوند صاحب مین اس تاریخ معزولی ابوبکر بن ابی قحافہ ہی سورہ برات سے اور بہی بتصریح شیخ مفید در کتاب تاریخ سنہ ۲ ہجری مین اس تاریخ پر سرور کو تزویج جناب سیدۃ النسا رباجناب مولائے مومنین ہے اور اخوند صاحب بہی ایک روایت مین اسی تاریخ تزویج لکھتے ہین زاد المعاد مین اور ایک روایت کشف الغمہ مین تزویج ماہ رمضان مین اور زفاف ماہ ذیحجہ سنہ مرقوم مرقوم ہے تنبیہ در صورت صحت اس روایت کے اور بہی صحت روایت کراہت تزویج بین العیدین کے مراد روایت

کراہت مین بین ہلال العیدین باعثِ توفیق ممکن و محتمل ہے۔
واللہ اعلم بالصواب **دوسری** تاریخ حمزہ اصفہانی مین فوتِ
مستضی بنور اللہ عباسی جوکہ تینتیسوان خلیفہ ہے۔ **تیسری** تصریح
شیخ مفید در کتاب تاریخ معزولی ابوبکر بن ابی قحافہ سورہ برات سے جیسا کہ اوپر لکھا گیا
اور بہی ایک رسالہ اخوند صاحب مین یہ تاریخ روز قبول توبہ آدم ہے اور بہی بقول
ابن طاؤس حضرت امام حسین کا اسی تاریخ متوجہ ہونا مکہ سے طرف عراق کے مرقوم ہے
اور بہی شہادت حضرت مسلم نظر بر قرائن و روایات دیگر مگر ظاہرا صحیح وہ معلوم ہوتا ہے
جوکہ از روئے ارشاد شیخ مفید قریب ظاہر ہوگا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **چوتہی** از روئے
تاریخ حمزہ اصفہانی اس تاریخ کو ہلاک و قتل راشد باللہ بن مسترشد ہے یہ تیسوان خلیفہ
عباسیہ کا ہے اور ابو الفداء ۲۵ رمضان کو لکہتا ہے اور خلع اسکی خلافت کا ۵۳۰ھ مین ہوگیا
تہا جبہی سے مستظہر کا بیٹا مقتفی اُسکی جگہہ کیا گیا تہا۔ **پانچوین** تحریر جناب غفرانمآب
بقول بعض روز سہ شنبہ وفات حضرت امام محمد تقیؑ ظاہرا مراد اس قول سے قول مخالفین
ہے کہ تاریخ ابن خلکان مین بہی یہ تاریخ دیکہنے مین آئی تعیین یوم مرقوم ۲۲۰ھ یا ۲۱۹ھ در بغداد
اور واثق بن معتصم کی نماز پڑہی اور بہی سنی صاحبونکی ہان اس تاریخ ۲۰۳ھ شہادت
آغا امام رضا بقول فصل الخطاب مین **چہٹی** تحریر اخوند صاحب روز سہ شنبہ ایک روایت مین
اس تاریخ زفاف جناب سیدۃ النساء ہے جنات الخلود مین بقولی تزویج لیکن زفاف ظاہر
تر ہے اور بہی اس تاریخ ۷۸۶ھ سید علی ہمدانی نے جنہین قاضی صاحب شیعہ و اہل باطن
با اوقات و اہل اللہ سے لکہتے ہین وفات پائی واللہ اعلم بحقیقۃ تشیعہ **ف** تاریخ حمزہ اصفہانی
مین اور بہی بتحریر قاضی صاحب اس تاریخ ۱۵۸ھ مین فوت منصور دوانقی ہے جوکہ دوسرا

خلیفہ عباسیونکا ہی دشمنان اہلبیت مین سے جو ۱۳۶ھ مین خلیفہ ہوا تہا اور تاریخ ابوالفدا مین چوبیسوین تاریخ مرقوم ہے یہ قاتل امام جعفر صادق ہی زہر اسنے دلوایا اور بہی بقول بعض روز دوشنبہ شہادت حضرت امام محمد تقی اور کشف الغمہ سے بروایت محمد بن سنان روز سہ شنبہ لیکن جناب قبلہ و کعبہ سید العلما اسکو ضعیف لکہتے ہین بلکہ تصحیف بہی کہا چاہیے **ساتوین** بتصریح جناب غفران مآب بحوالہ شیخ شہید وغیرہ اور بہی جامع عباسی مین اور ہم بتصریح اخوند صاحب شیخ مفید علیہ الرحمہ سے روز دوشنبہ شہادت حضرت امام محمد باقر اور جنات الخلود مین بقولی ۱۱۷ھ و بقولی ۱۱۸ھ اور باتفاق کافی و تہذیب و جامع عباسی ۱۱۴ھ اور جامع عباسی مین بقول بعض ۱۱۶ھ اور بموجب ایک روایت کشف الغمہ محمد بن سنان سے وقت شہادت جناب سید الشہدا سن شریف انکا تین برس کا ظاہر ہے اور بروایت ابن بابویہ یہ حضرت مسموم ہوئے بامر ابراہیم بن ولید کہ والی مدینہ تہا اور بقول بعض بامر ہشام بن عبدالملک اور قطب راوندی نے جو بامر عبدالملک لکہا ہی مخالف اقوال مشہورہ و تواریخ ہی کیونکہ عبدالملک بن مروان ۸۶ھ مین ہلاک ہو چکا تہا ظاہرا روایت مین لفظ ہشام رہ گیا کیونکہ سال وفات حضرت امام مین حکومت ہشام کی از روئے تواریخ ظاہر و باہر ہے کہ خلافت اُسکی ۱۰۵ھ سے ۱۲۵ھ تک ہی مگر شرکت ابراہیم بن ولید یحتمل کیونکہ وہ والی مدینہ تہا ہشام کی طرف سے اور وقت وفات بتصریح کلینی عمر حضرت کی ستاون برسکی اور زندگانی بعد حضرت علی ابن الحسین چودہ برس دو مہینے لیکن محل تامل ہی اور نظر بر تاریخ ولادت اقوال کثیرہ ہین اور جنات الخلود مین ۵۷ھ جو مرقوم ہی محض غلط معلوم ہوتا ہی رقم یا ہندسہ مرتبہ عشرات کا رہ گیا **ف** سینون کے ہان تہذیب الکمال مین سال وفات ۱۱۴ھ یا ۱۱۵ھ یا ۱۱۶ھ یا ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ علی اختلاف الروایات

اور عمر ۵۳ برس اور بقولی ۵۸ اور فصل الخطاب مین سوائے سنہ ۱۱۶ھ کے سب سن
مرقوم ہین اور بقول واقدی عمر ۵۳ برس کی اور از روے تاریخ بخاری ۵۸ برس اور
بہی سنیون کے ہان ماہ ربیع الاخر ہی سنہ ۱۱۳ھ اور بقولی ۱۴۴ صفر اور عمر بقولی ۳۷ برس
مدفن حضرت کا جنت البقیع مدینہ مین۔ بی بیان آپ کی دو تہین سوائے لونڈیونکی
اور اولاد کتاب ارشاد مین پانچ پسر دو دختر کل سات اور بعض جدولون مین ۶ پسر
۲ دختر یا ۲ پسر ۳ دختر یا ۴ پسر ۲ دختر اور سنیون کے ہان فصل الخطاب مین ۶ پسر
۳ دختر اور بہی ایک رسالہ اخوند صاحب مین اس تاریخ حضرت موسیٰ ساحران
فرعون پر غالب آئے اور بہی ایک قول مین اخوند صاحب کے اس تاریخ جناب
سید الشہداؑ مکہ سے طرف کوفہ کی روانہ ہوئے حج کو عمرہ سے بدلکر ظاہرا راوی نے
درستی سامان و ارادہ دیکہا اور روایت کی کیونکہ تاریخ آیندہ مستند ہے۔
اور بہی جلاء العیون مین ہے کہ اس تاریخ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ بصرہ مین
داخل ہوئے حبس و حوالہ حسان سردی مین کہ بحکم ہارون شقی عیسی بن جعفر بن
منصور کو سونپا اس شقی نے اپنے دیوانخانہ کے پاس ایک حجرہ مین قید کیا اور بڑی خوشی
مثل عید کے کی ظاہرا ۱۷۹ھ ہجری تہا یوم محل رنج مومنین ہے اس تاریخ روز
یکشنبہ ۲۹۶ھ خروج ابو عبد اللہ الملقب بمہدی بن محمد بن عبد اللہ بن میمون
بن محمد بن اسمعیل بن امام جعفر صادقؑ از روئے تحریر خواجہ نصیر ہے یہ شیعہ اسمعیلی
کہلاتے ہین چوبیس برس یہ خلیفہ رہا روز پنجشنبہ ربیع ۲۹۷ھ کو خلافت اسیر
سلام کیا گیا اور ۳۲۲ھ مین فوت ہوا ابو الفدا نے ۲۹۷ھ کو فوت لکہتا ہے اور بہی
قاضی صاحب لکہتے ہین کہ اس تاریخ طاؤس ابن کیسان الیمانی نے عہد ہشام

بن عبد الملک خلیفہ بنی امیہ مین وفات پائی مکہ مین اور یہ مکہ مین حج کو آیا تہا اسی
شقی نے نماز پڑہائی شیخ عبد الجلیل رازی نے سلک شیعہ مین طاوس یمانینکا نام لیاہی
آٹہوین ازروی کتاب ارشاد وکتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ منگل کے دن
سنہ ۶۰ ہجری مین حضرت مسلم بن عقیل نے واسطے بیعت جناب سید الشہدا کی دعوت
ظاہر کی اور بہی ارشاد مین ہے کہ اسی دن جناب سید الشہدا مکہ سے مسافر کربلا ہوئے
اور اس روز کو روز ترویہ[1] کہتے ہین یہ دن مناجات اور روزہ اور عبادت اور قبول
توبہ کا ہے طریقہ اعمال کتب اعمال مین دیکہنا چاہیے اور ایک رسالہ آخوند صاحب مین ہے
کہ اسی تاریخ حضرت مسلم اور ہانی بن عروہ شہید ہوئے مگر ازروے شواہد دیگر شہادت
ہانی تو البتہ اس تاریخ محتمل مگر شہادت حضرت مسلم تاریخ آیندہ مین ظاہر ہے واللہ اعلم
ف تاریخ ابو الفدا مین سنی صاحبون کے ہان بہی مطابق کتاب تاریخ مرقوم
وارشاد مذکور ہے اور بہی سد ابواب عہد رسول مین اسی تاریخ ہوا یعنی سبکے دروازہ
مسجد سے بند کیے گئے الا دروازہ باب مدینۃ العلم کا کہ حدیث سد ابواب بتواتر
کتب فریقین مین ہے اس دن بہی وہ فضیلت وخصوصیت ظاہر ہوئی واسطے
مولای مومنین وجمیع آل عبا کے کہ کسی خویش واصحاب کو حاصل نہین اس جگہہ سے بہی

---

[1] ترویہ کے معنی ہین لغت عرب مین سیراب کرنیکے اور فکر واندیشہ کرنیکے کام مین چونکہ اس دن سیراب ہوتے ہین پانی سے اسلیئے اس دن کو روز ترویہ کہتے ہین اور بہی اسلیئے کہ حضرت ابراہیم اسدن فکر وتردد مین درباب خواب کے نسبت ذبح اسمعیل کے تہے جو اسکی رات کو دیکہا تہا اور نوین تاریخ عرفان تام حاصل ہو گیا اسلیئے اس روز کو روز ترویہ کہتے ہین اور نوین تاریخ کو روز عرفہ ۱۲ منہ ف فریقین کے ہان سے ظاہر ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے جواب مین شکایت کرنیوالونکی کہ مسجد مین یا موسی پیغمبر اور انکے بہائی ہارون کے دونو فرزند شبر وشبیر کے لیے ایسا حکم تہا یا میرے اور میرے بہائی علی صاحب بمنزلہ ہارون نبی اور انکے دونو فرزند حسن وحسین کے لیے جائز ہے بموجب حکم خدا کے ۔ ۱۲ منہ

طہارت ظاہری و باطنی اہلبیت کالشمس فی وسط النہار ظاہر ہوئی اور انکا اہلبیت ہونا اسدن بھی ظاہر ہوا کہ ہر حالت مین مسجد مین کہ بیت خدا ہی سوائے آنحضرت اور انکی کسیکو داخل ہونا جائز نہ تہا یوم سرور مومنین ہے۔ اور یہی تاریخ ابو الفدا مین ہی کہ حسین بن علی ابن حسن بن حسن بن علی ابن ابیطالب اس تاریخ ۱۶۹ھ مین معہ سلیمان بن عبد اللہ بن حسن وغیرہ ہمراہیون اور اہل مکہ کے شہید ہوئے انکی سرمع اور سردارونکی جو سو سے زیادہ تہی بنی عباس پاس بھیجے گئی یوم سرور بنی عباس و یوم حزن محبان آل رسول ہوا اور یہی اس تاریخ یوم ترویہ ۲۵۵ھ شرح سفر السعادۃ مین ہے کہ حافظ ابو محمد عبد اللہ مشہور بدارمی صاحب صحیح محدث سنی صاحبان فوت ہوا روز عرفہ دفن۔ نوین شیخ مفید کتاب ارشاد مین اس تاریخ روز چہار شنبہ ۶۰ھ ہجری شہادت حضرت مسلم لکہتے ہین ظاہرا سنہ مین تصحیف ہے اور یہی اس تاریخ ایک رسالہ اخوند صاحب ۶۰ھ مین روانگی جناب سید الشہدا مکہ سے ہی مگر ظاہرا تصحیف ہے اور سنہ مین بھی تصحیف ظاہر ہی اور یہی اس تاریخ بعض رسالونمین سد ابواب مرقوم ہے محتمل کہ جن لوگونپر اسدن ظاہر ہوا اسدن کی روایت کی اور یہی اس تاریخ کتاب تاریخ شیخ مفید مین قبول توبہ حضرت آدم ہے اور قبول ہونا توبہ داؤد کا بھی اور تولد ہونا عیسیٰ بن مریم کا اور اس تاریخ کو روز عرفہ کہتے ہین اور رات دن تطوع و صوم و صلوٰۃ اور تضرع و قبول توبہ و استجابت دعا ہے ثواب روزہ و نماز و زیارات وغیرہ کتب اعمال مین لکہنی چاہئین اور یہی اس تاریخ آدم و حوا بعد خروج از جنت مقام عرفات مین ملاقی ہوئے اور ہر ایک نے دوسرے کو پہچانا بہتون نے لکہا ہے کہ اس لئے اس دن کو عرفہ اور اُس جگہہ کو عرفات کہتے ہین کذا فی بعض التفاسیر اور یہ بھی ہے کہ جبریل امین نے

حضرت آدم کو حکم پہنچایا کہ اس جگہہ اعتراف اپنے گناہ کا کرو اور پہچانو مناسک انہون نے
کہا ربنا ظلمنا انفسنا الآیہ اور یہی مروی ہے کہ جبریل نے حضرت ابراہیم کو مناسک
بتاے اور انہون نے کہا عرفت یعنی پہچانا مین تب عرفہ نام رکھا گیا واللہ اعلم باصل الحال
ظاہراً یہ سب امور اسی تاریخ سنین مختلفہ مین ہوے **دسوین** عید اضحی روز مبارک
اور روز مسرت از بس مشہور ہے یہ دن نماز و اعمال و زیارات اور قربانی اور خیرات کا ہے
کتب اعمال مین دیکھنا چاہیے **ف** شب عید اضحی ۱۴۱۱ھ کو بیعت حکومت علی الملقب
قاہر الاعداء دین اللہ اور بقولی ظاہر لامر اللہ بقولی ظاہر لاعزاز دین اللہ قاضی صاحب
تو اس تاریخ لکھتے ہین ۳۳ دن بعد مرنے اسکے باپ کے اور ابو الفدا مین ساتوین دن
بعد قتل باپ کے یعنی چوتھی یا پانچوین دن ذیقعدہ کو یہ شخص سادات شیعہ اسمعیلیہ سے تھا
اور یہی اس تاریخ روز چارشنبہ بعد عصر ۸۵ھ جلال الدین حسین ابو عبد اللہ بخاری المعروف
مخدوم جہانیان جہان گشت کہ سنی صاحبون کے ہان مشہور چشتیہ ہین انکی ہان وفات ہے
عمر ۷۸ برس چار دن کم چار مہینے اور یہی انکی ہان مشہور ہے کہ سنگ قدم شریف پیغمبر خدا
جو بیرون شہر دہلی قریب منصوب ہے یہی صاحب لائے تھے والتفصیل فی الکتب ۔
گیارہوین جلاء العیون مین بقول بعض اس تاریخ ۱۵۳ھ ولادت آغا امام رضا ع
اور یہی جناب قبلہ و کعبہ سید العلماء بروایت ابن طلحہ اس تاریخ کو لکھتے ہین بہر کیف
اپنی ہان کا یہ قول صحیح نہین **بارہوین** از روے تاریخ حمزہ اصفہانی ۴۲۲ھ ہلاکت
قادر باللہ بن مقتدر یہ پچیسوان خلیفہ عباسیہ کا ہے جو ۳۸۱ھ مین تخت پر بیٹھا
تیرہوین تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہے کہ اس تاریخ ۱۳۶ھ سفاح عباسی فوت ہوا
اور تاریخ ابو الفدا مین ذیحجہ سنہ مذکور سنی بنی امیہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا لیکن واسطے

ریاست اپنی بنی عباس کے اور یہ ۲۳۱ھ مین خلیفہ ہوا تھا **پندرہوین** بتصریح کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ طلحہ و زبیر وغیرہ ہما مہاجرین و انصار نے واسطے قتل عثمان بن عفان خلیفہ ثالث سنّی صاحبان کے محاصرہ اسکی گھر کا کیا اور خلع خلافت چاہی اور بھی اس تاریخ ۲۱۲ھ جامع عباسی اور ارشاد مین اور بھی باتفاق تہذیب و کافی بتعین روز سہ شنبہ سنہ مذکور ولادتِ حضرت امام علی نقیؑ ہے اور جناب سید العلما بھی لکھتے ہین اور اخوند صاحب مشہور بھی تاریخ و ماہ لکھتے ہین تحفۃ الزائر اور جلاء العیون مین اور لکھتے ہین کہ اشہر بھی ۲۱۲ھ ہین اگرچہ جمع کثیر نے ۲۱۴ھ بھی لکھا ہے جنات الخلود مین نام والدہ شریفہ سوسن اصح ہے و بقولے ذرہ مغربیہ بقولی سمانہ اور کشف الغمہ سے شغراء مغربیہ لکھا ہے غرض ام ولد نہایت حسینہ نورانی عابدہ زاہدہ صالحہ تھین اور حاکم زمان تولد مامون عباسی تھا **ف** ابوالفدا مین سنّی صاحبون کے ہان ۲۱۳ھ ہین **اور بھی** اس تاریخ ولادت حضرت امام رضاؑ بقولی جنات الخلود مین قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے **سترہوین** از روئے تاریخ حمزہ اصفہانی اس تاریخ ۲۵۶ھ کو قتل مستر شد باللہ بن مستظہر ہے کہ یہ اونتیسوان خلیفہ عباسیہ کا تھا اور ابوالفدا اس تاریخ ذیقعدہ کو لکھتا ہے۔ **اور بھی** اس تاریخ بقولی جنات الخلود مین ولادت حضرت امام علی نقیؑ ۲۱۲ھ یا ۲۱۴ھ قول تصحیفی ہے بلکہ بروایت شیخ در مصباح لبست و ہفتم البتہ پایا جاتا ہے **اٹھارہوین** از روے کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ حضرت موسیٰؑ ساحرون پر غالب آئے اور احزاب کفر و ضلال فرعون مخذول و مغلوب ہوی اور حضرت ابراہیم پر آتش سرد ہوی اور حضرت موسیٰ نے یوشع کو اپنا وصی کیا اور

ف تولد اِن کا حوالی مدینہ مقام صریا مین ۱۲ منہ

فضایل انکی ظاہر کیے اور حضرت عیسیٰ نے شمعون الصفا کو وصی ظاہر کیا اور سلیمان بن داود نے آصف بن برخیا کو خلیفہ کیا اور فضایل ظاہر کیے اور بہی اس تاریخ روز جمعہ سنہ ہجری باتفاق فریقین بعد نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ الآیہ ہمارے پیغمبر خدا نے بعد خطبہ بلیغ وطویل اور اظہار فضائل ومدائح اہلبیت طاہرہ جناب مولاے مومنین کا ہاتہہ پکڑکر جمیع صحابہ حضار سے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ - الحاصل خلیفہ اور امام ہونا جناب مولاے مومنین کا تمام امت پر ظاہر کیا اور سبکو حکم دیا کہ سلام کرین ساتہہ لقب امیر المومنین کے اور حسان بن ثابت وغیرہ صحابہ نے قصاید اس مضمون کے کہکر پیش کیے اور تمام صحابہ نے اقرار کیا اول سب سے خلیفہ ثانی سنّی صاحبون نے مبارکباد دی ان کلمات سے

ف اسجگہہ سے بہی عاقل ماہر پر ظاہر ہوگا کہ اس حدیث مین مولی کے معنی پیشوا اور سردار کے ہین کہ امام وخلیفہ اور اولیٰ بالتصرف ہی کیونکہ حسان نے سامنے پیغمبر خدا کے مراد ومعنی ارشاد حضرت نظم کرکے سُنائے اور آنحضرت اسپر بہت خوش ہوے اور تحسین وآفرین کی اور علاوہ اسکے دیوان متنبّی مین جو بخطاب سلطانی کہ خلیفہ سبحانی کہلاتا تہا قصیدہ لکہا ہی اُس مین بہی اسیطرح استعمال مولیٰ بمعنی اولی بالتصرف ہے کما قال ترفق ایہا المولے علیہم فان الرفق بالجانی عتاب کہ صاحب تحفہ وغیرہ کا انکار وتکرار درباب عدم استعمال مولی ابالتصرف محض دہوکا اور تعصب معلوم ہوتا ہے زیادہ تفصیل اس جگہہ گنجایش نہین رکہتی قول مستحسن مین سنّی صاحبون کے ہان کہ ابہی اہتین دنون مین بکمال بسط وتفصیل لکہی گئی ہی بہ تشریح تصدیق اس مقال کے ہویدا ہے اور حقیر نے بہی جو تشریح حدیث من کنت مولی مین کچہہ لکہا ہی ابہی بطریق مسودہ ہی کیفیت تمام بحوالہ آیات قرآنی واستعمال اہل لغت ظاہر وباہر ہوسکتی ہی اس جگہہ اشارۃً اتنا کافی معلوم ہوا کہ زیادہ اس مقام پر گنجایش نہین وہان ظاہر ہوگا کہ قرآن مین کل علی مولیہ اور مولیہم النار وغیرہ بہتیری جگہہ سے انکے معنی آقا اور اولیٰ بالتصرف کے دوسری معنی ممکن ہی نہین اور انکی تفاسیر سے ظاہر وباہر ۱۲ منہ

کہ بخ بخ لک یابن ابیطالب اصبحت مولاے ومولی کل مومن ومومنۃ یعنی مبارک ہو اور خوشی ہو تیری لیئے اے علیؑ بیٹے ابیطالب کے صبح کے تمنے کہ مولا ہوئے میرے اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے اور حسان بن ثابت نے بڑا قصیدہ پیش کیا اُسکا ایک شعر یہ ہے

فقال لہ قم یا علی فاننی ۔ رضیتک من بعدی اماماً وہادیا ۔ یعنی کہا واسطے حضرت علیؑ کو رسول خدا نے کہ کھڑا ہو اے علی اسلئے تحقیق مین راضی ہوا مین تیرے لیئے کہ بعد میرے تو امام یعنی پیشوا خلیفہ ہے اور ہدایت کرنیوالا امت کا ۔ اور بعد اس واقعہ کے آیہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی یعنی حق تعالٰے نے فرماتا ہے کہ کامل کیا مینے دین تمہارا اور تمام کی مینے تمپر نعمت اپنی غرض یہ دن بہت بڑا عید مومنین کا ہے اور عید غدیر کر کے مشہور ہے شب و روز اسکا مبارک اور مسرت مومنین کا ہے ثواب خیرات اور روزہ اور زیارت و اعمال اور سرور موفور کتب اعمال مین دیکھنی چاہئین مودۃ آل سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب موثقہ سنّی صاحبون مین بھی ہے کہ اسدن کا ایک روزہ ساٹھ مہینے کے روزونکا ثواب رکھتا ہے اور بتواتر ہے کہ ازواج سے نذرین اور مبارکباد دلوائین حضرت نے یعنی ولیعہد اور جانشین کیا اپنا اور مودات مین ہے کہ خلیفہ ثانی سنّی صاحبون سے پیغمبر خدا نے خود بھی فرمایا اور جبرئیل امین نے بشکل نوجوان سمجھایا کہ نہین توڑیگا اس بیعت کو مگر منافق اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے حدیث ہے کہ اخیر عہد مین یعنی بعد اس بیعت غدیر کے آنحضرت جو بیعت لیتے تھے تو توحید خدا اور اپنی رسالت اور علیؑ کی ولایت پر اور پہلے صرف توحید و رسالت پر چنانچہ ظاہر اشہادت علی ولی اللہ بعد شہادت توحید و رسالت اسی وقت سے جاری ہوئی ہے ۔ اور بھی اس تاریخ ۳۵ھ ہجری از روے کتاب تاریخ شیخ مفید

وجامع عباسی قتل عثمان بن عفان لبسبب اُسی گہیر گہیری گہر کے جو اوپر مرقوم ہے
واقع ہوا اور بیعت عام جناب مولائے مومنین ظاہر ہوئی شیخ مفید لکہتے ہین کہ لوگون
نے قتل کرکے گہر سے باہر مزبلہ پر ڈالدیا اور تیسرے دن بنی امیہ نے بحیلہ دفن اٹھایا
اور یہودیونکے مقبرہ مین دفن کیا **ف** تاریخ ابوالفدا مین سنی صاحبون کے ہان بہی
مطابق اسیکے ہے اور دفن تین دن کے بعد مگر بیعت عام جناب امیر بتاریخ پچیسوین
ہے اور مستدرک مین یوم جمعہ ۱۲ دن باقی رہے تہی ذیحجہ کے کہ قتل ہوا اور خلافت ۱۲ برس
لکہی ہے اور صواعق محرقہ اور تاریخ الخلفا مین قتل کی تاریخ اوسط ایام تشریق ماہ وسن
مذکور ہے اور بعض قول مین یوم جمعہ بہی تاریخ یعنی ۱۸ اور دفن شب شنبہ اور بعضون نے
دوشنبہ اور بعض نے صواعق وغیرہ مین یہ بہی لکہا ہے کہ ۶ دن ذیحجہ کے باقی رہی تہی
اور عمر مین بہی اختلاف ہے ۸۲ برس ۸۰ برس ۹۰ برس ۸۱ برس ۸۴ برس ۸۹ برس
۸۶ برس اور تہذیب الکمال مین ۱۸ یا ۱۷ ذیحجہ ۳۵ سنہ ہجری اور واقدی سے روز جمعہ سنہ مذکور
اور یعقوبی روز جمعہ دو راتین باقی رہی تہین ذیحجہ کی اور بہی واقدی لکہتا ہے کہ ۴۹ دن
محاصرہ رہا اور زبیر بن بکار سے دو مہینے بیس دن محاصرہ لکہا ہے اور وہی لکہتے ہین
کہ نماز جبیر بن مطعم نے پڑہی اور ایام خلافت ۱۲ برس گیارہ مہینے چودہ دن اور یعقوبی
۱۸ دن ام المومنین عایشہ ان خلیفہ صاحبکو نعثل کہتی تہین اور بہت برا بہلا زندگی
مین کہتی تہین اور لعن اور قتل کے نسبت دیتی تہین لیکن بعد قتل بسبب دشمنی جناب
امیر کے اُن کے خون کا دعوے کرکے جناب امیر سے لڑائی کی جناب امیر اور تمام بنی ہاشم
اور صحابہ مہاجرین وانصار کسی طلحہ وزبیر وغیرہم نے انکی نماز نہین پڑہی اور یہودیون کے
مقبرہ مین مدفون ہوا **ف** اور بہی از روے شرح ابن خاتون علیہ الرحمہ اس تاریخ

روز دوشنبہ ۶۷۲ھ وفات خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ ہے یہ ناصر دین حقہ ہیں
رحمہ اللہ اعلی اللہ مقامہ اور بھی اس تاریخ ۴۸۷ھ بیعت احمد بتحریر قاضی صاحب
ہی جسکا لقب تہا المستعلی الی اللہ سادات شیعہ سے شیعہ اسمعیلی تہا اور ابو الفدا میں
یہ تاریخ ۴۸۵ھ کو کہ اسکی بیعت اور اسکی باپ مستنصر باللہ کی وفات مرقوم ہے اور تاریخ
حمزہ اصفہانی میں سنہ مطابق ابو الفدا اور تاریخ مطابق قاضی صاحب **اینسوین**
ایک رسالہ اخوند صاحب میں اس تاریخ زفاف حضرت سیدۃ النساء مرقوم ہے **بیسوین**
تاریخ حمزہ اصفہانی و ابو الفدا میں ہے کہ یزید بن ولید بن عبد الملک اس تاریخ سنہ ۱۲۶
میں فوت ہوا یہ خلفاے بنی امیہ دشمنان اہلبیت میں سے ہی اور یہ ماہ جمادی الآخر
سنہ ۱۲۶ کو خلیفہ ہوا تہا اسی یزید ناقص کہتے ہین یہ بارہوان خلیفہ بنی امیہ کا تہا اُسکی
بعد ابراہیم بن ولید تیرہوان خلیفہ ہوا اُسکی خلافت تمام نہوی بعضے اسے خلیفہ
کہتے ہین بعضے رئیس بعضے رعیت کیونکہ کبھی حکومت تہی کبھی نہین اسطرح سہ مہینے
اور بقول ستر روز خلافت رہی غیر مستقل **اور بہی** اس تاریخ ۷۹۲ھ کو ابو بکر شاہ
ابن ظفر خان بن فیروز شاہ قید مین ناصر الدین محمد شاہ کی مرگیا میرٹھ مین قید تہا
جو چوبیس کوس شاہجہان آباد سے ہے یہ ۷۹۱ھ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین ۲ صفر کو
اکیسوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین اس تاریخ روز بساط ہے اور بروایت
ضعیف روز مباہلہ ہے بہرکیف اعمال روز مباہلہ اس دن بہی مستحب ہین **ف**
فصل الخطاب مین روز سہ شنبہ ۷ دن ذیحجہ کے باقی رہی تہے کہ منصور حلاج قتل
کیا گیا کوڑی سے مارا گیا ۳۰۹ھ ہجری مین بفتواے ابی عمر قاضی بحکم مقتدر عباسی و
حامد بن العباس وزیر مقتدر اور قاضی صاحب کی تحریر سے بتحریر علامہ البساطاہری

کہ حلاج بادعاے رویت یا نیابت حضرت صاحب العصر والزمان مارا گیا اور بھی اور دے
کتاب معتبر سنجری یہ ہے کہ لوگونکو بامامت صاحب العصر والزمان دعوت کرتا تھا
اور اعتقاد بوجود امام رکھتا تھا اسلیئے اسکو تہمت کفر و زندقہ کی لگائی گئی جس سے
ہویدا ہی کہ مذہب حقہ پر تھا حقیر مولف کہتا ہی کہ اگرچہ اقوال اسکے جو دیکھنے مین آئی
تو البتہ جادہ شریعت سے باہر معلوم ہوتا ہے لیکن تخیل کہ وہ اقوال سابق کی ہون
اور خاتمہ مذہب حقہ پر ہوا اور آخر مین رجوع اقوال باطلہ سے کی ہو کیونکہ قاضی وغیرہ کا
لکھنا بھی خالی از اصل نہین اور ایسا اکثر اور بیشتر بہتیرونکا حال دیکھنے مین آیا کہ اول
اعتقاد باطل رکھتے تھے اور آخر مین صراط مستقیم اختیار کی مثل حسن بن علی بن فضال
وغیرہ کہ حال شیخ مصلح الدین مین لکھا گیا واللہ اعلم بالصواب **چوبیسوین** ایک
رسالہ اخوند صاحب مین بقولی اس تاریخ جناب امیر فرش جناب پیغمبر خدا پر سوئے
لیکن قول ضعیف کرکے لکھا ہے اور فی الحقیقت یہ کمال بعید از قیاس و مخالف
روایات متواترہ ہے کہ وہ شب ہجرت ہی کہ ماہ ربیع الاول مین لکھا جائیگا لیکن
بدانست حقیر یہ خواب فرش ان خوابون مین سے ہوگا کہ بعض اوقات حیات
حضرت ابوطالب مین بھی جب انہین بمشورہ قریش سے معلوم ہوا ہے کہ وہ قصد
باطل اذیت و قتل درباب پیغمبر خدا رکھتے ہین تو اپنے خاص فرزندون مین سے اور
بیشتر جناب امیر کو آنحضرت کی جگہہ سلادیتے تھے اور حضرت کو انکی جگہہ سو عجب نہین
کہ راوی نے اسجگہہ کی روایت کی ہو نہ شب ہجرت واللہ اعلم بالصواب **اور بھی**
اس تاریخ کو اخوند صاحب اور شیخ مفید و شیخ بہائی وغیرہم روز مباہلہ لکھتے ہین
کہ ایہ قل تعالوا ندع ابنارنا وابنائکم ونسارنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم نازل ہوا یعنی جناب

مولائے مومنین کو حقتعالے نے نفس رسول خطاب فرمایا اور پیغمبر خدا اس تاریخ معہ جناب مولائے مومنین وجناب سیدہ وحسنین نصارے نجران سے مباہلہ کو تشریف لیگئے کہ کمال عظمت وفضیلت اہلبیت طاہرہ اس تاریخ بہی ظاہر ہوئی اور اس تاریخ بہی یہ چادر مین ان سبکو لیکر حضرت نے آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا پڑہی کہ تفصیل اسکی کتب مبسوطہ فریقین مین ہے اور سنی صاحبون کے ہان کتب تواریخ مین واقعات سنلہ ہجری مین اور کتب حدیث مین مصرح ومشرح ہے اور بہی اس تاریخ ۱۵۸ھ تاریخ ابو الفدا مین موت منصور دوانقی ہے یہ ۱۳۶ھ مین خلیفہ ہوا تہا اسنے شہید کروایا حضرت امام جعفر صادق کو اسکے کہنے سے یحییٰ بن خالد برمکی نے زہر دیا یہ دوسرا خلیفہ عباسیہ کا تہا اور بہی اس تاریخ ۲۳۲ھ مین ہلاکت واثق باللہ بن معتصم خلیفہ عباسیہ تاریخ ابو الفدا اور حمزہ اصفہانی وغیرہ مین ہے یہ نوان خلیفہ تہا عباسیہ کا یہ ۲۲۷ھ مین خلیفہ ہوا تہا اور اسی تاریخ متوکل پر بیعت ہوئی دشمن آل طاہرہ تہا اور بہی اس تاریخ ۸۲۲ھ خواجہ محمد پارسا نقشبندی صاحب فصل الخطاب اس تاریخ ۸۲۲ھ مین مدینہ منورہ مین فوت ہوا بڑا معتبر ہے سنی صاحبون کا اور بہی اس تاریخ جناب مولائے مومنین نے حالت رکوع مین انگوٹہی سایل کو بخشی جو آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ بنص ولایت جناب امیر نازل ہوا کہ برکت عظیم اور میمنت فخیم اس دن کے بہی ہم مناقب ابن مغازلی شافعی اور کتب تفاسیر سنی صاحبون مین بہی یہ قصہ مصرح ومشرح ہے غرض روز مبارک ویوم سرور مومنین اور یوم اعمال صوم وصلوٰۃ زیارت وتصدقات وخیرات وسلوک مومنین ہی حال اعمال کتب اعمال مین مین مجلسی مین شیخ مفید واخوند صاحب وغیر ہما علمائے کبیر لکہتے ہین کہ

سورہ ہل اتی اس تاریخ نازل ہوا جسمین آیہ یوفون بالنذر اور ویطعمون الطعام ہے
یہ سورہ فضیلت اہلبیتؑ طاہرہ مین ہے جناب امیرؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ و فضہ خادمہ جناب
سیدہؑ نے بوفاے نذر روزہ رکھا اور تین دن تک طعام قوت سایل کو دیا اور
پے در پے روزہ بے خورش طعام رکھا کہ تفصیل اسکی کتب تفاسیر فریقین مین ہے
اور اس تاریخ بھی حقتعالے نے خوان طعام بہشت اہلبیتؑ کے لئے بھیجا روز مسرت
و برکت و تصدق و غسل و زیارت ہے کتب اعمال مین دیکھنا چاہیئے اور بعض نے
اس دن کو روز مباہلہ بھی لکھا ہے بہرکیف اعمال روز مباہلہ اس تاریخ بھی تحب بہ
حقیر کی دانست مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض نے اسدن کی روایت کی جبدن
قرارداد مباہلہ ہوا بعض نے اسدن کی جبدن مباہلہ کو تشریف لیگئے بعض نے
اسدن کی کہ قرارداد جزیہ اہل نجران نے اختیار کیا کہ کتب تاریخ مین شرح ہے واللہ اعلم
اور بھی اس تاریخ ۳۵ھ تاریخ ابوالفدا مین بیعت عام جناب امیر بعد قتل عثمان
مرقوم ہے چھبیسوین کتاب تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی اور تالیفات اخوند صاحب
وغیرہم سے ظاہر ہے کہ یہ تاریخ زخم و جراحت عمر بن خطاب خلیفہ ثانی سنّی صاحبون
کے ہے کہ ابولولو ملقب بہ باباشجاع الدین نے زخمی کیا ان خلیفہ صاحب نے سنّی صاحبو نکے
جناب نفس رسول و بضعۃ رسولؐ کو بہت اذیتین دی تہین اور کتب فریقین سے
ہویدا ہے کہ جناب نفس رسول و بضعۃ رسول انسے ناراض رہی ف سنّی صاحبونکی
ہان حاکم اور ابن جاشیہ لکھتے ہین معدان ابن ابی طلحہ سے کہ روز چہارشنبہ
چار راتین باقی تہین ذی حجہ کی کہ عمر زخمی ہوا اور حاکم ابن مسیب سے لکھتا ہے کہ تمام
ہنین ہوا تہا ماہ ذیحجہ کہ قتل کیا گیا اور ابن عمر سے ہے کہ تین دن بعد زخمی ہونے کی

زندگانی کی اور تاریخ الخلفا مین ۲۶ تاریخ ضربت خنجر فاسقی صاحبونکی ہان امیر
مخدوم شریف نے کتاب نواقص مین اور اور اہل تاریخ نے بہی لکہا ہے کہ عوام
شیعہ اہل کاشان اس تاریخ کو بہت سرور اور عید کرتے ہین اور قبر پر ابو لولو کے
جو باہر شہر سے ہے جاتے ہین اور ایک صورت عمر فاروق کی خمیر اور شہاب سے
بناتے ہین اُسکے پیٹ مین شہاب بہرتے ہین اور حرکت دیتے ہین ڈہول بجاتے ہین
بہت شور وغل اور ہنگامہ برپا کرتے ہین پہر اُس صورت کے پیٹ مین چہری مارتے
ہین اور شہاب جو پیٹ سے بہتا ہے اُسے پیجاتے ہین کہ گویا تشنہ خون ہین اور شام
کو اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہین اور ابو لولو کو بابا شجاع کہتے ہین اسلیئے کہ بابا لغت عجم مین
باپ کو کہتے ہین اور شجاع وہ ہے جو کار عظیم کرے شجاعت کا سو چونکہ یہ کار عظیم کیا
یعنی مخالف دین اور اذیت دہندہ اہلبیت طاہرہ کو قتل کیا اسلیئے بابا شجاع دین
تعبیر کرتے ہین یہ ہی خلاصہ کلام میر مخدوم شریف سنی صاحب نواقص الروافض
اور صواعق محرقہ اور مستدرک مین ہے کہ سنہ ۲۳ ہجری روز چارشنبہ چار دن باقی
رہے تہے ذیحجہ کے جو زخم لگا اور دفن روز شنبہ تاریخ الخلفا مین بہی چار دن باقی رہے
ذیحجہ سنہ مذکور کے واللہ اعلم اور بہی اس تاریخ جامع عباسی مین ولادت حضرت
امام علی نقی بقول بعض مرقوم ہے اور سنہ ۲۱۲ ظاہرا قول ضعیف یا تصحیف ہے۔
ستائیسوین تحریر آخوند صاحب اس تاریخ ہلاکت مروان بن محمد بن مروان
اخیر خلفاے بنی امیہ ہے اُسکی ہلاکت پر دولت بنی امیہ تمام اور زایل ہوی
مومنین اُن کے شر سے محفوظ اور سرور و آرام سے ہوئے تاریخ ابو الفدا مین
بہی تاریخ سنہ ۱۳۲ ہجری مرقوم ہے اور تاریخ حمزہ اصفہانی مین ۲۷ جمادی الثانی سنہ مذکور

اور بھی اس تاریخ بموجب روایت مصباح شیخ جلاء العیون مین اور زاد المعاد
مین بقول بعض اور کتاب صومیہ و شرح حدیقہ مین بروایتے اور کتاب تاریخ شیخ مفید
مین ولادت حضرت امام علی نقی مرقوم ہے تفصیل سنین پانزدہم ذیحجہ مین لکھی گئی
اور بھی اس تاریخ بقول بعض زاد المعاد مین مباہلہ بھی لکھا ہے مگر اقوی ۲۴ غرض
اعمال بہر حال مستحب ظاہرا اس تاریخ اہل نجران مباہلہ والے رخصت ہو گئے ہونگے
اور بھی اس تاریخ جامع عباسی مین ہلاکت عمری ہے ۲۳ سنہ اور بھی اس تاریخ
۶۳ سنہ کو تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ اہل مدینہ کو بحکم یزید مسلم نے قتل کیا گویا بے شمار
آدمی قتل ہوئے فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب وغیرہ
جماعۂ اشراف بنی ہاشم و انصار سب قتل و شہید ہوئے تین دن قتل عام رہا۔
او نتیسوین شیخ مفید کتاب تاریخ مین اور بھی اخوند صاحب اپنی بعض بعض تالیفات
مین اس تاریخ ۲۳ سنہ ہجری ہلاکت عمری لکھتے ہین اور روایت نوین ربیع الاول
کی ماہ مذکور مین درج ہو گی ف تاریخ ابو الفدا مین ماہ و سال وفات اور ضربت
منجر مطابق مرقومہ مگر روز وفات سلخ روز شنبہ ۲۳ سنہ اور روز یکشنبہ ۲۴ سنہ کو دفن
یعنی یکم محرم اور تاریخ الخلفا مین روز یکشنبہ کو دفن اور عمر باقوال مختلفہ ۶۳ یا
۶۴ یا ۶۱ یا ۶۰ یا ۵۹ یا ۵۵ یا ۵۴ مگر تاریخ واقدی مین ترجیح ۶۰ کو اور تہذیب الکمال
مین قتل چہارشنبہ چار دن باقی رہے ذیحجہ کی مدت خلافت دس برس ۵ مہینے
بقول بعض ۶ مہینے اور تاریخ الخلفا مین دس برس ۶ مہینے ۸ دن اور مستدرک حاکم
مین بقولی ۱۰ برس ف جنات الخلود مین بقولی روز آخر ذیحجہ ۲۰ سنہ شہادت
حضرت امام محمد تقی ظاہرا قول ضعیفی ہی بخش اکبر ۸ – اور ۲۰ – اور ۲۸

محرم الحرام

پہلی کتاب تاریخ شیخ مفید و بعضے تالیفات اخوند صاحب مین بموجب فرمودہ
آغا امام رضاؑ ہی کہ اِس تاریخ دعائے حضرت زکریاؑ قبول ہوئی یعنی حضرت یحییٰ فرزند
انکو حقتعالےٰ نے عطا کیا روز استجابت دعا و استحباب صوم و اعمال ہے
اور نزول کہیعص بہی ہی کہ دلالت پر قصہ کربلا ہے۔ اور بہی اس تاریخ ایک رسالہ
اخوند صاحب مین ہی کہ حضرت ادریس داخل بہشت ہوئے اور بہی اِس تاریخ
روز یکشنبہ سنہ ۴۴۷ بتحریر قاضی صاحب وفات قاضی ابو القاسم علی ابن الحسن فاضل
اجل قاضی مذہب حقہ ہے تولد الکا نصف شعبان سنہ ۳۷۵ بصرہ مین اور بھی
اس تاریخ سنہ ۳۳۶ ابو الفدا مین ہے کہ ابو یزید خارجی قتل ہوا جسنے خروج کیا تہا بڑا سر
اوٹہایا تہا منصور بن قایم نے اُسکی جلد اوتار کر بہس بہرا اور بھی از روئے
تواریخ واضح ہے کہ شب غرہ محرم کو آنحضرت غزوہ ذات الرقاع کو تشریف لیگئے
اور پندرہ دن بعد خوش و خورم بہ نیل مرام واپس آئے مخالف سب چلے گئے تھے
صرف عورتین رہ گئین تہین دوسری ارشاد شیخ مفید مین اِس تاریخ روز پنجشنبہ
سنہ ۶۱ جناب سید الشہدا وارد مقام نینوا و غاضریہ ہوئے کہ کرب و بلا مین مبتلا ہوئے
اِس جگہہ یہی ظاہر ہے کہ روز عشرہ روز جمعہ تہا تاریخ ابو الفدا مین بہی یہی ہی اور عمر بن
سعد چار ہزار سوار سے بحکم ابن زیاد وہین وارد ہوا۔ اور جلاء العیون مین بقولی روز

ف یہی قول مستحسن ہی سنی صاحبونکی ہان فضیل بن عیاض پیر ابراہیم ادہم کی وفات ہی پہلی محرم سنہ ۱۸۷
کذا فی تہذیب الکمال اور ایک قول مین ۳ ربیع الاول ۱۲ منہ۔ ف محقق دہلوی سنی صاحبونکی ہان لکھتا ہی
کہ متصل محرم سنہ ۹ ہجری کو پیغمبرؐ نے اعمال مقرر کئے واسطے تحصیل اور اخذ صدقہ زکوٰۃ کے۔ ۱۲ منہ۔

چہارشنبہ اور بقولی پنجشنبہ کہ بقول قائل چہارشنبہ عشرہ روز پنجشنبہ محتمل ہوگا
تیسری ازروئے کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ حضرت یوسف نے صعوبت
چاہ سے مخلصی پائی یعنی ایک قافلہ آیا اور قافلہ کے لوگون نے پانی نکالنا چاہا کہ
ڈول مین حضرت یوسف نکل آئے۔ اس تاریخ بہی روزہ واسطے آسانی کارہائے
مشکل کے مفید ہے اور بہی ارشاد مین ہے کہ اس تاریخ عمر بن سعد شقی معہ چار ہزار
سوار کے مقام نینوا و غاضریہ مین آیا اور حضرت امام سے پیغاماً گفتگو کی اور بہی اس
تاریخ تاریخ ابوالفدا مین بیعت عثمان مرقوم ہے ۲۴ھ یعنی ذی حجہ ۲۳ھ مین عمر مرا
اور تیسری محرم کو یہ خلیفہ ہوا تہا جناب امیرؑ کو اسدن بہی بہت رنج ہوا اور عبدالرحمن
کو بہت ملامت کی اور فرمایا تمنے میرا حق چہینا اور مقداد نے بہی عبدالرحمن کو
بہت ملامت کی کیونکہ فریب سے عثمان پر خلافت قایم کی چنانچہ خطبہ منقولہ عقیلی
سنی صاحبون کے ہان بہی مشہور ہے اور کتب تاریخ و حدیث اس حال سے
معمور اور بہی اس تاریخ ۲۵۲ھ تاریخ حمزہ اصفہانی مین مستعین باللہ پسر
محمد بن معتصم عباسی قتل ہوا بارہوان خلیفہ عباسیہ کا یہ ۲۴۸ھ مین خلیفہ
ہوا تہا اور ابوالفدا خلع خلافت مستعین ۲۵۱ھ لکہتا ہے اور بیعت بہی معتز
کی اسی برس مین۔ چہارم ایک رسالہ اخوند صاحب مین قصر
نمرود اسی تاریخ خراب ہوا اور بہی ابوالفدا مین اس تاریخ روز جمعہ
خطبہ معتز باللہ بغداد مین پڑہا گیا ۲۵۲ھ۔ اور فصل الخطاب مین ہے
کہ چہہ دن گذرے تہے محرم کے یہ معتز باللہ بیٹا تہا متوکل عباسی کا اور
بہی اس تاریخ ۲۰۲ھ ہجری تاریخ ابن خلکان مین و سیعہدی آغا امام رضاؑ لکہدی

پانچوین ازروے کتاب تاریخ شیخ مفید حضرت موسیٰ نے اِس تاریخ دریا سے عبور کیا یعنی نجات پائی فرعون سے اور فرعون ہلاک ہوا مع ہمراہیون کے اور جنات الخلود مین ہے کہ کوہ طور پر عود کیا گیا ف سنیون کے ہان وفات شیخ فرید شکر گنج پیر سلطان جیو اس تاریخ عمر ۹۵ برس **چھٹی** بعض روایات سے اِس تاریخ اجتماع کثیر لشکر جہنم ماوائے اشقیا مقام کربلا مین ہے اور اِس تاریخ حبیب ابن مظاہر نوہ مرد ان قوم بنی اسد کو فہمایش کر کے واسطے نصرت جناب سید الشہدا کے لاتے تھے کہ رستی مین فوج عمر نے محاربہ قوم بنی اسد سے کیا اور آنے مدد یا حبیب نے آ کی عرض کی حضرت نے لاحول پڑھا بہت محزون ہوئے اور پانسو آدمی آب فرات پر عمر سعد نے موکل کیے اور حضرت نے بسبب تشنگی اصحاب کے خیمہ کے پاس نو قدم پر چشمہ کھودا اور پانی نکلا بعد سیرابی اور کار برآری پھر چشمہ بند ہو گیا اور کسی نے نہ دیکھا **ساتوین** ازروے کتاب تاریخ شیخ مفید اِس تاریخ حضرت موسیٰ سے جبل طور پر کلام ظاہر ہوا **آٹھوین** ازروے رسالہ اخوند صاحب محاصرہ اشقیائے کوفہ و شام کا اہلبیت طاہرہ پر اِس تاریخ اور جلاء العیون مین بقولی ورود حضرت سید الشہدا منزل کربلا یہی تاریخ ہے اور بھی اِس تاریخ جہاندار شاہ بن بہادر شاہ مارا گیا فرخ سیر سے لڑائی ہوئی تھی قلعہ دہلی مین مدفن چبوترہ دہلی ۱۱ مہینے ۵ یوم سلطنت ۱۱۲۵ھ **نوین** ازروے کتاب تاریخ شیخ حضرت یونس نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی اور حضرت موسیٰ

ف بہی پانچوین تاریخ ۶؎ ۴۳ھ سید رضی نے وفات پائی یہ عالم اکمل تھے مذہب حقہ کے۔

ف پانچوین تاریخ اِس مہینے کی سنی صاحبون کے شیخ فرید الحق مشہور شیخ فرید گنج شکر پیر سلطان نظام الدین کی وفات ہے بعد عشا کے عمر ۹۵ برس کی لکھی ہے۔ ۱۲ منہ۔

وعیسیٰ و مریم کا تولد بعض نے لکھا ہی اخوند صاحب ایک رسالہ مین لکھتے ہین کہ اس تاریخ کو تاسوعا کہتے ہین اور اہلبیت کا رستہ پانیکا اس تاریخ بند ہوا تاریخ ابو الفدا مین اس تاریخ عمر بن سعد نے خروج کیا لڑنا چاہا بہت مشکل سے مہلت رات بھر کی ہوئی یہ تاریخ جلاء العیون مین بقولی پنجشنبہ اور بقولی جمعہ ہی اس تاریخ نہایت بیکسی گریہ کی قوم اشقیا نے اور مشکل سے مہلت رات کی دی بعض بعض ضعیف الایمان اس رات چلے گئے لیکن انصار صادق الایمان ہرگز نہ ٹلے اور بعض روایت مین ہے کہ بتیس آدمی لشکر عمر سعد سے حضرت کی لشکر مین آکر شامل ہوگئے اور سعادت ملازمت اختیار کی جزاہم اللہ خیر الیکن ظاہرا قول تصحیفی تصحفی ہی اس تعداد مین دسوین روز سہ شنبہ ایک روایت مین تولد حضرت عیسیٰ اور بھی بقولی نجات یونس شکم ماہی سے اس تاریخ جنات الخلود مین اور بھی اس تاریخ محقق دہلوی بقولی وفات ابراہیم پسر پیغمبر خدا لکھتا ہے اور عمر مین اختلاف ہی بقولی ستّر دن بقولی سولہ مہینے آٹھ دن بقولی چودہ مہینے چھ دن بقولی یک نیم سال تقریبًا اور بھی اس تاریخ ۶۱ سنہ ہجری۔ بالاتفاق بتواتر اس تاریخ جناب سید الشہدا بدرجہ عالیہ شہادت سرفراز ہوئے مگر روز مین اختلاف ہی جامع عباسی مین روز شنبہ بقولی دوشنبہ اور جمعہ بھی ہے جناب غفران مآب کی خلاصہ شرح حدیقہ مین تہذیب شیخ سے روز دوشنبہ اور بقول بعض جمعہ بقولی شنبہ بھی اور بحوالہ کتاب ارشاد شیخ مفید روز دوشنبہ اور اشہر روز دوشنبہ ہی اور جلاء العیون مین جو ایک جگہہ ورود مقام نینوا مین بقولی

ف لیکن یہ غلطی اصل شرح حدیقہ نہین ہی کیونکہ وہان بحوالہ ارشاد شیخ بارشاد جناب سلطان العلما دامت برکاتہم روز شنبہ ہی بلکہ غلطی صاحب خلاصہ ہی کہ نہین معلوم خلاصہ کا مولف کون ہی۔ ۱۲ منہ

دویم چہارشنبہ مرقوم ہے اس سے احتمال عشرہ روز پنجشنبہ مگر بالتصریح جمعہ یا شنبہ مرقوم ہے عمر شریف از روے کافی ۵۷ برس اور جامع عباسی مین ۵۸ برس تنبیہہ حقیر نے کتاب ارشاد کو جو دیکہا تو ایک قول مین البتہ روز شنبہ دہم ہی اور ایک جگہہ پنجشنبہ دوسری محرم کی ورود مقام نینوا مرقوم ہے یعنی جس حساب سے دسوین روز جمعہ ہوتا ہی اور علی التحقیق روز جمعہ مصرح ہے تو تحریر حوالہ ارشاد شیخ ساتہہ تعین روز دوشنبہ کی محل تامل ہی بلکہ تصحیف و تصحف کتاب و نساخین ظاہر ہے بالجملہ اشہر روز دوشنبہ ہی یا جمعہ غرض یہ تمام عشرہ بموجب احادیث متواترہ غم و حزن مومنین کا ہے اور ترک لذات کا کہ اِن دنو مین اہلبیت رسول کمال رنج و مصیبت مین رہی حصوصًا یہ تاریخ فاقہ اور حزن و مصیبت کی ہے اور طعام جب کہاوے اور فاقہ شکنی جب کرے تو مصیبت زدون کا سا طعام کہانا چاہیے ۔ زیارت جناب سید الشہدا نزدیک و دور سے مورث عفو گناہان گذشتہ ہے اور ادائے حقوق خمسہ آل عبا از روئے احادیث معتبرہ ہے باقی تفصیل اعمال کتب اعمال مین ف اسامی شہدائے کربلا جو کہ تمام اقربائے جناب سید الشہدا تہے از روے تصریح شیخ مفید ارشاد مین یہ ہین کہ سترہ خورد و کلان ہین حضرت عباس حضرت عبد اللہ حضرت جعفر حضرت عثمان فرزندان جناب علی ابن ابیطالب جنکی والدہ ام البنین تہین اور عبد اللہ و ابوبکر فرزندان جناب علی ابن ابیطالب جنکی والدہ لیلی بنت مسعود تہین اور قاسم و عبد اللہ و ابوبکر فرزندان حضرت امام حسن اور علی و عبد اللہ فرزندان جناب سید الشہدا اور عبد اللہ و جعفر و عبد الرحمن فرزندان عقیل اور محمد بن ابی سعید بن عقیل اور محمد و عون فرزندان عبد اللہ بن جعفر دو نو صاحبزادہ حضرت زینب

خاتون بنت جناب امیر یہ سب ایک گڑھے مین اکٹھے دفن ہین سوائے حضرت عباس کے کہ انکا مزار جدا ہے اور یاد رہے کہ علی بن حسینؑ جو شہید ہوئے لیلیٰ بنت ابی مرہ کے پیٹ سے تھے جو علی اکبر مشہور ہین اور عبداللہ علی اصغر جو مشہور ہین یہ اور حضرت سکینہ رباب بنت امرالقیس کے پیٹ سے ہین اور فاطمہ بنت الحسینؑ کی والدہ ام اسحق بنت طلحہ ہین اور جناب امام زین العابدینؑ کی والدہ شاہ زنان تھین جنہین شہربانو کہتے ہین کہ بتفصیل حال امام زین العابدینؑ مین ظاہر ہوگا۔ بادشاہ زمان شہادت یزید بن معاویہ۔ مدفن کربلا معلیٰ۔ اور اسامی تمامی شہدا اقارب و انصار جو کہ سوہوین زیارت تحفۃ الزائر مین ہین وہ یون ہین۔
علی[۱] ابن الحسینؑ مشہور علی اکبر۔ عبداللہ[۲] جنہین علی اصغر کہتے ہین۔ عبداللہ[۳] بن امیر المومنین۔ ابی الفضل العباس[۴] ابن امیر المومنینؑ۔ جعفر بن[۵] امیر المومنین عثمان ابن[۶] امیر المومنین۔ محمد بن[۷] امیر المومنین۔ ابوبکر بن[۸] الحسنؑ۔ عبداللہ بن[۹] الحسنؑ

[۱] قاتل انکا مرہ بن منقذ بن نعمان عبدی لعین جلاءالعیون مین منقذ بن مرۃ لکھا ہے۔ ۱۲ منہ [۲] قاتل انکا حرملہ لعین تھا جسنے تیر مارا۔ [۳] قاتل انکا ہانی بن ثبیت الحضرمی جلاءالعیون مین عبداللہ بن عقبہ غنوی یا زحیر بن بدر یا نامردی از ہمدان [۴] قاتل انکا یزید بن ورقا اور حکیم بن طفیل طائی اور جلاءالعیون مین یزید بن ورقا اور حکیم بن نوفل نے ہاتھ جدا کیے اور نوفل ازرق نے گرز سر مبارک پر مارا ۱۲ [۵] قاتل ان کا بھی ہانی بن ثبیت الحضرمی بروایتے خولی اصبحی ۱۲ منہ [۶] قاتل ان کا تیر سے خولی بن یزید اصبحی الایادی اور ابانی الدارمی۔ [۷] قاتل ان کا ربانی دارمی جلاءالعیون مین بنی تمیم مین سے ایک شخص ۱۲ منہ [۸] قاتل انکا تیر سے عبداللہ بن عقبہ غنوی ۱۲ [۹] قاتل انکا حرملہ بن کاہل اسدی تیر تلوار سے اور جلاءالعیون مین ہانی بن ثبیت حضرمی ۱۲

قاسم[۱] بن الحسن - عون بن[۲] عبد اللہ بن جعفر طیار - محمد[۳] بن عبد اللہ بن جعفر طیار جعفر[۴] بن عقیل - عبد الرحمن[۵] بن عقیل - عبد اللہ بن[۶] مسلم بن عقیل - ابو عبد اللہ[۷] بن مسلم بن عقیل - محمد بن[۸] ابی سعید بن عقیل جلاء العیون مین اقرباء جناب امام مین یہ نام زیادہ ہین عمر بن علی - بشیر بن علی اور ابراہیم بن علی محمد بن[۹] مسلم - جعفر بن محمد بن عقیل - عبد اللہ و عون و محمد و علی پسران عقیل و بشیر یا عمر ابن الحسن اور نزد بعض ابراہیم[۱۰] و محمد و حمزہ اور ابو بکر و جعفر و عمر و یزید و زید فرزندان جناب سید الشہدا[ع] اگر فریقین کے ہان تعداد شہدائے اہلبیت[ع] سترہ عدد محقق ہین اور یون بعضون کے تحریر سے یہ تو ۳۵ تک ظاہر ہین کہ سبب الکا تصحیفات گوناگون معلوم ہوتا ہے اور اسامی انصار از روے زیارت مرقومہ یہ ہین سلیمان[۱۲] غلام جناب سید الشہدا[ع] کا آزاد کردہ - قارب غلام آزاد کردہ جناب سید الشہدا[ع] - منجح غلام آزاد کردہ جناب سید الشہدا[ع] - مسلم بن[۱۳] عوسجہ الاسدی -

۱ قاتل انکا عمر بن سعد بن نفیل ازدی اور ارشاد مین بجائے سعد سعید ہی - ۲ قاتل ان کا عبد اللہ بن قطبہ نبہانی - ۳ قاتل ان کا عامر بن نہشل تمیمی بقولی الجر بن کعب قاتل - ۴ قاتل انکا بشیر بن خوط الہمدانی اور جلاء العیون مین قاتل بشیر بن شوط ہمدانی و بقولی عروہ بن عبد اللہ خثعمی ۱۲ - ۵ قاتل انکا عمر ابن خالد بن اسد الجہنی جلاء العیون ہین عثمان بن خالد ہے ارشاد مین قاتل عمر بن صبیح ہی ۶ قاتل انکا عامر بن صعصعہ اور جلاء العیون ہین سدی بن ضبیح و عمر بن مالک ۷ قاتل انکا عمرو بن ضبیح صیداوی ۱۲ ۸ قاتل انکا لقیط بن ناشر الجہنی ۱۲ ۹ قاتل انکا ابو حرا ہم او لقیط ۱۲ ۱۰ قاتل انکا عثمان بن عثمان بن خالد و بشیر بن خوط ۱۲ ۱۱ مخالفین کے ہان بعض محمد و ابراہیم کا ساتھ ہمارا والد ماجد کو فے مین کہتے ہیں اور قاتل ان دونون کا حارث - اپنی ماں سے یہ بھی ہو بدا ہے کہ صاحبزادہ حضرت مسلم لشکر جناب سید الشہدا[ع] مین رہ کر گرفتار ہو کے انجام کو ابن زیاد شقی تک پہنچے اور شہید کئے گئے ۱۲ ۱۲ قاتل انکا سلیمان بن عوف حضرمی ہے ۱۲

سعد بن عبد اللہ حنفی[1] - بشر بن عمر الحضرمی - بریر بن حصین الہمدانی المشرقی[2] القاری
عمران ابن کعب الانصاری - نعیم بن العجلان الانصاری - زہیر بن القین البجلی
بعضے لوگ اسی بتصحیف سے زہیر بن قیس جانتے ہین[3] اور بعضی جگہہ زہیر بن قین جداگانہ
اور زہیر بن قیس[4] جداگانہ دیکہنے مین آیا عمرو ابن قرظہ[5] الانصاری بعضے لوگ عمر بن قسطہ
لکہتے ہین حبیب بن مظاہر اسدی - حر بن یزید ریاحی[6] - عبد اللہ بن عمیر الکلبی
نافع بن ہلال البجلی المرادی - انس بن کاہل الاسدی قیس بن مسہر[7] صیداوی
عبد اللہ و عبد الرحمن ابنی عروہ بن حراق الغفاری - جون غلام آزاد کردہ ابی ذر[8] الغفاری

ف۱ جلاء العیون مین سعید بن عبد اللہ حنفی انہون نے سینہ سپر ہوکر جناب سید الشہدا کو نماز پڑہوائی اور اسی حال مین شہید ہوئی - ف۲ جلاء العیون مین بریر بن حصیر ہمدانی ہے اور لکہا ہی کہ زید بن معقل سے مباہلہ کیا اسی مارا آخر کو قاتل انکا بحر بن اوس شقی ہوا - ۱۲ ف۳ انہون نے بہی سینہ سپر ہوکر نماز پڑہوائی جناب امام کو مگر ظاہرا شہادت بعد نماز پڑہ کر لڑ بہڑ کر ہوئی ف۴ جلاء العیون مین قاتل انکے کثیر بن عبد اللہ شعبی و مہاجر بن اوس تمیمی ۱۲ ف۵ یہ پیش روی حضرت جہاد کرتے تہی اور جو تیر آتا اپنے اوپر لیتے تہے ف۶ قاتل انکا ایوب سروح جلاء العیون مین ہے اور ارشاد مین یزید بن سفیان جلاء العیون مین قاتل انکا مزاحم بن حریث اور ارشاد مین بہی اُسکے قاتل ظاہر ہین - ف۷ ارشاد شیخ مفید سے ظاہر ہے کہ قیس بن مسہر یعقوبی عبد اللہ بن یقطر رضاعی بہائی جناب سید الشہدا کا بعد ردانگی حضرت از مکہ کوفہ بہیجا گیا تہا اور خط بجماعت کوفہ اور سر گذشت مسلم کے حصین بن تمیم گرفتار کرکے ابن زیاد پاس بہیجا اس شقی نے قیس بن مسہر کو تکلیف سب ولعن منبر پر نسبت جناب امیر کے کی وہ سعید ازلی منبر پر گیا اور بعد حمد و ثنائے خدا اور منقبت رسول و نفس رسول سلطین طیبین و اظہار حقیت جناب سید الشہدا اخود ابن زیاد اور اسکی باپ پر سب و لعن کی آخر اُس شقی نے کوٹہی پر سے گرا کر سر کٹوایا عبد الملک بن عمیر نے ذبح کیا اور شہادت علی بن یقطر جداگانہ ہی بعض اقوال مین ۱۲ ف۸ روضۃ الشہدا مین نام حریا جویریا حُر یر ہے - ۱۲

شبیب بن عبداللہ النہشلی۔ حجاج بن زید السعدی قاسط و کرش ابنی زہیر التغلبی۔ کنانہ بن عتیق۔ ضرغامہ بن مالک۔ جون بن مالک الضبعی۔ عمرو بن ضبیعہ الضبعی زید بن ثبیت القیسی عبداللہ و عبیداللہ ابنی یزید بن ثبیت قیسی عامر بن مسلم۔ قعنب بن عمرو النمری۔ سالم غلام ازادہ عامر بن مسلم۔ سیف بن مالک زہیر بن بشر الخثعمی۔ بدر بن معقل الجعفی حجاج بن مسروق الجعفی مسعود بن الحجاج ابن مسعود ابن الحجاج مجمع بن عبداللہ عابدی۔ عمار بن حسان بن شریح العطائی حیان بن حارث السلمانی الازدی۔ جندب بن حجر الخولانی۔ عمر بن خالد الصیداوی[1] سعید غلام انکا ازاد کیا ہوا۔ یزید بن زیاد بن مظاہر کندی ظاہر غلام آزاد کردہ عمر بن الحمق الخزاعی۔ جبلہ بن علی الشیبانی۔ سالم آزاد کردہ بنی المدنیہ الکلبی سلم بن کثیر الازدی۔ زہیر بن سلیم الاعرج الازدی۔ قاسم بن حبیب الازدی۔ عمر بن الاحدوث الحضرمی۔ ابی ثمامہ عمر بن عبداللہ صائدی حنظلہ بن اسعد الشامی بعضے حنظلہ بن سعد[2] کہتے ہین اور روضتہ الشہدا مین سنی صاحبون کے ہان عجلی لکہا ہے۔ عبدالرحمن[3] بن عبداللہ بن کدن الارحبی۔ عمار بن ابی سلامتہ الہمدانی عابس بن شبیب الشاکری۔ شوذب آزاد کردہ شاکر شبیب بن حارث بن سریع مالک[4] بن عبداللہ بن سریع الکاہلی۔ سوار بن ابی حمیر الفہمی الہمدانی عمرو بن عبداللہ الجندعی جلاء العیون مین عمر بن عبداللہ جمحی اور روضتہ الشہدا مین مزنی ہے **ف** سوائے اسامی مرقومہ کے جو جلاء العیون مین زیادہ پائے

---

[1] جلاء العیون مین یہ بہی نام اور پہر عمر بن خالد ازدی جداگانہ بہی ہے۔ ۱۲ منہ۔
[2] ارشاد مین حنظلہ بن سعد الشبانی ہے [3] جلاء العیون مین عبدالرحمن بن عبداللہ مزنی لکہا ہے [4] روضتہ الشہدا مین مالک بن عبید بن سریع لکہتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

ہین وہ یہ ہین وہب بن عبد اللہ کلبی - خالد بن عمر - سعد بن حنظلہ - تمیمی - زیاد بن مہاجر کندی - ہلال بن حجاج اور یحیی بن سلیم مازنی قرہ بن ابی قرہ - عمرو بن مطاع جعفی جنادہ بن حارث انصاری - عمر بن جنادہ - زیاد بن اشعث - عمر دمشقی اور غلام ترکی جو بلا نام اسمین مندرج ہے اونہین زمرہ غلامان معدودہ زیارت مین خیال کیا جا سکتا ہے یا یہ کہ یہ جدا ہے کیونکہ یہ غلام حضرت امام زین العابدین کا ظاہر ہوتا ہے اور روضۃ الشہدا مین جو علاوہ اسمار مرقومہ سے ہین وہ یہ ہین مصعب بن یزید بہائی حضرت حُر کے علی بن حُر - غرہ غلام حُر - زہیر بن حسان بنی اسد سے - حماد بن انس - شریح بن عبیدہ پسر مسلم بن عوسجہ ہلال بن نافع مالک بن انس مالکی - قیس بن منبہ ہاشم بن عتبہ بن سعد وقاص - انیس بن معقل اصبحی محمد مقداد - عبد اللہ ابو دجانہ - سعد غلام جناب سید الشہدا قبہ بن ربیع الضا - اشعث بن سعد الضا - عنتمہ الضا - حماد الضا ہر چند بعضے نام انمین ایسے ہین کہ ظاہرا راویون نے اشتباہ سے کُنیت مین خواہ نسبت مین شک سے متعدد بیان کئے مگر احتیاطاً اور بھی نظر بر افادہ بصیرت مستبصرین لکھے گئے ف جناب سید الشہدا کے بدن مبارک پر ایکہزار نوسو پچاس تک زخمون کی تعداد ہے اور اتنی ہی انتہائے تعداد مقتولین منافقین اور یون بعضے روایتون مین زخم کم اس سے اور بروایت مسعودی ایکہزار آٹھہ سو مقتولین ہے

---

۱ روضۃ الشہدا مین مرہ بن ابی مرہ ہے ۲ ارشاد شیخ مفید مین صرف ابن حُر بغیر نام کے لکھا ہے اور قاتل انکا ایوب بن مسرح بشراکت ایک اور شخص کے ۳ ظاہر التصحیف ہے نافع بن ہلال سے - ۱۲ منہ ۴ وہ مخزن مین مہاجر جعفے ایک نام سوائے اسامی مرقومہ کے دیکھنے مین آیا - ۱۲ منہ

اور قاتل حضرت کے جلاء العیون وغیرہ مین ظاہر اوقت اخیر ابوالحنوف تیر مارنیوالا سینہ پر کہ تین شعبہ کا تیر تہا مالک بن بشیر جسنے تلوار ماری سر مبارک پر صالح بن وہب جسنے نیزہ مارا پہلوئی مبارک پر حصین بن نمیر جسنے تیر مارا دہان مبارک پر ابوایوب غنوی جسنے تیر مارا حلق مبارک پر زرعہ بن شریک نے دست چپ اور دوش مبارک پر شمشیر ماری سنان بن انس جسنے نیزہ مارا خولی نے سر جدا کرنا چاہا نکر سکا سنان بن انس نے سر مبارک جدا کیا مگر اشہر شمر لعین ہے جدا کرنیوالا کہ اُسنے سر مبارک جدا کر کے خولی بن یزید کو دیا اور اظہر تینون قاتل مین انجام کو یعنی سنان و خولی و شمر قمیص حضرت کا اسحاق بن حویہ حضرمی اور پاجامہ الجر بن کعب شقی اور عمامہ مبارک اخنس بن مرثد شقی اور تلوار ایک شخص بنی دارم مین سے بعد شہادت کے لوٹ لیگئے لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ [1]۔ اور بہی اس تاریخ ۲۲۶ھ تجریر قاضی صاحب بشر بن حارث حافی نے وفات پائی کہ اصحاب اہل ابتداء فیضان حضرت امام موسی کاظم سے تہی حال ابتدا و فضل و کرامات انکا کتب مبسوطہ مین ہے قصبہ دلکشای اعمال شوستر مین مدفون ہین گیارہوین اس تاریخ روز جمعہ حضرت آدم صفی اللہ نے بعارضہ تپ وفات پائی اور ایک برس پندرہ دن بعد انکے حضرت حوا نے وفات پائی عمر حضرت آدم کی ۹۳۶ برس اور ایک روایت مین کہ صاحب خزائن الانوار اسی صحیح تعبیر کرتے ہین ایک ہزار سال عمر شریف ہوئی جسمین سات ساعت بہشت مین رہی معہ حوا کے جو کہ ایک دن بعد خلقت آدم سی خلق ہوئی تہین چنانچہ

[1] اسمعیل بخاری سینون کے ہان لکہتا ہے کہ اخیر کو ایک شخص بقصد شہید کرنے کے آیا آخر کو خود شہید ہوا حضرت کی طرف سے۔ ۱۲ منہ۔

روز جمعہ طرف عصر داخل بہشت ہوئے اور شب شنبہ وقت خفتن بہشت سے باہر ہوئے اور بعد ہبوط دنیا دوسو برس مفارقت مین بہشت کی حضرت آدم روئے اور پانچ سو برس قتل ہابیل پر روئے اور تین سو برس کار و بار زراعت وغیرہ تدابیر روئے زمین مین دنیا پر گذاری اور ایک ہزار بار حج اور عمرہ ادا کیا۔ قد انکا بہت طویل تہا کہ حرارت آفتاب سے اذیت ہوتی تہی حق تعالےٰ نے آخر ستر گز کا قد کر دیا۔ مدفن حضرت آدم کا غار ابو قبیس مکہ مین پہلے تہا۔ پہر حضرت نوح طوفان مین ہڈیان او کہاڑ کے لیگئے اور نجف مین دفن کیا اور حضرت آدم پر دس صحیفے نازل ہوئے اور حضرت شیث نے انکو دفن کیا بعد وفات اور بہی اس تاریخ بعض بعض نسخہ جلاء العیون مین بروایت ابن شہر اشوب روز شنبہ گیارہوین یا بارہوین تاریخ سنہ ۹۵ ہجری اور بعض نسخہ مین صرف گیارہوین روز شنبہ اور بعض نسخہ مین صرف بارہوین روز شنبہ اور بتحریر جناب غفران مآب بروایت مرقومہ گیارہوین روز شنبہ شہادت آغا امام زین العابدینؑ اور کافی کلینی اور تہذیب اور ارشاد شیخ مفید مین سنہ مذکور مرقوم ہے بارہوین اس تاریخ حسب المرقوم مصرحہ صدر اور بہی بتحریر صاحب جامع عباسی روز شنبہ شہادت آغا امام زین العابدینؑ اور عمر ۵۷ برس اور کافی کلینی مین بہی یہی عمر اور کشف الغمہ مین عمر ۵۸ برس اور بقولی ۹۵ھ شیخ مفید ارشاد مین زندگانی بعد والد ماجد ۳۴ برس[1] لکہتے ہین

[1] ظاہر ہے کہ ۳۴ برس زندگانی بعد والد ماجد بموجب سنہ مصرحہ شیخ مفید کے ہوگی اور درصورت اختلاف اقوال سنین وفات و اختلاف در اقوال عمر شریف زندگانی بعد والد ماجد بہی مطابق اُن کے زیادہ ہوگی۔ ۱۲ منہ۔

اور سنیون کے ہان عمر ۵۰ برس اور سال وفات سنہ ۹۴ سنہ ۹۵ سنہ ۹۶ سنہ ۹۲ سنہ ۱۱۰
حاکم زمان شہادت ولید بن عبد الملک بروایت ابن بابویہ زہر اسی شقی نے
دلوایا اور بعضون نے زہر دینا ہشام بن عبد الملک کا لکہا ہے ظاہرا بحکم ولید
دیا گیا شریک ہشام بہی ہوگا بعضے نسخہائے ادعیہ ماثورہ مین بہی ولید کا نام
دیکہا گیا کہ از روے تواریخ سنہ ۹۲ سنہ ۹۴ سنہ ۹۵ بلکہ کچہہ سنہ ۹۶ تک تو حکومت اُسکی
ظاہر ہے لیکن آیندہ کے سنونکی روایت مین کہ مخالفین کے ہانکی اور وہان بہی
ضعیف ہی حکومت عمر بن عبد العزیز بلکہ یزید بن عبد الملک بلکہ ہشام تک کی
ہوگی کہ ماہرین تاریخ پر ظاہر ہوگا۔ مدفن جنتہ البقیع مدینہ مشرفہ۔ اور یہی اس
تاریخ سنہ ۷۰۳ کو سلطان محمد خدابندہ کی ولادت ہوا اس بادشاہ نے علامہ حلی علیہ الرحمہ
سے ہدایت پائی مذہب حقہ اختیار کیا تیرہوین سنہ ۹ منصور الملقب بامر الاحکام
اللہ بن فائز جو کہ سادات مین سے بادشاہ تہا فوت ہوا یہ شیعہ اسمعیلی تہا۔ [۱]
پندرہوین سنہ ۵۶۷ وفات عبد اللہ بن فائز الملقب عاضد الدین اللہ یہ بادشاہ
سادات مین سے تہا شیعہ اسمعیلی۔ ف تاریخ ابو الفدا و حمزہ اصفہانی مین
۱۵ تاریخ سنہ ۴۸۷ ہلاکت مقتدی بامر اللہ بن قائم باللہ عباسی ہے جو کہ ستائیسوان
خلیفہ عباسیہ کا تہا سولہوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین تحویل قبلہ بیت المقدس
سے طرف کعبہ شریفہ کے اس تاریخ ہے سترہوین شیخ مفید کتاب تاریخ
مین اور اخوند صاحب بہی شیخ طوسی سے لکہتے مین کہ اس تاریخ اصحاب الفیل

[۱] چودہوین تاریخ اس مہینے کی سنی صاحبون کے علو الدینوری سے پیر ابی اسحق
چشتی کی وفات ہے۔ ۱۲ منہ۔

مکہ سے مخذول و منکوب پہرے غذاب خدا تعالیٰ انپر نازل ہوا ابابیل سے ہلاک کئے گئے
اٹھارویں بتحریر اخوند صاحب و جناب سید العلما دام ظلہ بقول بعض اس تاریخ ۹۴
وفات آغا امام زین العابدینؑ تنبیہہ ظاہرا اس قول سے مراد قول مخالفین ہے
کہ شواہد النبوة اور قول مستحسن مین ان کے ہان یہ قول بہی دیکہا گیا ۹۲ بقولی
۹۵ لیکن وہان بہی قول ضعیف معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بیسوین
۶۵۶ فتح بغداد تاتاریہ کے ہاتہہ اور قتل مستعصم باللہ بن مستنصر بن ظاہر عباسی
یہ مستعصم سینتیسواں خلیفہ عباسیہ کا تہا - اور اسی حال مین محی الدین ابن جوزی
وغیرہ علماے کثیرہ مخالفین قتل ہوئے وزیر مستعصم کا موید الدین علقمی امامیہ شیعی
تہا یہ سب کچھ ہلاکو خان نے کیا ابو الفدا مین ہے کہ یہ سب کچھ تائید موید الدین
سے ہوا اکیسوین روز پنجشنبہ ۲ھ و بقولی ۲ھ بتحریر اخوند صاحب بروایت شیخ
مفید و سید ابن طاؤس وغیرہما اکثر علما تزویج جناب سیدة النساہی روزہ وغیرہ اعمال
مستحب ہین باقی اقوال مستندہ اپنی اپنی جگہہ مرقوم ہین ف بتحریر حمزہ اصفہانی
اس تاریخ ۹۹ھ ہلاکت سلیمان بن عبد الملک ہی اور بجائے اوسکے عمر بن عبد العزیز
تخت نشین ہوا سلیمان ۹۶ھ مین خلیفہ ہوا تہا بنی امیہ مین سے اور بھی اس تاریخ
کی رات شرح ابن خاتون مین اپنے ہان اور تاریخ یافعی مین مخالفین کے ہان ۷۲۶ھ
مین وفات علامہ حلی علیہ الرحمہ اور قاضی صاحب بہی اسی تاریخ و سنہ روز شنبہ
لکہتے ہین اور حلہ مین مدفون ہوئے یہ علامہ اکابر علماء حقہ مین سے ہین اعلی اللہ
مقامہٗ ف اور بہی اس تاریخ ۱۱۲۴ھ محمد معظم شاہ ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ ابن
اورنگ زیب عالمگیر بیمار ہو کر مر گیا یہ بادشاہ تیموریہ مین سے ہے ۱۱۱۹ھ مین تخت نشین

ہوا تہا بعد اپنے باپ کے اور دار السلطنت اُسکی دہلی تہی پانچ برس کئی مہینے سلطنت کی مشہور قطب صاحب مین سات کوس دہلی سے مدفن بائیسوین ۶۹۵ھ بروایت کفعمی وفات آغا امام زین العابدینؑ یہ قول تضعیفی معلوم ہوتا ہے اور بہی اس تاریخ شب دوشنبہ ۴۶۰ھ بتحریر ابن خاتون علیہ الرحمہ وفات شیخ ابو جعفر طوسی صاحب تہذیب وغیرہ شیخ کامل مذہب حقہ ہے مدفن الکا نجف اشرف مین رحمہ اللہ وحشرہ مع مولینا و مولاہ مولی المومنین اور بہی اس تاریخ ۱۶۹ھ مہدی بن منصور بتحریر حمزہ اصفہانی و ابو الفدا فوت ہوا تیسرا خلیفہ تہا عباسیہ کا اور ۱۵۸ھ مین خلیفہ ہوا تہا جنات الخلود مین سال وفات ۱۹۹ھ محض غلط ہے تصحیف بحت ہے کہ بجائے تسعہ و سبعین تسعہ و تسعین ہوگیا کہ اسطرح کے صدہا غلطیان جاری ہین

ف بعض روایات مین آیا ہے کہ ولادت حضرت امام حسنؑ اواخر ماہ محرم مین ہے اور حسب تحریر جناب سید العلما مختار جناب غفران مآب والد ماجد اون کے بہی یہی روایت ہے اگرچہ اخوند صاحب بہی لکہتے ہین کہ کوئی خبر مستند اس قول کے لیے میری نظر سے نہین گذری غرض بہر کیف نظر برانیکہ فاصلہ مین ولادت الحسنین چہہ مہینے دس دن بفحوائے ارشاد سید العلما دام ظلہم ہو اور نظر بر شہرت و وثوق روایت تولد جناب امام حسینؑ سیوم شعبان احتمال تولد حضرت امام حسنؑ درصورت چاند ۲۹ کی

ف اور بہی اس تاریخ یعنی ۲۱ ۷۵۲ھ سلطان محمد عادل تغلق شاہ ابن غیاث الدین تغلق شاہ فوت ہوا رود سندہ کے کنارہ پر سفر مین تہا جو مر گیا اور یہ ماہ ربیع الاول ۷۲۵ھ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین بعد مرنے اپنے باپ کے اور اسکی جگہہ ۲۳ تاریخ اسکا چہوٹا بہائی تخت نشین ہوا فیروز شاہ ۱۲ منہ۔

اِس تاریخ ہے اور در صورت چاند ۳۰ کی ۲۳ تاریخ اور در صورت ولادت جناب
امام حسین پنجم شعبان کہ قول بعض ہے حسب مصرحہ تین اونتیس کے ۲۴ یا ۲۵ ولادت
حضرت امام حسن محتمل واللہ اعلم بحقیقۃ الحال تنبیہ حقیر مولف کہتا ہے کہ اگرچہ شہرت
روایت تولد جناب امام حسن ماہ رمضان کی بہت ہے لیکن شہرت ولادت جناب
سید الشہدا اواخر ربیع الاول مین ہین اور فاصلہ اور تولد شش ماہہ جناب
سید الشہدا بھی شہرت تام رکھتا ہے اور ولادت جناب سید الشہدا شعبان
مین بھی شہرت اور زیادہ وثوق رکھتی ہے کہ توقیع جناب صاحب العصر والزمان تک
بھی اِس صورت مین تولد جناب امام حسن اواخر محرم مین اقوی ہے گو کہ خلاف
مشہور ہے۔ نام والدہ ماجدہ فاطمۃ الزہرا بنت خاتم المرسلین ولادت بعہد یزدجرد
بقولی ہرمز۔ ازواج چونسٹھ علی اختلاف الروایات سواے کنیزان۔ اولاد
ارشاد مین پندرہ بیٹا بیٹی ۸ پسر ۷ دختر جنات الخلود مین ۵ پسر ۵ دختر یا ۲ دختر
بعض جدولوں مین نو پسر ۷ دختر چوبیسوین ۲۹۱ سنہ کو مکتفی عباسی نے قرامطہ کو
قتل کیا جنگ عظیم ہوئے اور مکتفی نے صاحب سامتہ قرمطی کا سر تشہیر کیا
اور بھی ایک رسالہ مطبوعہ لکھنؤ مین اس تاریخ وفات امام زین العابدین دیکھی
گئی لیکن قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے۔ پچیسوین کتاب تاریخ شیخ مفید مین اور
بھی بروایت شیخ طوسی بتحریر آخوند صاحب وغفران مآب شہادت حضرت امام زین العابدین
اور تفصیل عمر و سال وفات تاریخہاے گذشتہ مین لکھی گئی واللہ اعلم بالصواب
اور بھی اس تاریخ وفات حضرت حوا انکا قد بھی بہت بڑا تھا کہ آفتاب کی حرارت
سے اذیت ہوتی تھی حق تعالے نے آخر کو ۳۵ گز کا قد کر دیا اور یہ پانچ سو حمل جنین

ہر دفعہ ایک بیٹا بیٹی اور بہی اس تاریخ روز شنبہ ۳۸۳ھ بتحریر قاضی صاحب وفات
قاضی ابو الحسن بن ابی القاسم فاضل اجل مذہب حنفیہ صاحب کتاب فرج بعد الشدۃ
بصرہ مین اور تولد انکا ۲۶ ذیحجہ ۳۲۷ھ روز یکشنبہ انطاکیہ مین پہر یہ بغداد مین رہے بہت
تحصیل علوم فقہ وغیرہ کی اور بہی اس تاریخ ۱۹۸ھ تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہلاکت
امین بن ہارون رشید عباسی اور تاریخ ابو الفدا مین قتل اسکا ۲۶ تاریخ مرقوم ہی
یہ چہٹا خلیفہ عباسیہ کا تہا اور ۱۹۳ھ مین تخت نشین ہوا تہا چہبیسوین بقولی
اس تاریخ وفات حضرت حوا ہے ۔ سلخ شب پنجشنبہ ۵۴۹ھ کو اسمعیل الظافر باللہ
فوت ہوا جو بادشاہ ہوا تہا سادات مین سے شیعہ اسمعیلی اور حمزہ اصفہانی ۵۴۷ھ
لکہتا ہے اور اسکے مرنے پر بیعت اسکے بیٹے عیسیٰ سے کی تہی ۔ نحس اکبر ۔ ۱۱ - ۱۴ - ۲۲ -

صفر المظفر

پہلی ایک رسالہ اخوند صاحب مین بقولی وفات حضرت امام زین العابدین ع ظاہرا قول
غیر مستند ہے اور بہی اس تاریخ ۱۲۱ھ شہادت زید بن علی کتاب تاریخ شیخ مفید مین
ہے جنہین زید شہید کہتے ہین روز حزن آل رسول ہے ۔ اور بہی اس تاریخ
ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ سر مبارک جناب سید الشہدا داخل دمشق
ہوا ۔ بہی تاریخ مسعودی مین اس تاریخ ۳۷ھ روز چہار شنبہ جنگ صفین
شروع ہوئی ۔ اور بہی اس تاریخ بتحریر حمزہ اصفہانی ۱۲۷ھ مین ابراہیم بن
ولید چودہوان خلیفہ بنی امیہ کا فوت ہوا اور یہ ۱۲۶ھ مین تخت نشین ہوا تہا
ظاہر ہو چکا ہے کہ بعضے اسی خلیفہ کہتے ہین بعضے نہین دوسری روز دوشنبہ
۱۲۰ھ کو ارشاد شیخ مفید مین شہادت حضرت زید شہید اور عمر ۴۲ برس

اور حیات الخلود مین لبقولی ۴۸ برس تنبیہہ تاریخ صدمین سنہ ۱۲۱ھ مرقوم ہین اور یہان
سنہ ۱۲۰ھ ظاہر السبب اختلاف اس بات کے ہی کہ بعض لوگ شروع سنہ ہجری یکم ربیع الاول
حقیقی روز ہجرت سی شمار کرتے ہین سوا اس حیثیت سی راوی نے سنہ ۱۲۰ھ بیان کیا اور جو کہ
بموجب حساب قمری شروع سال و سنہ ہجرت یکم محرم سے شمار کرتے ہین سنہ ۱۲۱ھ روایت
کی اور بموجب اسکے لکہا چنانچہ الکثرائن تواریخ و ایام وفات و ولادت مین جو کہ یکم محرم
سے تا سلخ صفر واقع ہوئی ہین اختلاف سنہ بسبب مرقومہ بہی پائی جاتی ہین۔ اور
بہی اسی تاریخ سنہ ۳۷ھ مستدرک حاکم مین شہادت عمار یاسر ہے جنگ صفین مین قاتل
انکا بقولی ابو العادیہ شقی اور بقولی عقبہ بن عامر بقولی عمر بن الحرث اور سن اُن کا
۹۱ برس یا ۹۳ یا ۹۴ برس اور جو ماہ ربیع الاول شروع سنہ ہجری خیال کرتے ہین
وہ سنہ ۳۶ھ مین اس سانحہ کو تعبیر کرتے ہین۔ یتیسری از روئے کتاب تاریخ نشیخ
مفید اسی تاریخ سنہ ۶۴ھ مسلم بن عقبہ نے یزید کیطرف سی مکہ معظمہ پر حرم ہائی کی او آگ لگا ہی

ف۔ تاریخ ابو الفدا مین اسی تاریخ سنہ ۲۷۰ھ روز شنبہ بادشاہ زنگبار مارا گیا۔ ۱۲ منہ ۵۲
تہذیب الکمال مین عمر عمار بقولی ۷۳ برس ہی اور قاتل بقولی عمر بن الحرث خولانی و شریک بن سلمہ
مرادی و عقبہ بن عامر تینون کہ جسوقت ان لوگون نے حملہ کیا تو عمار کہتے تھے کہ ہم حق پر ہین تم باطل پر
اور حدیث ہی متواترات سی کہ فرمایا تہا پیغمبر نے کہ ای عمار مار یگی تجہکو گروہ ستمگار برگشتہ دین ظالم بدکار اور بہی لکہا ہی
کہ عقبہ بن عامر احد الثلاثۃ القاتلین وہ عقبہ تہا جسنے خلافت عثمانی مین بحکم خلیفہ عمار کو بہت مضروب کیا تہا اور خزیمہ
بن ثابت سی کہ قاتل ابو العادیہ مزنی تہا اور کہا خزیمہ نے کہ وقت شہادت عمار مجہپر ظاہر ہوئی ضلالت اس گروہ کی
اور بہی لکہا ہی کہ ایک دفعہ خالد ولید اور عمار مین منازعت ہو گئی تہی خالد نے بہت غلظت کی سخت کہا
فرمایا پیغمبر نے کہ جو شخص دشمنی کرے عمار سے دشمنی کریگا اس سی خدا۔ ۱۲ منہ

مسمار کیا عبد اللہ بن زبیر سے لڑا کہ وہ کعبہ مین پناہ لایا تہا چھٹی اسی تاریخ روز شنبہ
سنہ ۵۷ھ بتحریر اخوند صاحب بقولی اور بتحریر صاحب جامع عباسی و جنات الخلود بقولی
سنہ ۵۸ھ ولادت جناب حضرت امام محمد باقرؑ اور سنیون کے ہان تاریخ ابن خلکان مین
یہی تاریخ روز سہ شنبہ سنہ ۵۷ھ ہے عمر وقت شہادت جناب سید الشہدا تین برس
کی اور اخوند صاحب علامہ شہید سے چار برس لکہتے ہین کہ کمی و بیشی ماہ کی کسرات
اکثر جاری ہے پانچوین تاریخ ابن خلکان مین ابو الحسن بن وصیف شاعر نے
معروف بناشی اصغر کبار شیعہ و مداحان اہلبیتؑ طاہرہ سے تہے روز دوشنبہ
سنہ ۳۶۵ھ یا سنہ ۳۶۶ھ وفات پائی تولد انکا سنہ ۲۷۱ھ تہا ان بزرگ کا یہ مرتبہ ہے کہ انکے
لئے ایک شخص کو خواب مین جناب سیدہ نے فرمایا کہ اسکی اشعار جو نوحہ جناب سید الشہدا
مین تہے پسند جناب سیدہ ہوئے باقی قصہ اپنی جگہہ کتاب مرقوم اور کتب فریقین مین ہے
ساتوین بتحریر اخوند صاحب جلاء العیون مین اور تحفۃ الزائر مین اشہر و مشہور ہے
اور یہی بتحریر صاحب جامع عباسی بتعیین یکشنبہ تولد آغا امام موسی کاظمؑ مقام ابوا
مین کہ مابین مکہ معظمہ و مدینہ مشرفہ ہے سال ولادت اشہر سنہ ۱۲۸ ہجری بقولی سنہ ۱۲۹
اور کتاب ارشاد شیخ مفید مین سنہ ۱۲۸ ۔ ظاہرا منشاء اختلاف سنہ وہی تصور کرنا چاہئے
جو کہ وقوع تاریخ ہجرت سے تعلق رکہتا ہے کہ تنبیہہ عمل مین آئی ۔ حاکم زمان ولادت
مروان حمار تہا بنی امیہ مین کا تنبیہہ خلاصۃ الاعمال مین جو ۷ تاریخ مرقوم ہے ظاہرا
تصحیف ہے اور حاکم وقت بہی جو منصور دوانقی وہان مرقوم ہے سہو و غلطی معلوم ہوتی ہے

ف چوتہی تاریخ سنہ ۲۳ھ مین سید مرتضی بن سید علی سلطان علوی ماژندرانی نے
وفات پائی ۔ ۱۲ ۔ منہ ۔

کیونکہ از روے کتب تواریخ حکومت مروان بن مروان کہ مروان حمار مشہور تہا ظاہرہی ۱۳۲ھ مین - نام والدہ ماجدہ حمیدہ خاتون بربریہ ام ولد بقولی اندلس کے رہنی والی تہین نام فاطمہ کنیت ام اسحق ولادت مدینہ مشرفہ - جنات الخلود مین جو حاکم زمان ولادت ابراہیم بن ولید مرقوم ہے وہ بہی تصحیف ہم کما ظہر اور بہی بتحریر اخوند صاحب بقولی جلاء العیون اور بہی جنات الخلود مین جو شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام مرقوم ہے ظاہرا قول تصحیفی ہے اور بہی اس تاریخ بتحریر اخوند صاحب روز شنبہ شہادت حضرت امام رضا بروایت کفعمی قول منفرد ہے۔
آٹھوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین بقولی شہادت آغا امام رضا قول غیر مستند تصحیفی ہے **نوین** رسالہ مرقومہ مین بقولی شہادت آغا امام رضا قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے اور بہی اس تاریخ روز پنجشنبہ ۳۷ھ قریب شام جنگ صفین مین شہادت حضرت عمار یاسر ہے عمر ۹۳ برس اور صفوان اور سعید پسران حذیفہ بہی اس تاریخ شہید ہوئے دونو کو اُن کے باپ نے وصیت کی تہی کہ تم حضرت امیر کا وقت لڑائی کے ساتھہ دینا عبید اللہ بن عمر خلیفہ زادہ سنی صاحبان مالک اشتر کے سامنے سے اسی تاریخ بہاگ گئے جو کہتے تہے کہ خون عثمان طلب کرتا ہون اور مالک اشتر سر لشکر جناب امیر تہی دسوین تاریخ مسعودی مین سینون کے ہان اس تاریخ مالک اشتر روز جمعہ

۵ جسوقت خبر شہادت عمار معاویہ کو پہنچی اور لوگون نے کہا کہ پیغمبر نے فرمایا ہوا ہی کہ عمار کو گروہ باغیہ قتل کریگی اور وہ مارا گیا اس گروہ کی ہاتہہ سے سو معاویہ کہنے لگا کہ قتل کیا اسکو علی نے کہ وہ ساتہہ لائے حضرت نے جسوقت یہ بات سُنی تو فرمایا کہ کیا کہیگا معاویہ حق مین پیغمبر کے کہ جنگ احد مین حمزہ کو ساتہہ لیگئے تہے کہ وہ شہید ہوئے ۱۲

کو مشرف بفتح ہوئی تھے کہ عمرو عاص وزیر معاویہ نے فریب کیا کہ قرآن نیزہ و تیر باندہ کر چڑہائے اور اُس فریب سے لوگونکو لڑائی سے باز رکہا غرض شب جمعہ کو بڑی بہاری لڑائی ہوئی اویس قرنی وغیرہ ابرار ہمراہیان حیدر کرار شہید ہوئے **تیرہوین** تاریخ ابو الفدا مین اس تاریخ روز چہارشنبہ سنہ ۳۷ھ کو اقرار نامہ تقرر حکمین کا لکہا گیا **چودہوین** اس تاریخ سنہ ۲۴۲ھ کو تبریز مین رات کے وقت یعنی شب یا نزدہم زلزلۂ عظیم ہوا چالیس ہزار سے زیادہ لوگ ہلاک ہوئے **بہی** اس تاریخ سنہ ۶۵۶ھ بتحریر حمزہ اصفہانی وغیرہ قتل مستعصم ہے جو کہ سینتیسوان اخیر خلیفہ تہا عباسیہ کا **سترہوین** اس تاریخ سنہ ۴۹۳ھ روز سہ شنبہ مستعلی باللہ بن مستنصر شیعی اسمعیلی بادشاہ سادات مین سے فوت ہوا اور اسی تاریخ اُسکا بیٹا منصور الآمر باحکام اللہ ابو علی بادشاہ ہوا **بہی** اس تاریخ سنہ ۵۷۵ھ کو احمد المستعلی الی اللہ شیعہ اسمعیلی فوت ہوا **بہی** اس تاریخ شہادت آغا امام رضا دیکہنے مین آئی ظاہر التصحیف ہے بعض جدول مین **بیسوین** کتاب تاریخ شیخ مفید مین ہے کہ آغا امام زین العابدین نے مع اہل حرم شام سے رجوع کی طرف مدینہ منورہ کی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اس تاریخ مزار جناب سید الشہدا پر زیارت کو آئے اور زیارت پڑہی یہ پہلی زیارت پڑہنے والے ہین

ف تاریخ مسعودیہ مین ہے کہ جنگ صفین مین یکم صفر سے جناب امیر ہر روز ہر شخص کو میدان مین سردار کر کے بہیجتے تہے اور معاویہ اپنی جانب سے اسی طرح بہیجتا تہا مگر اس تاریخ خود جناب امیر میدان مین بمقابل معاویہ کے تشریف فرما ہوئے معاویہ کیا تاب لا سکتا بے تحاشا بہاگ گیا چنانچہ عمرو عاص طعنہ دیتا تہا لیکن چونکہ عمرو عاص بہی ایکدن اس سے بڑہ کر بذریعہ کشف مقعد جان بچا کر بہاگا تہا چنانچہ اسی جہت سے السر یۃ آزاد کردہ دبر کہلاتا تہا تو معاویہ صاحب اسکو طعنہ دیتے تہے معاویہ صاحب پانچوین خلیفہ تہے سنی صاحبونکے اور عمرو عاص وزیر تدبیر بالیاقت تہا کذا فی تہذیب الکمال و تاریخ الخلفاء ۱۲

حضرت کے مومنین مین سے اس مشہد کے۔ ثواب زیارت بہت مین کتب اعمال مین دیکھنے چاہئین اور زیارت اس دن کی علامات مومنین سے ہے۔ **اکیسوین** تاریخ حمزہ اصفہانی مین ۹۹ھ ہلاکت سلیمان بن عبدالملک ہے یہ آٹھوان خلیفہ تہا بنی امیہ کا جو کہ ۹۶ھ مین خلیفہ ہوا تہا اور تاریخ مسعودی مین بقولی یہ تاریخ روز جمعہ اور بقولی ۹ تاریخ مرقوم ہے اور حکومت دو برس نو مہینے اٹھارہ دن بہی اس تاریخ ازروئے تاریخ حمزہ اصفہانی ۳۳۳ھ کو فوت متقی بن مقتدر ہے یہ بیسوان خلیفہ تہا عباسیہ کا **بائیسوین** ازروے تاریخ ابوالفدا ۲۷۰ھ روز چہارشنبہ موفق باللہ عباسی فوت ہوا **تیئیسوین** ۱۳۲ھ ہجریہ اخوند صاحب ایک رسالہ مین حکومت بنی امیہ تمام ہوئی اور اولاد عباس کو پہنچی یعنی ابومسلم مروزی نے خراسان مین بیعت بنی عباس کے لیے لی اور عبداللہ سفاح خلیفہ ہوا۔ **چھبیسوین** اس تاریخ واسطے ساختگی لشکر جنگ رومیون کے پیغمبر خدا نے حکم فرمایا صاحب تحفہ نے اس تاریخ کو بتعین روز دوشنبہ لکہا ہے غلط ہے بلکہ ازروئے تحقیق محققین فریقین سہ شنبہ چاہیے **ستائیسوین** تحفہ عزیزیہ مین ہے کہ اس تاریخ اسامہ بن زید کو پیغمبر نے لشکر مرقومۃ الصدر کا سردار بنایا اور اس دن تعیین روز سہ شنبہ ہے لیکن حقیقت مین ازروے تحقیق چہارشنبہ چاہیے کہ تشریح اسکی انشاءاللہ ظاہر ہوگی یہ اسامہ پیغمبر کی آزاد کیے ہوئے غلام کا بیٹا تہا جسکا نام زید وہ شہید ہوئے تہے لڑائی مین وہ بہی سردار لشکر بموجب حکم پیغمبر ہوئے تہے یہ بہی رومیونکی لڑائی

۲۰؎ بیسوین تاریخ غیاث الدین تغلق شاہ ثانی فوت ہوا ۷۹۱ھ ملک رکن الدین وزیر نے اسکو مار ڈالا تہا یہ بادشاہ ۷۹۰ھ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین بیٹا تہا فتح خان کا۔ ۱۲ منہ۔

کی لئے امیر لشکر بنا کر بہیجے گئے تہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و سعد وقاص و عبد الرحمن
ابن عوف و ابو عبیدہ وغیرہم مقتدایان سنی صاحبان سب اُسامہ کی رعیت لشکری
بنا کر بہیجے گئی لیکن انجام کو سب نے نافرمانی کی مگر بعد وفات آنحضرت اُسامہ کو
امیر تعبیر کرتے تہے زبانی۔ اور یہی اس تاریخ جامع عباسی مین روز پنجشنبہ بقولی سنہ ۴۹
بقولی سنہ ۵۰ شہادت حضرت امام حسن ظاہرا اس تاریخ کی رات کو جسکی صبح اہلبیت مین
ہوئی سانحہ جانگداز سم پیش آیا کہ بعض نے ستائیسوین روایت کی اور واقعہ
صبح ۲۸ کو ہوا تجہیز و تکفین عمل مین آئی ف یہی اس تاریخ سنہ ۱۰۳۶ کو ابو المظفر
نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ بیمار ہو کر مر گیا لاہور مین اسکے بعد
اسکا بیٹا مرزا بلاقی ملقب بسلطان داور بخش بادشاہ بنایا گیا اس لئے کہ
شاہ جہان لاہور مین نہا سو شاہجہان آیا تو آصف خان نے اُس غریب کو
مار ڈالا اُسنے کل دو مہینے چند روز سلطنت کی اور جہانگیر ۸ ربیع الثانی
سنہ ۱۰۱۴ کو تخت نشین ہوا تہا آگرہ مین۔ اٹھائیسوین جامع عباسی مین
روز دوشنبہ سنہ ۱۱ وفات حضرت سرور کائنات اور جناب اخوند صاحب
بہی اور جناب غفران مآب بہی لکہتے ہین کہ اکثر علماے امامیہ کا یہی اعتقاد ہے
اور اگرچہ مشہور یہی ہے لیکن غفران مآب لکہتے ہین کہ بمصداق رب مشہور لا اصل له
بعد تنقیح و تحقیق تام محقق دوئم ربیع الاول روز دوشنبہ ہے کہ بیان اسکا مفصل
شرح حدیقہ مین ہے یہان بہی اپنی جگہہ درج ہوگا جس سے ظاہر و باہر ہوگا کہ یہ

ف یہی اس تاریخ قول مستحسن مین وفات عبد الواحد بن زید ہے جو رئیس تابعین
مین سنی صاحبون کے ہان مرید خاص حسن بصری سے معدود ہے۔ ۱۲ منہ

تاریخ غیر محقق ہے لیکن اعمال ہر حال مناسب و مفید۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ اس تاریخ
شدت بیماری نہایت ہوئی اور روز وصیت اور طلب قرطاس ہے جو کہ مخالفین کے
ہان حدیث صحیح بخاری و مسلم سے ظاہر ہے کہ کاغذ واسطے تحریر وصیت کے آنحضرت
نے طلب کیا اور منع کیا خلیفہ ثانی نے سنّی صاحبون کے اور پیغمبر کو ہذیان بتلایا اور
کاغذ نہ دینے دیا حتے کہ جب ابن عباس ذکر اس حدیث کا مسجد مین کرتے تھے اتنا
روتے تھے کہ سنگریزے زمین پر تر ہوجاتی تھی یعنی گویا کہ اسی دن پیغمبر کو موتہ جانا
عجب نہین کہ جن لوگون نے حال وصیت اور یہ حال قریب الموت سُنا روایت موت
اسی دن کی کی اور اس روایت نے شہرت پکڑی یا یہ خیال کیا کہ حکم کا نماننا
بھی حکم کو موتہ جاننا ہے کہ بحکم موت صاحب حکم ہے یعنی گویا مجازاً کہا کہ اسیدن
پیغمبرؐ نے وفات پائی اور سامع نے حقیقی سمجھہ کر روایت کی اور یہ تاریخ مشہور ہوگئی
اور علاوہ اسکے اُس رات حرارت مرض حضرت کو کمال تھی بعض بعض روایات سے
معلوم ہوتا ہے کہ مشکین پانیکی سر مبارک پر چھڑواتے تھے ناظرین نے جو مشکین پانیکی
جاتی دیکھین اور پہلی وصیت اور ردّ وصیت کا حال سُن چکے تھے اور تمام حال اظہار
بیہوشی بلکہ معاذاللہ حال انساب کلمات ہذیانی سُن چکے تھے لوگون نے یقین موت
کا جانا اور انہین سے جو شخص یہ حال سنکر اتفاقاً بیرون شہر چلا گیا کسی اور سے روایت
کی وہ کہین اور گیا اُسنے کسی اور سے روایت کی کہ شدہ شدہ کثرت سے شہرت
ہوگئی کہ یہ سبب ہی کثرت شہرت کا اس تاریخ کی چنانچہ ماہرین تجربہ کار حالات روزمرہ
پر ہویدا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بھی اس تاریخ سنہ ۵۰ھ از روئے کتاب تاریخ
شیخ مفید اور شرح حدیقہ غفران مآب شہادت جناب امام حسنؑ اور کتاب ارشاد

شیخ ممدوح مین صرف ماہ صفر سنہ مذکور اور تہذیب وکافی مین ماہ صفر سنہ ۴۹ اور
مصباح شیخ مین ۵۰ اور سن شریف ۴۷ برس تعبیر اظہر ہے جنات الخلود مین
تحقیق کرکے سن شریف ۴۷ برس ۹ مہینے ایکروز یا ۶ مہینے ۱۴ روز یا ۶ مہینے ۲۵ روز
یا ۶ مہینے ۲۷ روز یا ۶ مہینے ۲۲ روز یا ۵ مہینے ۱۵ روز اور کشف الغمہ مین ۴۷ برس
بلا ذکر کسرات ماہ وایام اور جلاء العیون مین یہ تاریخ بقول بعض مرقوم ہے اور سن شریف
بقولی ۴۹ برس بقولی ۴۵ برس اور زاد المعاد مین ہے کہ شیخ اور گروہ علمانے
یہ تاریخ لکہی ہے قیام مراسم تعزیت واعمال وزیارت لازم ہے اور باقی اقوال
اپنی اپنی جگہہ ظاہر ہون گے جناب غفران مآب مشہور بین العلما اس تاریخ اور
عمل براشہر اظہر لکہتے ہین اور سید العلما ہی اسے مشہور اور عمل بر مشہور کہتے ہین
بادشاہ حاکم وقت وفات معاویہ بن ابی سفیان جسنے جعدہ بنت اشعث سے زہر
دلوایا جو بی بی تہی حضرت کی۔ مدفن مدینہ منورہ مقبرہ جنت البقیع۔ کتاب نزل الابرار
سنی صاحبون مین ہے کہ باستماع خبر شہادت حضرت کی معاویہ نے بہت
خوشی کی اور سرور قلب ظاہر کیا ف سنیون کے ہان تاریخ ابو الفدا مین
۲۹ تاریخ اس مہینے کی ۴۹ھ بقولی ۵۰ھ ہے اور یہ کہ وصیت کی تہی حضرت نے
کہ میرے نانا کے پاس دفن کرنا اور وہان دفن نہونے دین تو بقیعہ مین دفن
کرنا سو مروان بن حکم معاویہ کی طرف سے حاکم تہا مدینہ مین اسنے جنازہ پر تیر
مارے اور مادر نامہربان بہی ہمراہ مروان تہین۔ سوا اسکے بعض جگہہ دیکہا
گیا کہ اس دن یہ بی بی خچر پر سوار تہین سو ابن عباس نے اُن کے حق مین یہ کہا ہے

تحملت تبغلت ولو عشت تفیلت لک التسع من الثمن وفی الکل تصرفت

ف مستدرک حاکم مین ہے کہ بعد شہادت حضرت حسنؑ بن علیؑ سب عورات بنی ہاشم
نے ایک مہینے تک نوحہ قایم رکہا اور روز شہادت سب لوگ مدینہ کے روتے تھے اور
سب نے بازار بند رکہے اور امام کی تمام بیبیون نے ایک برس تک سوگ رکہا تنبیہ
اختلاف ۴۹ھ و ۵۰ھ وہی سبب اختلافی مصرعہ ہجرت معلوم ہوتا ہے و ۵۱ھ
بسبب تصحیف سلخ جناب اخوند صاحب شہادت حضرت امام حسنؑ اس تاریخ
اشہر میان علمائے امامیہ لکہتے ہین بتعیین روز پنجشنبہ اور تفصیل سن و سال
اور گذرے اور بڑا پا چہٹا پا جناب حسنینؑ مین چہہ مہینے کا اور زندگانی حضرت امام
حسنؑ کے ساتہہ پیغمبرؐ کے سات برس اور بعد پیغمبرؐ کے جناب امیر کے ساتہہ ۳۰
برس یعنی کل ۳۷ برس زندگانی ساتہہ جناب امیر کی اور بعد جناب امیر دس برس
کل جسکی ۴۷ برس کہ غفران مآب بہی اسیکو اظہر لکہتے ہین ظاہر السرات غیر
مرعی ہے۔ بہی اس تاریخ چہارشنبہ کو قوم پر حضرت صالح پیغمبر کے عذاب
نازل ہوا ف از جملہ معجزات صالح یہ بہی ہے کہ جب اونٹنی کو پی کر ڈالا تو اوس کے
بچہ نے حضرت صالح کو خبر دی تہی کہ انپر عذاب نازل ہوگا کل کو سب کے مونہہ زرد
ہو جاوین گے اور پرسون کو سبز اور اترسون سیاہ اور عصر کے وقت مستاصل
ہو جائینگے سو یہی ہوا بہی اس تاریخ ۲۰۳ھ جلاء العیون مین اور تحفۃ الزائرین
بروایتے شہادت حضرت امام رضاؑ مرقوم ہے اور بروایت محمد بن سنان و دیگران
۲۰۲ھ بقولی ۲۰۱ھ بہی ف اور فصل الخطاب مین سنیون کے ہان بہی تاریخ
یافعی سے ایک قول مین اور تاریخ ابن خلکان مین بہی یہی تاریخ ہے اور بقولی
۲۰۲ھ اور شہادت زہر سے اور بعض روایات مین مسموم ہونا انگور سے اور

ابن حبان روز شنبہ آخر صفر ۲۰۳ھ لکھتا ہے اور انساب سمعانی مین آخر یوم ۲۰۳ھ اور اپنی ہان بہی دو نور دانتین مین یعنی مسموم ہونا انار مین یا انگور سے کہ مامون رشید شقی نے دلوایا۔ زوجہ حضرت کی ایک تہین اور جنات الخلود مین دو زوجہ ایک مدخولہ ایک غیر مدخولہ دختر مامون لکہی ہے باقی کنیزین ام ولد۔ اولاد حضرت کی بقولی ۴ پسر ۳ دختر بقولی صرف ۱۲ فرزند بقولی دس اور بقولی ۶ پسر یا ۵ پسر اور ایک دختر اور شیخ مفید ارشاد مین لکھتے ہین کہ سوائے حضرت امام محمد تقی کے کوئی اولاد نہین رہی تہی اس تاریخ از روے رسالہ اخوند صاحب ہلاکو خان نے کوفہ کو خراب کیا۔ امیر تیمور نے بہی اس تاریخ شام مین قتل عام کیا۔

نحس اکبر ۱ - ۱۰ - ۲۰ -

ربیع الاول

پہلی بتحریر شیخ مفید اس تاریخ شب پنجشنبہ ۱۳ بعثت کو پیغمبر خدا نے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ مشرفہ کے ہجرت کی اور اس رات کو جناب مولائے مومنین آنحضرت کی بچہونے پر آپکے جگہہ سوئے اور جاگزین ہوئے اور شرف جان نثاری و مواسات و جانشینی حاصل ہوا یہ شب مقام فخر و مباہات مولائے مومنین و موالیان مولائے مومنین کہ اس ادائے مراتب جان نثاری پر آیہ و من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ جناب امیر

ف چونکہ ہجرت اس مہینے مین ہوئی ہی اسی جہت کر اصل سال ہجرت اس مہینے سے بہی خیال کرتے ہین اور یہی جہت ہی کہ شہادت جناب سید الشہدا کو بعضے ۶۰ھ ہجری لکھتے ہین اور بعض جو شروع محرم سے حساب خیال کرتے ہین وہ ۶۱ھ رقم کرتے ہین و قس علی ہذا المحرم سے اخیر صفر تک جو سوانح ہین یہی جہت ہی بیشتر انہین اختلاف سنہ کو ۱۲۔ ف بہی اس تاریخ سنیون کے ہان وفات پیغمبر خدا ہی ۱۲۔

کی شان مین نازل ہے اور اسدن کفار تلاش مین آنحضرت کی بہت دوڑے
آنحضرت غار مین جاکر پوشیدہ ہوئے اور کفار غار کے پاس ہو ہو کر چلے آئے کچہہ نہ
پہچان سکے کہ یہان ہین اور کچہہ گزند اور رنج نہ پہنچا سکے آنحضرت نے انکی رنج رسانی
اور اذیت سی نجات پائی اور جناب امیر بہی مصئون و محفوظ رہی جبرئیل میکائیل
نے بحکم خدا تعالے رات بہر جناب امیر المومنین کی حفاظت کی یہ دن روز سرور
موالیان رسول و نفس رسول ہے باین حیثیت اور جو یہ خیال کیا جاوے کہ حضرت سی
وطن شریف مکہ معظمہ چہوٹا نفس رسول محل خوف ہلاکت مین رات بہر رہے تو رات
حزن کی بہی اس تاریخ ۲۶۰ھ مین بروایت مصباح شیخ شہادت حضرت امام
حسن عسکری اور قیام امامت حضرت صاحب العصر اور شیخ مفید کتاب ارشاد مین
لکہتے ہین کہ اس تاریخ حضرت بیمار ہوئے اور وفات ۸ تاریخ کو کہ تفصیل اسکی اس
تاریخ بیان ہوگی مگر اخوند صاحب اس تاریخ بہی زیارت مستحب لکہتے ہین عجب نہین
کہ بسبب شدت بیماری راوی نے شدت بیماری قریب الموت روایت کی سامع
موت سمجہا کہ اس جگہہ سی بہی حقیقت شہرت روایت وفات پیغمبر خدا نسبت ۲۸ صفر
کے کہ روز شدت بیماری تہا ظاہر ہے کما لا یخفی علی الفطن اللبیب دوسری
سنہ بروایت کشف الغمہ بحدیث ابی محمد عبد اللہ بن احمد بن خشاب مستند تا بہ حضرت

ف عسکری نسبت ہی طرف مواضع کی کہ اسمین عسکر سر من رای ہی جسے معتصم نے بنایا ہی عسکر کہتے ہین
لشکر کو جبکہ لشکر بہت ہوگیا اور بغداد مین تنگی ہوگئی لوگ اذیت پانے لگے تب اس جگہہ لشکر لیکر
آپڑا اور شہر بنایا اور نام اسکا سر من راے رکہا اور سامرہ بہی کہتے ہین اور عسکر بہی کہتے ہین
اسلئے کہ عسکر نے یہان نزول کیا کہ ۲۲۱ھ مین ایسا ہوا اور ابو الفتح ہمدانی کہتا ہی کہ سر من رای بضم سین بہی ہی اور بفتح بہی ہے

امام محمد باقرؑ اس تاریخ روز دوشنبہ وفاتِ حضرت سرور کائنات بتوثیق تمام جناب
غفران مآب تشریح و تحقیق تمام ہے بلکہ جناب ممدوح ۲۸ صفر مشہور کو ربِّ مشہور لا
اصل لہ لکھتے ہین اور بدلائل و براہین موثقہ و مسلمہ محققین فریقین باسانید و وجوہات
قابل قبول عقل سلیم و طبع مستقیم باستحکام تمام شرح حدیقہ مین رقم فرما ہین کہ نفس الامر
مین تحقیق و اعتبار اسیکا یقینی معلوم ہوتا ہے اور مخالفین کے ہان بہی سہیلی اور
یافعی اور ابن صلاح نے اسی تحقیق کو مرعی اور محقق لکہا ہے اور یہی سبب ہے کہ
محققین فریقین اسی تاریخ کو مرعی و مختار رکہتے ہین کہ مدار اسکا بالاتفاق تحقیق عید غدیر
کو بروز جمعہ ہے کہ ۱۸ ذیحجہ کی اور وفات پانا حضرت کا روز دوشنبہ کہ بلا خلاف فریقین
کے ہان ہے کہ اس صورت مین ہرگز ۲۸ تاریخ صفر کی نہین ہو سکتی اور نہ بارہوین
ربیع الاول خواہ ماہ ذیحجہ و محرم یا صفر ۲۹ دن یا ۳۰ دن کی کسیطرح لئے جاوین اور سن
شریف پیغمبرؐ کا ۶۳ برس بالاتفاق ہے کہ چالیس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور
بعد بعثت کے ۱۳ برس مکہ معظمہ مین اور دس برس بعد ہجرت کے مدینہ منورہ مین
کہ کل ۶۳ برس ہوئے اور اکثر لوگ ۱۰ھ ہجری وفات لکھدیتے ہین لیکن تصحیف ہے
بلکہ شروع ۱۱ھ ہجری صحیح ہے کما لایخفی علی الماہر الفطن ۔ مدفن حضرت کا مدینہ مشرفہ
حجرہ طاہرہ زمان وفات مین بادشاہت ہرقل **ف** تعداد ازواج پیغمبر خدا مین بہی
اختلاف ہے بعضون نے انتہاے تعداد پندرہ تک اور بعضون نے بائیس تک
لکھی ہین جن مین آٹھ غیر مدخولہ اور چودہ مدخولہ اور محقق دہلوی سنیون کے ہان بعد ذکر
اختلاف کے گیارہ متفق علیہ مدخولہ لکھتا ہے جنمین دو نے سامنے وفات کی اور نو
نے پیچھے کی تفصیل کتب مبسوطہ مین ہے ۔ **ف** تعداد اولاد امجاد پیغمبر خدا تین پسر چار دختر

کل، بقولی پانچ دختر کہ کل ۸ اور بعضے چار پسر پانچ دختر کل ۹ کہتے ہین جنمین دو دختر ربیبہ تہین اور بعضے کہتے ہین کہ ام المومنین خدیجہؓ کی بہن کی بیٹیان تہین کہ انہون نے اپنی متبنات کرلی تہین والتفصیل فی الکتب المبسوطہ اور سنیون کے ہان متفق علیہ دو پسر چار دختر کل چہہ اور باقوال مختلفہ چار پسر چار دختر یا تین پسر چار دختر یا پانچ پسر چار دختر یا چہہ پسر پانچ دختر کہ انتہائے تعداد گیارہ تک ہی۔ ف بتحریر حمزہ اصفہانی اس تاریخ ۵۵۵ھ مقتفی لامر اللہ بن مستظہر اکتیسوان خلیفہ عباسیہ مرگیا اور ابوالفدا مین ۳۳ھ ہین تیسری بتحریر ابوالفدا ۱۲۵ھ روز چہارشنبہ بعیت ولید بن یزید بن عبدالملک کہ یہ گیارہوان خلیفہ ہی بنی امیہ کا ظاہرا تین دن پہلے مرنیسے ہشام بن عبدالملک کے خلیفہ ہوگیا تہا اسکی حیات مین۔ ف بہی اسی تاریخ ۹۱ھ خواجہ بہاؤالدین محمد بن بخاری مشہور بہ نقشبند سنی صاحبان فوت ہوا عمر ۷۳ برس چوتہی از روئے کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ کی رات کو آنحضرت غار سے برآمد ہوئے اور مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی۔ اس غار کا نام ثور ہے کہ قریب ہی مکہ معظمہ کے پہاڑ مین مکہ سی باہر کہ تین دن تین رات غار مین حضرت پوشیدہ رہے۔ اور بہی اس تاریخ ایک سالہ اخوند صاحب مین ہلاکت یزید ہے عمر اسکی ۳۰ برس کی لکہی ہی اور ایام حکومت کچہہ کم ڈہائی برس یہ قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے۔ اور بہی اس تاریخ پیغمبر خدا مامور ہوئے واسطے قتال یہود کے اور بہی اس تاریخ ۲۶۰ھ از روئے کتاب تاریخ شیخ مفید شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور اسمین عمر حضرت ۲۸ برس کی مرقوم ہی ظاہرا یہ قول بطریقہ مخالفین ہے کہ خواجہ محمد پارسا فصل الخطاب مین یہی سنہ اور دہینا بتعین روز جمعہ لکہتا ہے مگر تاریخ مین اختلاف ہی بقولی ۷ بقولی ۸ بقولی سوا

اسکی پانچوین بتحریر اخوند صاحب بروایت کتاب ابن طلحہ اس تاریخ سنہ ۴۹ھ شہادت
حضرت امام حسنؑ اور کشف الغمہ مین بہی اسی روایت سے اور سینون کے ہان مستدرک
حاکم مین یہ تاریخ سنہ ۵۰ھ بروایت مسلمہ بن محارب ہی اور عمر ۴۶ برس اور بروایت
ابن واقد صرف ربیع الاول سنہ ۴۹ھ اور تاریخ الخلفائے سیوطی شافعی مین یہ تاریخ
سنہ ۵۰ھ بقولی سنہ ۵۱ھ بالجملہ ماہ ربیع الاول کی روایت مخالفین کے ہانکی معلوم ہوتی ہی
ف اور بہی اس تاریخ کی رات کو سنہ ۷۲۱ھ قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان
علاء الدین خلجی فوت ہوا یہ بادشاہ سنہ ۷۱۷ھ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین۔
چہٹی تاریخ ابوالفدا مین اس تاریخ سنہ ۱۲۵ھ ہشام بن عبد الملک ہلاک ہوا اور
فصل الخطاب مین وفات حضرت امام حسن عسکریؑ بقولی سنی صاحبون کے ہان
ساتوین بتحریر غفران مآب بحوالہ اسکے کہ بعضی تصنیفات اخوند صاحب مین
بقولی اس تاریخ شہادت حضرت امام حسنؑ ہے **تنبیہ** ظاہرا یہ قول مخالفین کے
ہانکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ فصل الخطاب یا رسا مین انکی ہان البتہ بقولی یہ تاریخ
ہی اور جلاء العیون وغیرہ رسالہاے اخوند صاحب مین کہین وجود اسکا نہین
پایا بہی اس تاریخ بعض رسالہ مین ولادت حضرت امام جعفر صادقؑ ہی ظاہرا
قول تصحیفی ہے بے اصل سترہوین کے ساتوین کسی صاحب نے لکہدی۔
بہی اس تاریخ تاریخ ابن خلکان مین بقولی سنہ ۲۹۶ھ راضی باللہ بن معتز متوکل بن معتصم بن ہارون

ف مراد اس تحریر سے از روے تحریر خلاصہ شرح حدیقہ جناب غفران مآب ہے لیکن
بعضے فتاواے جناب سلطان العلما سے واضح ہوا کہ مراد شرح مین ہفتم
صفر ہے ظاہرا صاحب خلاصہ کو اشتباہ واقع ہوا - ۱۲ منہ -

عباسی بجائے مقتدر عباسی خلیفہ ہوگیا بعد خلع مقتدر کے مگر صرف ایکدنرات رہا پہر
مارا گیا اٹھوین انرد دے جامع عباسی و شرح حدیقہ غفران مآب و ارشاد شیخ مفید و
تحفۃ الزائر و جلاء العیون و اتفاق کلینی و تہذیب روز جمعہ سنہ ۲۶۰ھ وفات حضرت امام
حسن عسکری اور اخوند صاحب لکہتے ہین کہ باتفاق اکثر مورخین کے اور بموجب کافی کلینی
یہ تاریخ اور سنہ ہین اور بقولی روز چہارشنبہ بقولی یکشنبہ بقولی جمعہ جنات الخلود مین
بقولی چارشنبہ اور یہ تاریخ اصح لیکن روز جمعہ باتفاق کلینی و تہذیب اور ارشاد مین
سن شریف ۲۸ برس اور سید العلما مجتہد العصر دام ظلہ بہی اس تاریخ کو کما قالہ جماعۃ
لکہتے ہین اور مدفن سرمن رائے اور آخوند صاحب شیخ ابن بابویہ قمی وغیرہ سے لکہتے ہین
کہ معتمد عباسی نے زہر دلوایا تہا اور سنیون کے ہان فصل الخطاب مین روز جمعہ اس تاریخ
یا چہٹے سنہ مذکور اور سوا اسکے بہی اور تاریخ ابن خلکان مین بہی دو قول ہین ایک
قول بہی تاریخ اور سنہ روز چہارشنبہ ایک قول مین یہ تاریخ لیکن ماہ جمادی الاول
سنہ مذکور المختصر کہ یہ تاریخ بالاتفاق اقوی معلوم ہوتی ہے۔ زوجہ صرف ایک ہتین
بظاہر ام ولد جو بیٹی ہتین یسوعا فرزند قیصر روم کی اور آل شمعون وصی عیسےٰ سے کہ
پیغمبر خدا نے انکا عقد عالم رویا مین انکی شہر ہی مین پڑہا تہا جیسے کہ روایت درباب
حضرت شہربانو عالم خواب کی نسبت باخباب سیدہ ہی انکی بہی ہی المختصر کہ یہ از خود
وقت ایک لڑائی کے پوشیدہ لشکر کی ساتھہ ہوئین اور قیدی اہل اسلام کی ہوئین
کہ حضرت امام علی نقی نے خرید والیا بقولی نام انکا نرجس خاتون بقولی صیقل بقولی کہ
کتب مبسوطہ مین تفصیل طویل ہے۔ اولاد حضرت کی صرف ایک پسر یعنی حضرت

ف بعض جدول مین جو معتز عباسی کے وقت مین وفات لکھی ہے محض غلط ہی کیونکہ وہ خود سنہ ۲۵۵ھ مین ہلاک

صاحب العصر والزمان بعضون نے ایک دختر بہی کہی ہے مگر نام بہی کہین معلوم نہین ہوا
ف سینون کے ہان بقولی وفات پیغمبر خدا اس تاریخ مگر وہان بہی غیر محقق ہے
ف بہی سینون کے ہان بقولی ہجرت پیغمبر خدا مکہ سے ۱۳ بعثت لیکن خلاف
جمہور قول شاذ اور بہی جنات الخلود مین بقولی ولادت حضرت امام زین العابدینؑ
مگر قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے۔ نوین اخوند صاحب وغیرہ اکثر محققین امامیہ تصریح
کرتے ہین کہ قتل عمر بن سعد محارب جناب سید الشہداؑ ہے یہ دن کمال سرور آل رسول
و موالیان آل طاہرہ کا ہے جبتک السیف قاتلان جناب سید الشہداؑ کا سر نہین آیا
عورات بنی ہاشم نے خضاب و روغن وغیرہ کا استعمال نہین کیا روز عید مومنین ہے
اور نفرین و برارت از اعداے آل یسین۔ اور بہی اس تاریخ بتحریر اخوند صاحب
بتصریح شہرت عوام شیعہ اور بہی کتاب اقبال علی بن طاوس سے بروایت علی
بن العلاے ہمدانی و یحیی بن جریح بغدادی بروایت احمد بن اسحق صاحب العسکریین
اس تاریخ قتل عمری ہویدا ہے باین تصریح کہ اگرچہ بنقل مورخین یہ قتل ۲۶ ذیحجہ ہے
لیکن از روے کتب معتبرہ یہ تاریخ مستند ہے کہ تفصیل اپنی جگہہ پر مشرح ہے
ف اور سنی صاحبون کے ہان بہی کتب حدیث مین یہ مہینا بہی اور تاریخ بہی
بلکہ اور تاریخین بہی پس و پیش اس تاریخ کی پائی جاتی ہین کیونکہ بموجب روایت مواہب
لدنیہ کہ اسمین خلافت انکی خلیفہ اوّل کی دو برس ۶ مہینے اور خلافت خلیفہ ثانی دس
برس ۶ مہینے چار دن مصرح ہے تو البتہ یہ مہینا ہویدا ہے اور در صورت وفات پیغمبر

ف بہی ۹ تاریخ ۳۷۵ھ منصور اسمعیلی شیعی ملقب بحاکم بامر اللہ پسر عزیز باللہ نزار پیدا
ہوا تہا قاہرہ مین کذا فی المجالس۔ ۱۲ منہ۔

دوئیم ربیع الاول یہ قتل ہ تاریخ اس مہینے کی اور درصورت وفات پیغمبرؐ ا یہ قتل ۱۳ اکو
اور درصورت وفات پیغمبر ۱۲ ا یہ قتل ۱۶ اکو اور درصورت وفات پیغمبرؐ ۸ یہ قتل ۱۲ اکو
اس مہینے کے ہویدا اور بموجب روایت حاکم کہ مستدرک مین ہے خاص یہی تاریخ نہم ہویدا ہے
کیونکہ اسمین بروایتے خلافت اول دو برس اور خلافت دوم دس برس مصرح ہے
تو ظاہر ہے کہ منشار خلافت کا وفات پیغمبر خدا سے ہے اور چونکہ ایک روایت مین آٹھوین
تاریخ ربیع الاول کے اُن کی ہان وفات پیغمبرؐ ہے تو ابتدائے خلافت اول روز نہم
ہو گی اور دونو خلافتونکی بارہ برس تمام ہونگی تو نوین ربیع الاول بیشک یہ قتل صادق کہ
یہ مطابق ہے روایت احمد بن اسحٰق سے جو کہ اوپر لکھی گئی اور جنات الخلود مین بقولی
دہم بھی مرقوم ہے لیکن غیر مستند تنبیہہ بھی بعض تفاسیر مین دیکھا گیا سنی صاحبونکے
ہان سے کہ زندگانی پیغمبر خدا بعد روز غدیر و نزول آیہ یاایہا الرسول بلغ ۸۱ یا ۸۲ دن
ہوئی تو اس حساب سے بھی بموجب انہین کے مذاق کی اور نظر بر روایت مستدرک
حاکم مرقومۃ الصدر یہی نوین تاریخ ظاہر ہوتی ہے تو تعجب صاحب تحفہ کا اپنی تحفہ مین
روایت احمد بن اسحٰق سے کہ کتب امامیہ مین ہے اور نسبت جہل لگانی صاحب تحفہ
کی علمائے امامیہ کو خالی از تعصب و عناد یا جہل یا تجاہل نہین کیونکہ وہی آتش در کاسہ
انکے ہان بھی موجود اور حقیر مولف کے نزدیک ارشاد امام بروایت احمد بن اسحٰق کہ
بتفصیل کتب امامیہ مین ہے ظاہراً یا باعتبار حقیقت و مجاز دونو کی نسبت ہے کہ ایک ظاہری عاید
و مقاتل ایک سبب اور باعث حقیقی قتال اور جرأت مقاتلین کذائی کا یا کچھ تعجب نہین کہ

ف اور بھی ۹ تاریخ ۶۵۶ھ بتحریر حمزہ اصفہانی و خلاصۃ التاریخ فوت مستنجد باللہ بن مقتفی عباسی ہے جو
تیسوان خلیفہ عباسیہ تہا ابو الفدا مین ۵۶۶ھ ہین - ۱۲ منہ

راوی نے روایت ہمنام بنام اصل نام تعبیر کے بی ثبوت کے جو سامع اصل نام سمجھا یا
اصل راوی نے سہو سے اشتباہ کیا وہذا کثیر الوقوع فافہموا وتدبروا **دسوین** کتاب
تاریخ معتبرہ جامع عباسی مین اس تاریخ حضرت خدیجہ کبریٰ صدیقہ ام المومنین
سے آنحضرت نے تزویج کی اُسوقت سن شریف حضرت ۲۵ برس کا اور سن شریف
حضرت خدیجہ چالیس برس بقولی ۲۶ برس اور ظاہر ہے کہ یہ سنہ ۲۵ عام الفیل تھی اور
جنات الخلود مین سن شریف ۱۵ سالہ از روئے تصحیف ہے۔ **اور بھی اسی تاریخ**
سنہ عام الفیل مین حضرت عبد المطلب جد امجد آنحضرت نے وفات پائی اُسوقت
سن شریف پیغمبر خدا اٹھ برس کا تھا بھی ایک جدول جناب غفران مآب مین
بقولی شہادت حضرت امام حسن عسکری قول تصحیفی ہے **گیارہوین** روز پنجشنبہ
بروایت شیخ ابن بابویہ تولد آغا امام رضا سنہ ۱۵۳ پانچ برس بعد شہادت حضرت امام
جعفر صادق کے اور باتفاق ارشاد وکافی وتہذیب صرف سنہ ۱۴۸ اور بھی اخوند صاحب
بقولی روز جمعہ لکھتے ہین اور جنات الخلود مین بقولی جمعہ بقولی شنبہ بھی ہے اور
نام والدہ ماجدہ مسماۃ نجمہ وبقولی داری وہی اور لقب شقرا بقولی نام کلیمہ بہر تقدیر
ام ولد تھین رہنے والی نوبہ کی کنیت ام البنین ام السبطین اور بعضے سکن النوبہ اور بعضے خیزران اور
بعضے تکتم کہتے ہین اور بعد تولد حضرت کی طاہرہ نام رکھا گیا تھا اور حاکم وقت منصور
دوانقی تھا سنہ ۱۴۸ امین تنبیہہ خلاصۃ الاعمال مین جو حاکم وقت امین بن ہارون رشید

ف اور بھی اس تاریخ یعنی ۸ اسینون کے ہان بقولی غیر محقق وفات پیغمبر خدا۔۱۲۔ ف تاریخ ابن خلکان
مین ۱۴ تاریخ سنہ ۱۷۹ کو فوت مالک امام سنی صاحبان اور تولد سنہ ۹۵ ہے تحریر محقق دہلوی۔ ۱۲۔ منہ ف اور بھی
ایک قول مین ۱۱ تاریخ سنیون کے ہان وفات حضرت ابراہیم صاحبزادہ پیغمبر خدا ہے ۱۲ منہ۔

مرقوم ہی ظاہر التصحیف یا غلطی معلوم ہوتی ہے بیشک - مقام تولد مدینہ مشرفہ
اور بہی سینون کے ہان فضل الخطاب مین روز پنجشنبہ یہی تاریخ و ۸۳ھ مین پانچ برس
بعد حضرت امام جعفر صادقؑ کے اور بقولی جمعہ اور بقولی ساتوین بقولی چہٹی شوال
بقولی آٹھوین شوال سنہ مذکور اور بقولی ۸۶ھ اور بہی اس تاریخ ۹۶۳ھ کو نصیر الدین
محمد ہمایون بادشاہ بن بابر بادشاہ تیموریہ قلعہ کہنہ مین اوترتے ہوئے کوٹھے سے گر پڑا
مرگیا یہ دو دفعہ بادشاہ پہلی ۹۳۷ھ مین اپنے باپ کے مرنیسے بادشاہ ہوا دہلی مین پہر
شیر شاہ پٹہان سے شکست کہا کے بادشاہ ایران کے پاس گیا مدد چاہی پہر انکی
مرحمت اور دستگیری سے ۹۶۲ھ مین سکندر شاہ پٹہان کو شکست دی اور نئے
سرسے سلطنت پائی بارہوین ازروے کتاب تاریخ شیخ مفید پیغمبرؐ خدا بعد ہجرت
داخل مدینہ منورہ وقت زوال شمس ہوئے اور بہی بعض روایت مین اس تاریخ
۱۳۲ھ ہجری مین حکومت بنی امیہ زائل ہوئی کہ دشمنان اہلبیتؑ تہے یہ سبب فضیلت
و مسرت دوسرا ہے - اور بہی تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ مقتدر جوکہ بعد خلع
خلافت وقت فرصت دیکہتا تہا آخر غالب آیا اور اس تاریخ روز پنجشنبہ ۲۹۶ھ متوکل
بن معتصم بن ہارون کو قتل کرڈالا جسکو بعد گرفتاری کے مونس خادم کو سپرد کیا تہا
اور قول صحیح یہ ہی کہ گلا گہونٹ کر مار ڈالا یہ متوکل کمال دشمن خاندان اہلبیتؑ تہا اور بہی
بروایتے منفردہ از محمد بن یعقوب کلینی کہ ظاہر الطریقہ مخالفین ہے ولادت باسعادت
پیغمبرؐ خدا ہے کہ ہمارے علما کا اسپر عمل نہین کہ وہ موافق روایات مخالفین کے ہی
کہ اکثر سینون کے نزدیک ولادت پیغمبرؐ خدا اس تاریخ ہے اور بعضے قول مین
آٹہوین انہین کی ہان اور دسوین اسی مہینے کی اور قول شاذ مین ماہ رمضان بہی

وہان ہی اخوند صاحب لکہتے ہین کہ یہ تاریخ اگرچہ خلاف مشہور علمائے امامیہ ہے لیکن
بعضے ارباب حساب بفحوائے بعضے از روایات اسکو اظہر جانتے ہین تو روزہ اور
غسل وزیارت واعمال اسدن بہی عمل مین آئین تو قریب باحتیاط مین بہی اس
تاریخ از روے کافی کلینی وکشف الغمہ ظاہرا بروایت تحفۃ العقین وفات پیغمبر خدا ہی
کو ہان البتہ اس تاریخ کو شہرت زیادہ ہے مگر محقق اصح اقوال اُن کے ہان بہی
دوسری ہے کما فی نکت ابن الصلاح وغیرہ جیساکہ سابق اشارہ ہوا تنبیہہ
صاحب تحفہ جواب مطاعن تحفہ مین اور محقق وغیرہ بارہوین دوشنبہ لکہتی ہین
قطع نظر حساب و رود راز اور خیال ۸ ازیجہ روز جمعہ مسلمہ فریقین کے خود اُن کے
اپنی تحریر متضادہ ومتہافتہ سے بے اصل ومستدرک ظاہر ہے کیونکہ وہ خود طعن سیوم
مین اپنی خلیفہ اول کے ۲۶ صفر بتعین دوشنبہ یوم صدور حکم ساختگی لشکر جنگ
روم اور ۲۸ صفر بتعین چہارشنبہ یوم مرض پیغمبر خدا لکہتے ہین اور پہر اسی جگہہ
چند سطر بعد دہم ربیع الاول بتعین شنبہ اور دوازدہم بتعین دوشنبہ رقم فرما ہین
حالانکہ ادنی غور وتامل اور تہوڑی فکر سے ظاہر ہے کہ چہارشنبہ ۲۸ صفر تہا تو در
صورت چاند ۲۹ کے غرہ ربیع الاول جمعہ ہوگا اور درصورت ۳۰ کے چاند کے غرہ شنبہ
اور صریح بات ہے کہ جمعہ جمعہ آٹہہ شنبہ نو یکشنبہ دس دوشنبہ گیارہوین ہوتی ہے
یا شنبہ شنبہ آٹہہ یکشنبہ نو تو دوشنبہ دسوین ہوتی ہے پہر کیف یہ دوشنبہ بارہوین کسی طرح

ف اس تاریخ ۱۲ سنہ ۹۵۲ کو فرید خان ملقب شیر شاہ بن حسن خان پٹہان کالنجر کے قلعہ کی لڑائی مین مرگیا
یہ سنہ ۹۴۶ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین مدفن اسکا سہسرام ۔ ۱۲ منہ ف اور بہی بعضی فی العقین مین اس تاریخ
یعنی ۱۲ کو روز مبعث بہی کہتے ہین اور عمر اسوقت ۴۰ برس ۶ دن کم کہتے ہین ۔ ۱۲ منہ ۔

ہنین ہو سکتی اور شنبہ دسوین ہنین ہو سکتی بموجب اپنی تشریح خود صاحب تحفہ کی
کہ کچہہ احتیاج اسمین طول طویل حساب یا حوالہ تحقیق و تدقیق کسی اور محقق کی ہنین
اور یہ تضاد و تہافت و اضطراب تحریر صاحب تحفہ کسیطرح ہنین مٹ سکتا مگر البتہ
ایک حالت مین کہ ماہ صفر مثل ماہ فروری عیسائیان ۲۸ دنکا قرار دیا جاوے بمقولہ
لو کان علی دین ابن مریم فافہموا و تدبروا تنبیہہ دیگر صاحب تحفہ اسی طعن مین ایک
اور بہی بڑی غلطی کر گئے ہین کہ موجود شئی کا قاطبتہً انکار کر بیٹھے ہین وہ یہ ہی کہ صاف
لکہتے ہین درباب متخلفین جیش اسامہ کہ وجملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز در کتب اہلسنت
موجود نیست۔ حالانکہ کتب کثیرہ و معتبرہ سنت جماعت مین صاف موجود ہے
چنانچہ عبارت مقام حاجت کتاب ملل نحل شہرستانی سے بعینہا نقل کیجاتی ہے
جو کہ ذیل مقدمہ رابعہ مین موجود ہے الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال جہزوا جیش اسامۃ
لعن اللہ من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ و اسامۃ قد برز من المدینۃ
و قال قوم اشتد مرض النبی الخ کہ حقیر نے ان کی خاص کتبخانہ کی اور نظر گذشتہ
اُن کی کتاب سے یہ عبارت نقل کی کہ بالکل اعتبار انکی صادق اللہجگی کا کہوتی ہے
اور عقیل فہیم پر اسی جگہہ سے بمجواے مضمون قیاس کُن ز گلستان من بہار مرا
ظاہر ہوگا کہ جتنے نسبتین اس قسم کے علمائے امامیہ کو صاحب تحفہ دیتے ہین اور اس
قسم کے دعوے اور جواب پیش کرتے ہین اسی قبیل کے ہین کہ تفصیل اُسکی کتب
مبسوطہ سے ظاہر ہو سکتی ہے فافہموا و تدبروا۔ **چودہوین** از روئے کتاب تاریخ
شیخ مفید و تحریر اخوند صاحب شیخ طوسی سے یزید بن معاویہ اس تاریخ سنہ ۶۴ ہجری کو
واصل بجہنم ہوا اور بتصریح شیخ اُسوقت عمر اُسکی ۳۸ برس کی تہی یوم سرور آل رسول ہے

اور بہی اسی تاریخ ۶۳۳ھ سنی صاحبونکی خواجہ قطب الدین مشہور خواجہ قطب صاحب
کی وفات ہی جنکا مزار سات کوس دہلی سے ہی بعض بعض کہنہ سال خادمون سے
وہانکی سنا گیا کہ ان خواجہ صاحب کی خفیہ تلقین اپنی مریدون کو دعائے صنمی قریش تہی
اور یہ سلسلہ اور طریقہ پیری مریدی کا محض تقیہ تہا اور اخیر کی مقولات اُن کی
تحریری بہی بموجب مذہب حقہ دیکہے گئے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال سولہوین
از روے تاریخ حمزہ اصفہانی و ابو الفدا اسی تاریخ ۳۲۹ھ راضی باللہ بن مقتدر
فوت ہوا یہ بیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا یہ ۳۲۲ھ مین خلیفہ ہوا تہا سترہوین
بتصریح اخوند صاحب و شیخ مفید وغیرہ از روے احادیث معتبرہ بتحریر اجماع علمائے
امامیہ سلف و خلف ولادت باسعادت پیغمبر خدا اشہر و اظہر اسی تاریخ موافق
۱۷ شباط ماہ رومی و بقولی موافق نیسان رومی و بقولی ۲۰ اسکی سال عام الفیل
کو محقق ہی اور بہی مشہور بین الفقہا روز جمعہ وقت طلوع شمس بقولی طلوع فجر اور
بقول مخالفین روز دوشنبہ قریب غروب آفتاب ہی لیکن بموجب احادیث اہلبیت
یہ دن محض غلط ہی جیسا کہ حدیث حضرت امام موسی کاظم سے لکہا گیا یاد رہے کہ اہنی
ہان جو بعضے علما روایت تولد دوشنبہ لکہتے ہین بطریقہ مخالفین ہے کہ بعضے سمین
دہو کا کہاتے ہین اور کتاب ابن قولویہ سے پینتالیس دن بعد ہلاکت اصحاب الفیل کے

تاریخ الخلفائی سیوطی شافعی مین منتصف ماہ و سنہ مسطور اور تاریخ ابو الفدا وغیرہ مین بہی مطابق اسیکے ہی اور
مدت حکومت تین برس آٹہہ مہینے لکہے ہین اور بیعت معاویہ بن یزید کی بہی اسی دن ہی اور خلافت تین
مہینے اور بقولی چالیس دن اور پہر خلع خلافت اور تاریخ الخلفا مین بقولی دو مہینے ہین ف تاریخ الخلفا مین ہی کہ
چودہ دن ربیع الاول کے باقی تہے کہ ہارون رشید شقی خلیفہ ہوا نزدیک مرنے اپنی بہائی ہادی کی اور اسی

اسدن اور اس تاریخ اور بقولی تیس دن بعد اور بقولی خاص روز ہلاک اصحاب الفیل ملامعین مخالفین کے ہان بقولی بعد پچاس دن بقولی بعد چالیس دن بقولی بعد دو سال و دو ماہ بقولی زیادہ اس سے لکہتا ہے مگر تحقیق معتبر قوی خاص روز واقعہ اصحاب الفیل۔ اور کتاب تاریخ شیخ مفید اور جامع عباسی مین وقت تولد طلوع فجر یوم جمعہ اور محمد بن یعقوب کلینی وقت زوال لکھتے ہین ف بعض نے زمان تولد حکومت نوشیروان لکھی ہے کہ سات برس اسکی سلطنت کے رہے تہے و بقولی سال ۴۲ اور مہینے ۷ ملک کسریٰ کو گذرے تہے اور بعضے حکومت ہرمز پسر نوشیروان کہتے ہین شیخ طبرسی بعد ۴۲ سنہ جلوس نوشیروان لکھتے ہین اخوند صاحب لکھتے ہین کہ یہہ قول موید ہے اُس روایت کا کہ آنحضرت فرماتے تہے کہ ولدت فی زمن ملک عادل یا سلطان عادل یعنی مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون۔ اور تولد حضرت کا شعب حضرت ابیطالب مین ہے کہ مکہ مین مشہور ہے خاص گھر حضرت عبد اللہ والد ماجد پیغمبر خدا کا کہ پہر حضرت نے عقیل بن ابیطالب کو بخشا ۶۰۰۰ برس ۴ مہینے ۷ روز حضرت آدم کی وفات کو گذرے تہے اور بروایتے ۶۰۰۰ برس ۴ مہینے ۷ دن و ۱۲۰۱ تاریخ اسکندری المختصر کہ یہ تاریخ روز سرور موفور عظیم البرکت ہے

ف اور سینون کے ملامعین صاحب معارج لکھتے ہین کہ ولادت باسعادت ایک طائفہ ماہ رمضان مین لکھتا ہے اور قرار نطفہ طیب شب عرفہ ایام مزدلفہ و مدت حمل قطعی پورے نو مہینے اور یہ بہی لکھا ہے کہ کفار اوس زمانہ مین حج ماہ جمادی الثانی مین کرتے تہے تو اس سے نو مہینے ماہ ربیع الاول مین تمام ہوتے ہین یعنی نو مہینے کے توفیق سے بہی ماہ ربیع الاول ہی ہوتا ہے ۱۲۔ منہ۔

ثواب استحباب صدقہ و زیارت و روزہ وغیرہ اعمال کتب اعمال مین دیکھنے چاہئین
کہ اہلبیت طاہرہ اس دن کو بہت مبارک روز مسرت کا جانتے تھے۔ والدہ
آپ کی آمنہ بنت وہب ہتین اور والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب حمل مین
چھوڑ کر انتقال کر گئے بعد تولد والدہ نے انتقال کیا اور بقولی وقت وفات والد ماجد
۷ مہینے کے تھے اور وقت وفات والدہ ماجدہ چھ برس کی عمر شریف تھی اور مادر
رضاعی یعنی دودہ پلانے والین آپ کی ایک تو ثویبہ زوجہ ابی لہب اور بقولی زوجہ
حارث بن فہد اور ایک حلیمہ سعدیہ کہ حضرت حمزہ کو بھی دودہ دیا تھا مگر دودہ
حضرت نے حلیمہ کا حقیقت مین پیا ہے اور بھی اس تاریخ روز دوشنبہ ۸۳ھ
ولادت حضرت امام جعفر صادقؑ اور سید العلماء دام ظلہ بھی اسی اشہر کہتے مین
اور باتفاق کلینی وتہذیب ۸۳ھ اور شیخ مفید ارشاد مین ۸۶ھ اور ولادت مدینہ منورہ
اور بقولی روز یکشنبہ جنات الخلود مین اور رفع الغین کے ہان فصل الخطاب اور تاریخ
بخاری مین ۸۰ھ۔ نام والدہ ماجدہ قریبۃ المکنناۃ بہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن
ابی بکر۔ تولد مقام ابوا درمیان مکہ و مدینہ کہ وہان قبہ شریفہ حضرت آمنہ والدہ پیغمبر خدا
ہے عہد حکومت عبدالملک بن مروان وبقولی ابراہیم بن ولید کہ ظاہرا حکومت
مدینہ رکھتا تھا۔ اور بھی جناب آخوند صاحب لکھتے ہین کہ بعض روایت سے ہے کہ

ف اور بھی ۱۷ تاریخ ۹۰۰ھ ناصر الدین محمد شاہ بن فیروز شاہ بیمار ہو کر جالیسر مین مرگیا یہ ۱۹ رمضان
۷۹۲ھ مین تخت نشین ہوا تھا اسکے بعد سکندر شاہ اسکا بیٹا بادشاہ ہوا کہ وہ صرف
ایک مہینے چند دن بادشاہ رہا۔ ۱۲ منہ

ف سترہوین تاریخ ۶۵۳ھ ابو الفدا وفات معد بن اسمعیل لکھتا ہے۔ ۱۲۔ منہ

معراج اس تاریخ کی رات کو بھی ہوئی بلکہ بعض بعض احادیث مین تعدد معراج ایکسو ستر بار تک ہے کبھی مکہ مین کبھی مدینہ مین اور بھی اس تاریخ ۸۱۳ھ کو وفات سید اسمعیل امیر اصیل الدین عبد اللہ حسینی الدشتکی الشیرازی صاحب تالیفات عالم محدث شیعی منتخب دوران تھے۔ اٹھارہوین اخوند صاحب لکھتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے نمرود سے لڑائی کی حقتعالی نے پشہ بھیجا کہ نمرود کو بھگا دیا اور ہلاک کیا اور بھی تاریخ الوالفدا اور حمزہ اصفہانی مین اس تاریخ ۲۲۷ھ وفات معتصم باللہ ابن ہارون رشید یہ آٹھوان خلیفہ عباسیہ کا ۲۱۸ھ مین ہوا تھا اور واثق کی بیعت اسی دن ہوئی بھی ایک جدول مین کتاب فتاوای جناب مجتہد العصر دام ظلہ کی اس تاریخ شہادت حضرت امام حسن عسکری مرقوم دیکھی ظاہر التصحیفا و تصحفاً ہے انیسوین قاضی صاحب لکھتے ہین کہ اس تاریخ معد بن اسمعیل الملقب المعز الدین اللہ کہ سادات علویہ مین سے بادشاہ تھا ۳۶۵ھ مین فوت ہوا ۲۵ برس ۳ مہینے حکومت کی بیسوین ابوالفدا مین اس تاریخ ۳۲۹ھ کو بیعت متقی باللہ بن مقتدر کی ہوئی یہ اکیسوان خلیفہ عباسیہ کا تھا بائیسوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین بہشت اس تاریخ طیار ہوا کہ تین سو برس مین بنایا تھا اور بھی تاریخ الوالفدا اور حمزہ اصفہانی مین ۲۸۹ھ کو اس تاریخ معتضد باللہ عباسی فوت ہوا یہ سولہوان خلیفہ عباسیہ کا تھا جو ۲۷۹ھ مین خلیفہ ہوا تھا

ف اس تاریخ جامع عباسی مین بقول بعض وفات پیغمبر خدا اس تاریخ مرقوم ہے لیکن ظاہرا مراد اس بعض سے قول مخالفین ہے کہ وہان بھی ضعیف بلکہ شاذ ہے۔ ۱۲ منہ ف ۱۸ انیسوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین حضرت داؤد اس تاریخ جنگ جالوت کو گئے ۱۲۔ ف ۱۹۔ اور بھی اس تاریخ کی شبکو محمد بن عبد الملک زیات فوت ہوا جسے متوکل نے قید کیا چوبی تنور مین ۲۳۳ھ۔ ۱۲۔ منہ

تئیسوین ازروئے تاریخ حمزۂ اصفہانی اس تاریخ ۲۵۵ھ موت مستظہر باللہ بن مقتدی
کہ اٹھائیسوان خلیفہ عباسیہ کا ہی اور ابو الفدا سولہوین تاریخ ربیع الآخر لکھتا ہے۔
چوبیسوین شب کو اس تاریخ ۲۴۸ھ بیعت مستعین بن معتصم عباسی ہی تاریخ
ابو الفدا مین اور بھی ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہی کہ حضرت موسیٰ نے عوج
بن عنق کو مارا پچیسوین اس تاریخ ۲۴۸ھ مستنصر باللہ بن متوکل عباسی مرگیا
یہ گیارہوان خلیفہ عباسیہ کا ہے یہ ۲۴۷ھ مین خلیفہ ہوا تھا مگر تاریخ ابو الفدا مین
پچیسوین صفر مرقوم ہے اور مدت خلافت دونو کی ہان چھہ ماہ دو دن ہرچند صحت
مدت مرقوم دونو سے بُعد رکھتی ہی لیکن تاہم ربیع الاول نسبت بصفر قریب القیاس
اس مستنصر کو بعضے منتصر بھی لکھتے ہین ازروے تحریر اخوند صاحب بحوالہ تہذیب
شیخ طوسی بتعبیر آخر این ماہ ۳ھ ہجری ولادت جناب سید الشہدا مگر قول خلاف
مشہور لکھتے ہین اور شیخ بہائی اسی قول کو مقدم لکھتے ہین کہ ظاہرا اُن کے
نزدیک ترجیح اسکو ہی اور باقی اقوال بعض بعض کر کے کہ اپنی جگہہ مرقوم ہونگے
تنبیہہ ظاہرا قول تو اس تعبیر آخر مین تصحیف ہی کہ اسی جہت کر آخر کو سلخ ہوگیا
کیونکہ کتب حدیث اور تحریرات سید العلما دام ظلہ سی تعبیر اواخر ہویدا ہی کہ یہ بھی
ایک انہین تصحیفات سی ہے جنکا اشارہ مقدمہ مین ہوا دسری جناب سید العلما
صومیہ مین لکھتے ہین کہ ولادت حضرت امام حسینؑ بتاریخ سیوم شعبان علی الاشہر
اور بعض نے پانچوین کہی ہے اور بعض نے اواخر ربیع الاول قرار دی ہی اور قول اول

ف اور بھی مجالس مین ہی کہ پانچ دن باقی تھے ربیع الاول کے ۴۳۶ھ کو سید مرتضی علم الہدی بن
الحسین بن موسی بن محمد بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم نے وفات پائی یہ علمائے کبار امامیہ سے ہین اعلی اللہ مقامہ

یعنی سیوم شعبان کو ترجیح ہی کہ والد ماجد یعنی جناب غفران مآب نے اسیکو تحقیق کہا ہی اور نظر بر ولادت جناب امام حسینؑ اس سیوم شعبان کو لازم ہے کہ ولادت امام حسنؑ اواخر محرم مین ہو کیونکہ چہہ مہینے دس دن کا فاصلہ دونون صاحبون مین ہی لیکن آخوند صاحب روایت ولادت امام حسنؑ ماہ محرم مین غیر مرتبہ الاستناد بحار مین لکھتے ہین اسی لئے غفران مآب نے فرمایا ہے کہ روایت ولادت حضرت امام حسینؑ اواخر ربیع الاول مین موید اس قول آخوند صاحب کی ہی لیکن جمہور خلاف اسکی اور مستند مشہور اصح اور اوضح ہے الحاصل از بس ہویدا ہی کہ بالفرض اگر روایت اواخر ربیع الاول اعتماد بہی کیجاوے تو بہی سلخ تو کسی طرح نہین بلکہ باعتبار چہہ مہینے دس دن کے فاصلہ کے ۲۵ تاریخ یا ۲۶ تاریخ ہوگی اسلیئے حقیر نے اس تاریخ مین اس احتمال کو لکہا نہ سلخ مین کہ وہ صاف تصحیف ہی لیکن حقیر کے نزدیک بہی اقوی ولادت جناب سید الشہدا ماہ شعبان ہے۔

ستائیسوین بقولی معراج آنحضرت جنات الخلود مین مرقوم ہے۔ سلخ بموجب ایک رسالہ آخوند صاحب کے کشتی نوح ذی کوہ جودی پر قرار پکڑا اور بہی اس تاریخ ۳۵۸ھ وفات حسینؑ بن عبداللہ لقب جسکا ناصر الدولہ حکام فرقہ شیعہ سے ہی یہ وہ ناصر الدولہ ہی جسکے نام شیخ مفید نے رسالہ مبحث امامت لکہا ہے۔ نحس اکبر ۴۔ ۱۰۔ ۲۰۔

ربیع الثانی

چہارم تحفۃ الزائر مین بقول شیخ شہید روز شنبہ اور از روے جامع عباسی و شرح حدیقہ و جلاء العیون بقول بعض روز دوشنبہ اس تاریخ ۲۳۲ھ ہجری ولادت حضرت امام حسن عسکری

ف زاد المعاد مطبوعہ لکہنو پر ۲۶ تاریخ اس مہینے کے بقولی وفات حضرت ابو طالب ظاہرا قول تصحیفی ہے ۱۲۔

ف روز شنبہ ۲۹ تاریخ ۸۹۵ھ مسلخ وفات خواجہ احرار سیناں ہے سمرقند مین کہ بہت مشہور ہی عمر ۸۹ برس ۱۲ امنہ

اگرچہ یہ قول چندان قوت نہین رکہتا لیکن زیارت مستحب ہے ف قول مستحسن مین سنی صاحبون کے ابی اسحق چشتی کی وفات اس تاریخ ہی ظاہر القلب چشتی اور یہ نسبت اسی جگہہ سے حادث ہی پانچوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہی کہ متوکل ہلاک ہوا اسکی بیٹی منتصر نے اسے مارڈالا اور بہی اس تاریخ روز یکشنبہ ۳۴۶ھ کو بیعت اسمعیل الظافر باللہ کی ہوئی یہ سادات مین بادشاہ ہوا اور اسی تاریخ ۵۱۵ھ مین تولد ہوا تہا۔ چہٹی ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہی کہ جعفر دوانقی نے اس تاریخ بغداد بنایا اور بہی اس تاریخ ۱۲۵ھ تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہے کہ ہشام بن عبد الملک ہلاک ہوا جو گیارہوان خلیفہ بنی امیہ تہا ۱۰۵ھ مین خلیفہ ہوا تہا ساتوین ایک رسالہ آخوند صاحب مین ہی کہ اس تاریخ ایام ولید مین فتح کابل ہوئی آٹھوین تحفۃ الزائر مین مشہور بقول شیخ طبرسی اس تاریخ روز جمعہ ۲۳۲ھ اور غفران مآب بمقولہ شیخ اس تاریخ ولادت حضرت امام حسن عسکری کو اشہر لکہتے ہین اور باتفاق کافی وتہذیب ارشاد صرف یہ ماہ وسنہ مذکور ہے اور اخوند صاحب بقول بعض ۲۳۱ھ بہی لکہتے ہین مگر اشہر ۲۳۲ھ سید العلما مجتہد العصر دام ظلہ اس تاریخ اشہر کو لکہتے ہین حاکم زمان ولادت واثق باللہ بن معتصم۔ مکان ولادت مدینہ منورہ۔ نام والدہ بقولی سمانہ وبقولی حدیثہ بصیغہ تصغیر وبقولی حدیث وبقولی ریحانہ بقولی جریبہ ام ولد اور اپنی قوم وولایت مین بادشاہزادی تہین یہان ام ولد اور بقولی سوسن بہی دیکہا گیا اور فصل الخطاب اور تاریخ ابن خلکان مین بے تعین ماہ و تاریخ ۲۳۲ھ ہے اور ابن خلکان البتہ روز پنجشنبہ لکہتا ہے۔ ف اور بہی اس تاریخ ۱۱۳۱ھ کو جلال الدین فرخ سیر ابن عظیم الشان بہادر شاہ ہلاک ہوا حسن علیخان عبد اللہ خان سیدون نے مارا چہہ برس سار ہے تین مہینے سلطنت کی مدفن مقبرہ ہمایون نوین

۶۶۳ھ کو وفات ہلاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان یہ بادشاہ اول مسلمان نہ تھا آخر مسلمان اور مذہب حقہ پر ہوا خواجہ نصیر اسکے ہان تھے مشیر تدبیر استیصال کنندہ سلطنت عباسی یہی ہے اور یہی ابوالفدا اس تاریخ ۵۶۶ھ کو فوت مستنجد باللہ بن مقتفی لکھتا ہے جو بتیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا مگر حمزہ اصفہانی ۹ ربیع الاول ۵۶۶ھ لکھتا ہے ف ۹ تاریخ ہی قول منتخس مین سنی صاحبون کے بڑے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی مشہور غوث الاعظم محی الدین جیلانی نے کی اس تاریخ اور بقولی ۱۱ بقولی سترہوین ۵۶۱ھ وفات ہی انہون نے کتاب غنیہ مین معاویہ بن ابی سفیان محارب امیر مومنان کی بہت مدح لکھی ہے باقی حال کتب مبسوطہ مین۔ ف ۹ تاریخ تاریخ ابن خلکان مین از روے تاریخ میافارقین ابن ازرق سے ولادت جناب صاحب العصر والزمان اس تاریخ ۲۵۸ھ یہ خلاف روایات موثقہ فریقین ہے۔ دسوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ فرضیت صلوٰۃ سفر و حضر اس تاریخ مقرر ہوی اور بعضے فرض صلوٰۃ ابتداے تاریخ ہجری ماہ گذشتہ مین جانتے ہین اور یہی اس تاریخ ۲۳۲ھ کو از روے کتاب تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی و تحفۃ الزائر مین ظہور ولادت حضرت امام حسن عسکری اور آخوند صاحب بقول بعض جلاء العیون مین اور زاد المعاد مین بہی بحوالہ شیخ مفید لکھتے ہین اور سید العلما دام ظلہ بروایت مفید و جماعۃ باقی تفصیل آٹھوین تاریخ مین لکھی گئی جو کہ اشہر ہے۔ بارہوین از روے کتاب تاریخ شیخ مفید فرضیت صلوٰۃ صفر و حضر اس تاریخ ہے۔ تیرہوین جلاء العیون مین بقول ابن شہر آشوب وفات جناب سیدہ دوجہان فاطمہ زہرا ہے مولف حقیر کہتا ہے کہ ظاہرا یہ احتمال درصورت زندگانی چالیس دن بعد رسولخدا کی وفات حضرت تاریخ دوسری ربیع الاول

کی ہے ذکر اس احتمال کا صرف اقتدار للسلف ہے اور یہ دہوکا راوی کا یا سامع کا
چالیس دن کی زندگانی کا ظاہرا اس سبب ہوگا کہ چالیس دنکی روایت ایام مرض
جناب معصومہ مین الشبہ ہے فالعاقل الفطن الماہر المجرب یعلم ویفہم ویدرک کیفیتہ الحال
ومصداق المقال بمضی الحالات والاحوال اور بہی اس تاریخ ۳۵۶ھ معز الدولہ
بن بویہ نے وفات پائی یہ بادشاہ عظیم الشان ذی اقتدار تہا مطیع لہ صرف نام
کو خلیفہ تہا نام معز الدولہ کا احمد تہا شیعہ کامل اہل حق سے تہا اور بہی بتحریر قاضی صاحب
اس تاریخ ۳۸۵ھ بیعت نزار سے جسکا لقب تہا العزیز باللہ۔ چودہوین اس
تاریخ ۱۷۰ھ ہجری کو ہادی موسی بیٹا مہدی عباسی کا فوت ہوا اور ابو الفدا پندرہوین
تاریخ لکہتا ہے یہ چوتہا خلیفہ عباسیونکا تہا اور ۱۶۹ھ مین خلیفہ ہوا تہا سولہوین
از روئے تاریخ ابو الفدا ۵۱۲ھ مرگ مستظہر بن مقتدی عباسی کہ یہ اٹہائیسوان خلیفہ
تہا اٹہارہوین تاریخ ۵۲۱ھ سنیون کے ہان فوت سلطان نظام الدین مشہور
سلطان جیو صاحب روز شنبہ بعد طلوع یا قبل غروب بعضے لوگ انکو بہی مذہب حقہ کی
نسبت دیتے ہین لیکن کوئی تحریر واقوال انکی مثبت اس دعوے کی حقیر کی نظر سے نہین
گذری اتنا خدام سے دہانکی معلوم ہوتا ہے کہ واسطے تعزیت جناب سید الشہدا کی عشرہ
محرم مین بوصیت تاکید تہی چنانچہ اسی جہت کر ابتک جاری ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اونیسوین تاریخ روز جمعہ ۳۶۵ھ کو وفات معد بن اسمعیل الملقب معز الدین اللہ
شیعی اسمعیلی ہے بعضی تحریرات مین قاضی صاحب سے اور بعض جگہہ ۱۹ ربیع الاول
ابو الفدا اسکو علوی حسنی لکہتا ہے غلط ہے اور وہ سترہوین ربیع الاول سنہ مذکور کو
وفات لکہتا ہے کہ دہان لکہی گئی اور قاضی صاحب بیعت تخت نشینی اسکے بیٹے نزار کی

روز وفات اسکی لکھتے ہین بائیسوین معتضد باللہ عباسی ازروے تاریخ ابوالفدا
اس تاریخ ۲۸۹ھ مین فوت ہوا دشمن خاندان اہلبیت تہا۔ چہبیسوین تاریخ
۵۶۲ھ قول مستحسن مین سنی صاحبون کے ناصر الدین یوسف چشتی پیر مودود چشتی
کی وفات ہے ستائیسوین مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ
۱۱۶۱ھ مین تخت نشین ہوا سلخ بقولی اس تاریخ دولت یزدجرد بن شہریار
تمام ہوئی اور سلطنت عجم عرب کو پہنچی اور بہی اس تاریخ خالد بن ولید ہلاک
ہوا یہ بڑا دشمن تہا جناب مولائے مومنین کا اسنے شہید کیا مالک بن نویرہ کو
جو کہ عامل صدقات تہے پیغمبر خدا کے حکم سے اور تہمت رکھی مالک بن نویرہ پر انکار
ادائے زکوٰۃ کی اور نفس الامر مین بات یہ تہی کہ مالک ولایت مولائے مومنین کا دم بہرتا
تہا اور بہی بی بی مالک کی بہت حسینہ تہی یہ طمع دوسری شامل ہوگئی باعث قتل
مین کہ یہ بات کتب فریقین سے صراحۃً اور کنایۃً ہویدا ہے۔ اونتیسوین تاریخ
۱۱۶۱ھ ہجری محمد شاہ بادشاہ مرگیا بیمار ہوکر مدفن اسکا سلطان جیو مشہور درگاہ ۲۹ برس
۸ مہینے سلطنت کی یہ بیٹا بہادر شاہ کا تہا نادر شاہ اسی کے وقت مین آیا تہا۔

نحس اکبر۔ ۱۔ ۱۱۔ ۲۸۔

جمادی الاول

پہلی قاضی صاحب اس تاریخ ۱۹۳ھ کو ہلاکت ہارون رشید لکہتے ہین کہ بکمال
دشمن آئمہ تہا گو کہ اظہار تشیع کرتا تہا۔ تیسری ۳۲۲ھ ازروئے تاریخ حمزہ اصفہانی
و تاریخ ابوالفدا قتل قاہر باللہ بن معتضد عباسی جو اونیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا
جو ۳۲۰ھ مین خلیفہ ہوا تہا اور ابوالفدا مین بہی یہی سن ہین۔ چوتہی ایک قول

مین اِس تاریخ وفات امام حسنؑ جنات الخلود مین ہے قول تصحیفی ہے پانچوین
ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ ملخ طلائی یعنی ٹڈیان سونیکی زمان حضرت ایوب
مین اس تاریخ برسین پہ ہا چہٹی روز دوشنبہ سنہ ۹۳۷ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر
شیخ مرزا تیموریہ مین کا بیماری سے مرگیا اُسکا بیٹا ہمایون بیمار تہا اُسنے دعا کی کہ یہ
زندہ رہے مین مرجاؤن سو حقتعالے نے دعا اُسکی قبول کی **ف** ابو الفدا مین
چہٹی تاریخ روز چہارشنبہ سنہ ۳۲۲ بیعت خلافت راضی باللہ عباسی ہے کہ بیسوان
خلیفہ عباسی تہا **ساتوین** سنہ ۱۳ ہجری سنیون کے ہان صواعق مین تاریخ
واقدی سے اِس تاریخ خلیفہ اول سنی صاحبان بیمار ہوئے اور شب سہ شنبہ آٹھہ
دن باقی رہے تہے کہ ہلاکت ہے اور مستدرک مین انکی صاحبزادہ سے روایت ہے کہ آٹھہ دن
باقی رہے تہے کہ وفات پائی اور پندرہ دن بیماری رہی اور ایک قول مین ماہ جمادی الاخر
ہے **آٹھوین** ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ منوچہر نے فرات اِس تاریخ کہودی
اور بہی سنیون کے ہان تاریخ ابن خلکان مین بقولی اس تاریخ شہادت حضرت
امام حسن عسکری ہے سنہ ۲۶ **اور بہی** سنیون کے ہان سید امیر کلال البخاری کے
اِس تاریخ سنہ ۷۲ صبح کے وقت روز پنجشنبہ وفات مرقوم ہے۔ **نوین** اِس
تاریخ روز پنجشنبہ سنہ ۷۸۶ ہجری کو شہادت شیخ الکل فی الکل شیخ محمد ابو عبد اللہ
فخر الملکی فقیہ کامل و شیخ مذہب حقہ از روئے شرح ابن خاتون ہویدا ہے کہ انہین
شیخ شہید کہتے ہین اور قاضی صاحب ۱۹ تاریخ لکھتے ہین **گیارہوین** سنہ ۵۹۷ ہجری
خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ تولد ہوئے کہ بنابر مشہور تاریخ فوت فخر رازی
سنہ ستہ سنیان ہے۔ **ف** ۱۱ تاریخ سنہ ۶۶۴ کو سلطان ناصر الدین طوسی محمود شاہ

بیٹا شمس الدین التمش کا فوت ہوا جو سنہ ۶۳۳ھ مین تخت نشین ہوا تہا دہلی مین تیرہوین سنہ ۱۱ھ ہجری بموجب قول مشہور غیر محقق وفات پیغمبر خدا اٹہائیسوین صفر اور زندگانی جناب سیدہ باسناد کلینی وغیرہ پچہتر دن بعد پیغمبر خدا اگر خیال کیجا دے تو احتمال وفات جناب سیدۃ النساء ہی اس تاریخ ظاہرا یہ اس حالت مین ہے کہ مہینے تینون تیس تیس دن کے لئے جاوین چودہوین احتمال وفات جناب سیدہ بموجب شرح صدر باحتمال اسکی کہ ایک مہینا ۲۹ کا اور دو ۳۰ کے ہون جناب اخوند صاحب اسی ظاہر تر بنابر مشہور لکہتے ہین۔ لیکن ظاہر النظر بر تحقیقات مصرحہ وفات پیغمبر خدا یہ قول غیر محقق ہے۔ اور بہی اس تاریخ تاریخ مسعودی مین قتل عبد اللہ بن زبیر ہی سنہ ۷۳ھ پندرہوین احتمال وفات جناب سیدۃ النساء ہی بشرح صدر باحتمال اسکے کہ دو مہینے انتیس انتیس کے ہون اور ایک تیس کا ہو۔ اور بہی بقول بعضے رسالو مین فتح بصرہ جناب امیر نے فرمائی سنہ ۳۶ھ اور بہی اس تاریخ سنہ ۳۶ھ تحریر اخوند صاحب بروایات شیخ مفید و شیخ طوسی و سید ابن طاوس اور تحریر غفران مآب بروایت حدایق الریاض اور مصباح شیخ اور کتاب تاریخ شیخ مفید ولادت حضرت امام زین العابدین شیخ طبرسی روز جمعہ لکہتے ہین اور ارشاد شیخ مفید اور کافی کلینی و کشف الغمہ مین صرف سنہ ۳۸ھ غرض تعین یوم و تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین مین اختلاف بہت ہے یوم جمعہ بقولی پنجشنبہ بقولی شنبہ بقولی یکشنبہ وقت چاشت یا ظہر جناب سید العلما بہی لکہتے ہین کہ تعیین تاریخ مین اختلاف ہے بعضے نیمہ شعبان بعضے نصف جمادی الاولی بعضے نصف جمادی الثانی لکہتے ہین اور والد ماجدان کے یعنی غفران مآب نے فرمایا ہے کہ متمسک کسی کا حقیر کی نظر سے نہین گذرا

حقیر مولف کہتا ہے کہ ظاہر امراد اس سے باعث توثیق و ترجیح احد الروایات ہوگی ورنہ نسبت اور تاریخوں کے تکثر مستند تاریخ ہذا ظاہر و اظہر۔ والدۂ ماجدۂ آپ کی حضرت شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن کسریٰ بادشاہ عجم ہیں ف ارشاد شیخ میں ہے کہ نام انکا شاہ زنان تہا اور کہا جاتا ہے کہ شہر بانو جناب امیر نے حریث بن جابر حنفی کو طرف مشرق کے حاکم کر کے بہیجا تہا اُسنے دو بیٹیاں یزدجرد کی بہیجیں حضرت نے شاہ زنان تو جناب سید الشہداؑ کو عطا کی اور دوسری محمد بن ابی بکر کو یہاں علی بن الحسینؑ تولد ہوئے وہاں قاسم بن محمد غرض اس باب میں روایات مختلفہ ہیں شیخ ابن بابویہ قمی لکہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عامر نے جب خراسان عہد عثمان میں فتح کیا تو دو بیٹیاں یزدجرد کی عثمان پاس بہیجیں اُسنے ایک حضرت امام حسنؑ کو ایک امام حسینؑ کو دی سو حضرت امام حسنؑ کی بی بی بہی بعد حمل و لادت انتقال کر گئیں اور یہ حضرت شہر بانو بہی بعد تولد امام زین العابدینؑ بجوار رحمت الٰہی واصل ہوئیں ان کو ایک لونڈی نے جناب سید الشہداؑ کی اپنی گود اور تربیت میں رکہا کہ حضرت اسیکو ماں کہتے تہے اور بعد شہادت جناب سید الشہداؑ امام زین العابدین نے اُسکا نکاح کسی اپنے شیعوں میں سے کر دیا بلکہ اس سبب سے لوگوں نے مشہور کیا کہ امام نے اپنی ماں کا نکاح کر دیا اور قطب راوندی وغیرہ سے روایت ہے کہ عہد عمری میں یہ امر ہوا چنانچہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جب حضرت شہر بانو آئیں تو تمام دختران مدینہ باستماع شہرۂ حسن و جمال کے نکل آئیں اور خلیفہ نے جو ارادہ مونہہ دیکہنے کا کیا تو عفیفہ موصوفہ نے کہا کہ سیاہ باد روز ہرمز کہ تو دست بفرزندا و دراز میکنی۔

ف شیخ سے مراد شیخ مفید رحمۃ اللہ ہے ۱۲۔ منہ

خلیفہ صاحب نے آزار دینا چاہا اور کہنے لگی کہ یہ گبرزادی گالی دیتی ہے سو جناب امیر باب
مدینۃ العلم نفس صاحب جوامع الکلم بھی تشریف رکھتے تھے فرمایا کہ تو نے کہانسے
جانا کہ تجھے گالی دی تو کلام اسکا نہین سمجھا۔ المختصر خلیفہ نے حکم دیا کہ واسطے فروخت
کے ندا دیجاوے کہ خریدار جمع ہووین جناب امیر نے فرمایا کہ فرمایا ہے پیغمبر نے اذا اتاکم
کریم قوم فاکرموہ۔ بادشاہون کی بیٹیون کی فروخت نہین چاہیئے گو کہ کافر ہون
بلکہ اس سے کہو کہ جسکو اہل ایمان سے اختیار کرے نکاح کر دیا جاوے اور مہر بیت المال
سے دیدیا جاوے پس حضرت امیر واقف زبان عرب و عجم نے زبان فارسی مین حضرت
شہربانو سے سوال کیا کہ اہل مجلس مین سے کسیکو اختیار کرے انہون نے جناب سید الشہدا
کے کندہے پر ہاتہہ دھر دیا حضرت نے پوچھا کہ کیا نام ہے تیرا کہا کہ شاہ زنان حضرت نے
فرمایا کہ مینے شہربانو تیرا نام رکھا انہون نے کہا کہ شہربانو میری بہن کا نام ہے فرمایا کہ سچ ہے
اور حضرت امام حسینؑ کے ہاتہہ مین انکا ہاتہہ دیدیا اور فرمایا کہ لیجاؤ اس سے فرزند سعید
امام پیدا ہوگا کہ بہترین اہل زمین ہوگا اور یہ ماہی آئمہ و اوصیا کی اور باقی روایات کثیرہ
ہین اس باب مین کہ پہلے اس سے خواب مین جناب سیدہ نے انہین کلمہ ایمان تلقین کیا
اور پیغمبرؐ کو دیکھا اور اس برکت سے بکمال حفاظت و صیانت و عفت و عصمت یہ
قید مین بھی رہین کہ یہ مقام زیادہ گنجایش نہین رکھتا اور مخالفین کے ہان ابو القاسم
زمخشری ربیع الابرار مین لکھتا ہے کہ خلافت عمری مین تین بیٹیان یزدجرد کی
قید آئین اور تمام حال حکم فروخت و منع جناب امیر لکھکر کہتا ہے کہ ایک عبد اللہ بن عمر کو
ایک حضرت سید الشہدا کو ایک محمد بن ابی بکر کو دی عبد اللہ سے سالم پیدا ہوا حسینؑ
سے زین العابدینؑ اور محمد کے ہان قاسم اور اہل مدینہ ان کو قید آئی ہوئین لونڈیان

لکھتے تھے اور مکروہ جانتے تھے اسوقت سے رغبت کرنے لگی۔ اخوند صاحب روایت قطب راوندی کو اقوی جانتے ہین۔ ف بعض رسالہ یا جدول مین جونام والدہ ماجدہ نعز الہ یا سلامۃ لعم ولد ہے وہ بسبب اسی سہو اور دہوکے کی جاننا چاہیے کہ روایت شیخ ابن بابویہ سے ظاہر ہوا۔ بی بیان آپ کی ایک بی بی صرف باقی کنیزین بیندرہ اولاد ارشاد مین سے دختر ۱۱ پسر اور جنات الخلود مین ۷ پسر و ۹ دختر ۱۶ کل و بقولی ۱۲ پسر سے دختر بقولی ۱۱ پسر ۵ دختر و بقولی سوائے سات پسر کچہہ نہین اور سنیون کی ہان فصل الخطاب مین نو بیٹیان گیارہ بیٹے۔ زمان ولادت عہد خلافت مولائے مومنین وشاہ دین و دنیا ف تہذیب الکمال مین سنیون کی ہان وقت شہادت پدر بزرگوار سن شریف ۲۳ برس کا تہا اور بقولی ۲۵ برس اور فصل خطاب مین سال تولد ۲۳ یا ۳۶ بگر صحیح ۳۶ ہی اس تاریخ ۲۹۷ کو ابو عبد اللہ شیعی و اسمعیلی ماری گئی بتحریر ابو الفدا تاریخ قیروان سے اور ابو الاثیر کامل مین ۲۹۶ لکہتا ہی اسکا لقب مہدی تہا مگر خواجہ نصیر وفات ۲۲ مین لکہتے ہین اور خروج ۲۹۶ اور بیعت ۲۹۷ اور تواریخ مختلف اور بہی تہذیب الکمال مین ہے کہ اس تاریخ ۲۴۴ مین علی بن جعفر یعنی برادر حضرت امام موسی کاظم نے وفات پائی عمر ۹۰ برس کی اور بقولی ۹۹ برس سولہوین احتمال وفات جناب سیدہ بشرح مصرحہ تاریخ نیسرہم اس حالت مین کہ تینون مہینے انتیس انتیس دن کے ہون سترہوین احتمال وفات جناب سیدہ بموجب قول محققہ مصرحہ وفات پیغمبر خدا مورخہ دوم ربیع الاول اور زندگانی جناب ممدوحہ پچہتر دن بعد وفات پیغمبر خدا درصورت تیس تیس دن ہونے دو نو چاند کے۔ ف تاریخ الخلفا مین ۱۷ تاریخ روز سہ شنبہ ۲۳ قتل ابن زبیر

اوربھی ۱۷ تاریخ ۸۲۴ھ کوخضرخان بن ملک سلیمان قوم سادات سی بادشاہ دہلی بیمار ہوکر مرگیا جوکہ ۸۱۷ھ مین تخت نشین ہوا تھا بعد دولت خان لودہی کی جسے خضرخان نے فوج کشی کرکے قید کیا تھا بعد خضرخان کے اسی تاریخ اسکا بیٹا تخت نشین ہوا معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ اٹھارہوین احتمال وفات جناب سیدہ ع بشرح صدر درصورت ایک چاند ۲۹ وایک ۳۰ کے اونیسوین احتمال وفات جناب سیدہ بشرح صدر درصورت دونوچاند ۲۹-۲۹ کی ہونیکو بھی اس تاریخ روز پنجشنبہ ۷۸۶ھ شیخ شہید الشیخ المحقق ابوعبداللہ فخرالملکی صاحب لمعہ دمشقی بشرارت وبدذاتی ابن جماعہ قاضی دمشق بامر بیدمرنام والی شام شہید ہوے وقت چاشت راہی روضہ رضوان ہوے اور جسد دارپر رکھا گیا اور وقت عصر جلایا گیا یہ ابن جماعۃ پہلی انسے دوستی ظاہر کرتا تھا وقت اخیر انہون نے بہت شرمایا اور ملامت کیا اور فرمایا کہ صدقت امک اذ اسمتک یا بن الجماعۃ بہت شرمندہ ہوا لیکن قتل کروانی سے نہ ہاتھ اٹھایا یہ انکا شریک درس تھا طالب علمی کی زمانے مین ف مستدرک حاکم مین اس تاریخ روز سہ شنبہ ۷۳ھ قتل عبداللہ بن زبیر بیسوین تاریخ حمزہ اصفہانی مین اس تاریخ ۳۵۷ھ کو ہلاکت مطیع للہ بن مقتدر عباسی اور ابوالفدا مین بھی اسی سال مین عزل اور اندہا ہونا اور مرنا یہ تیئیسوان خلیفہ عباسی تھا چھبیسوین ۹۶۱ھ جلال خان ملقب باسلام شاہ بن شیر شاہ بیمار ہوکر مرگیا یہ ۹۵۳ھ مین اپنے باپ کے مرنیکے بعد تخت نشین ہوا تھا کالنجر مین دارالسلطنت دہلی تھا دوسرے دن یعنی ۲۶ تاریخ اسکا بیٹا فیروز شاہ تخت نشین ہوا دہلی مین لیکن تین دن بادشاہ رہا پھر اسکے مامون مبازرخان نے مارڈالا ۲۹ تاریخ اور خود بادشاہ ہوگیا اس مبازرخان کا لقب تھا

محمد عادل شاہ اسکو ابراہیم خان بنی عم شیر شاہ نے شکست دی اور جمادی الاول
سنہ ۹۶۲ مین خود بادشاہ ہوا **چھبیسوین** اس تاریخ قول مستحسن مین بخاری سے وفات
ابراہیم بن ادہم ہے سنہ ۱۶۱ کو اور بقول البولویہ حلبی سنہ ۱۶۲ و بقول ابن یونس سنہ ۱۶۳ و
بقولی سنہ ۱۶۶ بقول بخاری دفن سوقین مین قلعہ شہر ہائے روم سے اور بقول البولویہ
ساحل بحر پر۔ **اونتیسوین** تاریخ احتمال وفات جناب سیدہ بقول وفات پیغمبر
۲۸ صفر و زندگی جناب سیدہ بعد والد ماجد تین مہینے کہ دونو قول غیر محقق ہین۔

نحس اکبر
۱۰ - ۱۱ - ۲۸ -

جمادی الثانی

پہلی ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ اس تاریخ پیغمبر خدا پر فرشتہ نازل ہوا
دوسری تاریخ بعضے رسالہ مطبوعہ لکھنؤ مین بقولی تولد جناب سیدہ ہی یہ قول تصحیفے
ہی غیر مستند بلکہ ظاہرا ہندسہ ۲۰ سے بستم جمادی الثانی مین صفر رہ گیا یا اڑ گیا ہوگا
کسی کاتب و مولف صاحب نے دوسری لکھدی۔ **تیسری** زاد المعاد مین بروایت
شیخ طوسی اور سید ابن طاؤس وغیرہما اور کتاب صومیہ سید العلما مجتہد العصر دام ظلہ
اور کتاب تاریخ شیخ مفید مین اس تاریخ وفات جناب سیدہ اور اگرچہ یہ تاریخ نظر
بروایت زندگانی جناب سیدہ پچہتر دن بعد وفات پیغمبر خدا مخالفت رکھتی ہے لیکن اخوند
صاحب لکھتے ہین کہ باوصف مخالفت بھی چونکہ مشہور روایت معتبر ہے تو اس
تاریخ بھی ادائے مراسم تعزیت اور زیارت وغیرہ عمل مین لانی چاہیین۔ اور جناب
سید العلما اسی مشہور بین الامامیہ کہکر لکھتے ہین کہ تاویل حدیث زندگانی پچہتر دن کی
بحمل ایام صحت ممکن لیکن پھر بھی محل تامل لکھتے ہین۔ ظاہرا محل تامل اسلیے ہوگا کہ

حدیث ایام مرض چالیس دن کی ہی - حقیر مولف کہتا ہے کہ ظاہرا یہ روایت باحتمال اس قول شاذ محی النفین کے ہو کہ ۱۰ ربیع الاول وفات پیغمبر خدا اور زندگانی ۸۵ دن سنندہ امامیہ اور یا باحتمال اسکے کہ وفات پیغمبر خدا اٹھائیسوین صفر قرار دیجاوے اور زندگانی جناب سیدہ بعد وفات پیغمبر پچانوین دن کہ بقول بعض ہی اور سب مہینے تیس تیس دن کے خیال کیئے جاوین ف بلکہ باعتبار ایک ماہ ۲۹ تین ۳۰ کے ۴ تاریخ اور درصورت دو ۲۹ دو ۳۰ کی پانچ تاریخ اور ایک ۳۰ تین ۲۹ کے ۶ تاریخ اور چار دن ۲۹ کے ہون تو ۷ تاریخ اس مہینے کی محتمل اور یا باعتبار اسکے کہ وفات پیغمبر خدا دویم ربیع الاول اور زندگانی جناب سیدہ بعد وفات پیغمبر تین مہینے بقول ابو الفرج اصفہانی بہر کیف بخز شہرت کی تحقیق و وثوق اس تاریخ کے لئے نہین ہے مگر اعمال احوط - تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہے کہ اس تاریخ سنہ ۱۹۳ھ مین ہارون رشید ابن مہدی عباسی فوت ہوا اور ابو الفدا مین ستائیسوین تاریخ مرقوم ہے یہ سنہ ۱۷۰ھ مین خلیفہ ہوا تھا یہ پانچوان خلیفہ ہی عباسیونکا اسنے حضرت امام موسی کاظم کو قید کیا ابن شاہک کی حوالات مین اور حضرت وہین شہید ہوئے زہر سے پانچوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین وفات جناب سیدۃ النسا مرقوم ہی ظاہرا یہ احتمال بسبب خیال کرنے زندگانی جناب سیدہ بعد پیغمبر خدا ۹۵ دنکی اور وفات پیغمبر خدا دوسری ربیع الاول کی اور مہینے دو او نتیس کے اور ایک تیس کا ہوگا اور بھی رسالہ صومیہ جناب سید العلما مجتہد عصر دام برکاتہم مین بتعبیر نزد جمعی وفات حضرت امام علی نقی مرقوم ہے لیکن قول تصحیفی معلوم ہوتا ہے کہ بتصریح اسکی تاریخ بست و پنجم مین آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس تاریخ روز یکشنبہ سنہ ۵۱۴ھ منصور الامر باحکام اللہ بن مستعلی بادشاہ سادات شیعہ اسمعیلی فوت ہوا ساتوین روز دوشنبہ سنہ ۱۳

صواعق مین واقدلیسی مرض الموت خلیفہ اول سنی صاحبان اور شب سہ شنبہ آٹھہ
دن باقی رہی تھے جو ہلاکت ہی **ف** بہی اس تاریخ باعتبار وفات پیغمبر خدا دوسری
ربیع الاول اور زندگانی جناب سیدہ بعد آنحضرت پچانوین دن اور چاند سب ۳۰ کی اس
تاریخ احتمال وفات جناب سیدہ اور درصورت ایک چاند ۲۹ دو ۳۰ کی ۸ تاریخ اور
درصورت دو ۲۹ ایک ۳۰ کی ۹ تاریخ اور درصورت تینون ۲۹ کے ۱۰ تاریخ محتمل ہوگی
آٹھوین قول مستحسن مین آٹھوین تاریخ سنہ ۲۵۵ سنی صاحبون کے احمد چشتی کی وفات
ہی خرقہ گیر اسحق چشتی **دسوین** تاریخ مسعودی مین ہے کہ اس تاریخ یوم پنجشنبہ
سنہ ۳۶ فتح جنگ جمل اور قتل طلحہ و زبیر و عبداللہ بن طلحہ وغیرہم کہ عمر طلحہ ۶۳ برس عمر زبیر
۷۵ برس اور تاریخ ابوالفدا مین نصف جمادی الاخر سنہ مذکور مرقوم ہے قاتل طلحہ
مروان تھا بہی ۱۰ تاریخ سنہ ۶۴۰ کو ابوالفدا فوت مستنصر بن طاہر عباسی روز جمعہ کو
لکھتا ہی جو کہ چھتیسوان خلیفہ عباسی تھا۔ **بارہوین** تاریخ ابوالفدا مین اس تاریخ
سنہ ۳۳۴ کو خلافت مطیع للہ بن مقتدر عباسی پر بیعت ہوئی یہ تیئسوان خلیفہ عباسیہ کا ہی
ف بقول محققہ وفات پیغمبر ۲ ربیع الاول اور باحتمال زندگانی جناب سیدہ اکیسو دن
بعد آنحضرت اس تاریخ احتمال وفات جناب سیدہ درصورت سب چاند ۳۰ کے
اور درصورت ایک ۲۹ دو ۳۰ کے ۱۳ تاریخ اور درصورت دو ۲۹ دا ایک ۳۰ کے
۱۴ تاریخ اور درصورت تینون ۲۹ کے ۱۵ تاریخ محتمل۔ **ف** ۱۲ تاریخ بقولی بعضے رسالہ
مطبوعہ لکھنؤ مین ولادت جناب سیدہ یہ قول بہی تصحیفی اور غلط معلوم ہوتا ہے۔
ف ۱۲ تاریخ بقولی سنیون کے ہان اس تاریخ ہلاکت اونکی خلیفہ اول کے ہی مگر قول
تصحیفی ہے کما سیظہر۔ **تیرہوین** سنہ ۱۰۱۴ کو ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بن ہمایون بادشاہ تیموریہ بیمار ہوکر مرگیا یہ بادشاہ دویم ربیع الثانی ۹۶۳ھ مین تخت نشین ہوا تہا کلانور مین دار السلطنت آگرہ **ف** ۱۳ تاریخ احتمال وفات جناب سیدہ اس طرح کہ وفات پیغمبرؐ بارہوین ربیع الاول اور زندگانی جناب سیدہؑ بقول تین مہینے بعد حضرتؐ گو کہ دونو قول غیر محقق - **ف** ۱۳ تاریخ بقول حمزہ اصفہانی قتل عبد اللہ بن زبیر ۷۳ھ **چودہوین** صباح روز دوشنبہ ۵۰۵ھ حجۃ الاسلام محمد الغزالی نے وفات پاپی سنی اسکو سنی جانتے ہین اور بعض شیعہ شیعہ کہتے ہین اور لکہتے ہین کہ انجام کو اُسنے ہدایت پائی شیعہ ہوکر مرا چنانچہ تصانیف محمد بن القاسم اسکے شاگرد اور امیر غیاث الدین منصور شیرازی وغیرہما کی تحریرات سے واضح ہے اور بتحریر قاضی صاحب ہدایت اسکو برادرزادہ سید مرتضےٰ علیہ الرحمہ سے ہویدا ہے بلکہ اسکے بہائی احمد غزالی نے جو اسے ملامت کی ہے اور بعد تین دنکے مجادلہ سے بہائی اسکا مرگیا تو اپنی بہائی کو خوب اُسنے جواب دی ہی ایک بیت اُسکی فی البدیہ جو کہی تہی یہ ہے - **ع** دوست بابا عرض ایمان کرد و رفت ؛ پیر گبرے را مسلمان کرد و رفت ؛ **پندرہوین** از روئے کتاب تاریخ شیخ مفید اسی تاریخ ۷۳ھ قتل عبد اللہ بن زبیر بن عوام ہے اور عمر ۷۳ برس کی **اور اسی تاریخ** بتحریر اخوند صاحب در جلاء العیون بقول شیخ طبرسی اور بتحریر غفران مآب بحوالہ شیخ طوسی روز جمعہ و بقولی روز پنجشنبہ تولد حضرت امام زین العابدینؑ ظاہرا قول تصحیفی و تصحفی ہے غیر مستند غفران مآب بہی غیر متمسک لکہتے ہین **ف** تاریخ مسعودی مین اس تاریخ روز شنبہ ۹۶ھ ہلاک ولید بن عبد الملک دمشق مین جسکی عمر ۴۳ برس اور خلافت سلیمان بن عبد الملک - **ف** تاریخ ابو الفدا مین **نصف** جمادی الآخر ۳۶ھ مین جنگ جمل ہے اور قتل طلحہ و زبیر اور شکست

مادر نامہربان مومنین اور قتل بدست مروان بن الحکم ف ۱۵ تاریخ اور یہی بقولی جنات الخلود مین ۲۱۴ھ یا ۲۱۲ھ ولادت حضرت امام علی النقی ظاہرا قول تضعیفی ہے سترہوین تاریخ تاریخ الخلفا مین بقولی اس تاریخ قتل ابن زبیر۔ اٹھارہوین بتحریر اخوند صاحب بروایت شیخ ابن بابویہ اس تاریخ کی شب شب جمعہ والدہ ماجدہ پیغمبر خدا حاملہ ہوئین یعنی نطفہ طاہرہ نے قرار پکڑا و بقولی ۱۹ تاریخ بعض جگہہ۔ بیسوین ازروے کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ ۲ھ بعثت اور ازروے تحریر آخوند صاحب بروایت مصباح شیخ وغیرہ اکثر علما ولادت باسعادت جناب سیدۃ النسا تعیین روز جمعہ اور بروایت کلینی از حضرت امام محمد باقر اور بروایت کشف الغمہ از حضرت امام جعفر صادق ۵ھ جناب سید العلما بھی اسی تاریخ کو مدلول جملہ روایات لکھتے ہین اور باقی اقوال کو ضعیف اور بقول عامہ پانچ برس قبل از بعثت دیکھی گئی مگر اخوند صاحب اقوال اوّل اشہر لکھتے ہین تنبیہہ چونکہ ازروے اسناد صحیحہ سن شریف وقت وفات اٹھارہ برس پچھتر دن مصرح ہے تو اس صورت مین ۵ھ ظاہر بلکہ اقوی واظہر۔ روز تجدید سرور و عید مومنین ہے حال زیارت و اعمال کتب اعمال مین ہے۔ بادشاہ زمان تولد یزدجرد۔ شہر ولادت مکہ معظمہ۔ نام والدہ ماجدہ ام المومنین صدیقہ خدیجۃ الکبریٰ۔ اولاد تین پسر دو دختر ف ۲۰ تاریخ ۳۵۲ھ وفات زاہی شاعر مداح اہلبیت ف بقولی بعض رسالہ مطبوعہ لکھنؤ مین وفات جناب سیدہ بھی دیکھی گئی لیکن ظاہر النظر باقوال بعضے از مخالفین احتمال متوہم ہوگا کہ وفات پیغمبر بقول اُن کے ہان دسوین ربیع الاول اور زندگانی جناب سیدہ بعد حضرت اکیسو دن اور مہینے سب ۱۰۳ کے ورنہ کتب امامیہ مین

بلکہ مخالفین کے ہان بہی یہ تاریخ مستند نہین دیکہی گئی کتب مبسوطہ مین اوریاکتاب
ونساخ نے بجاے ولادت کہین وفات لکہدی کہ بیشتر بتجربہ امور کذای نمایان
ہین اور کسی مولف صاحب نے بلا تصحیح نقل کردی اور یہ بہی ایک قول سمجہے فافہموا و
تدبروا **بائیسوین** ابوالفدا مین ہے کہ اس تاریخ ۳۳۳ھ کو مستکفی باللہ عباسی
کے بیعت توڑی گئی اور قید اور موت اسکی ۳۳۵ھ یہ بائیسوان خلیفہ تہا عباسیہ کا
اوربہی اس تاریخ سنی صاحبون کے ہان بغوی لکہتا ہی کہ آٹہہ دن جمادی الآخر
کے باقی تہے جو ابوبکر نے وفات پائی اور حاکم صاحب مستدرک زہری اور مصعب الزبیری
سے بتعین روز سہ شنبہ اور واقدی سے بسند صحیح ام المومنین عایشہ لکہتا ہی
کہ شروع مرض یوم دوشنبہ ساتوین تاریخ کہ غسل کرکے سردی کے سبب
بیماری ہوئی اور بیماری پندرہ دن اور موت شب سہ شنبہ آٹہہ دن باقی رہی
اس مہینے کی ۱۳ھ۔ عمر ۶۳ برس۔ اور طبقات شعرائے صغری مین بارہوین
تاریخ اس مہینے کی بین المغرب والعشا مرقوم ہے لیکن اُن کے ہان بہی لکہتے ہین
کہ اسمین تصحیف ہی بجاے ۲۲ کی ۱۲۔ کذافی قول مستحسن **چھبیسوین** ازروی تحریر
اخوند صاحب بروایت ابن خشاب شہادت حضرت امام علی نقی اور تاریخ ابوالفدا
مین سنیون کے ہان یہی تاریخ ۲۵۲ھ مرقوم ہے اور ابن خلکان اون کی ہان
لکہتا ہی کہ پانچ راتین باقی رہی تہین یعنی یہی تاریخ ہے اور کتاب صومیہ جناب
سید العلما مین بحوالہ شرح حدیقہ جو صرف پانچوین مرقوم ہی ظاہر التصحیف ہے
کہ اس قسم کی تصحیفات بیشتر جداول ورسایل مین عنایت کتاب و نساخ سی
ظاہر ہین سو ظاہرا یہان بہی لسبب سہو کاتب صاحب کے لفظ لست رہ گیا کیونکہ

پانچوین کا پتا کتب موجودہ فریقین مین کہین بہی نہین پایا جاتا اور شرح حدیقہ محولہ مین
بہی نہین **چہبیسوین** از روئے تحریر اخوند صاحب بروایت جلاء العیون مین اور تحفۃ الزائر
مین باستناد کلینی اس تاریخ شہادت حضرت امام علی نقی مرقوم ہے۔ بقول جنات الخلود
مین روز دوشنبہ **تنبیہہ** ظاہرا روایت منقولہ سنیان مراد ہو کیونکہ اپنے ہان کتب معتبرہ
مین توثیق نہین پائی جاتی مگر تاریخ ابن خلکان مین انکے ہان بقول البتہ مرقوم ہی
پانچ دن باقی تہے اس مہینے کے جو حضرت امام علی نقی نے وفات پائی روز پنجشنبہ
ستائیسوین از روئے کتاب تاریخ شیخ مفید اس تاریخ ۱۳ھ ہجری وفات خلیفہ
اول سنی صاحبان اور تاریخ ابو الفدا مین اخیر کا اٹہوارہ اس مہینے کا مرقوم ہی سنہ
مرقوم **اور بہی** اس تاریخ بتحریر اخوند صاحب بقولی شہادت حضرت امام علی نقی
اس قول سے بہی مراد قول مخالفین معلوم ہوتا ہی کہ ان کے ہان ہی کہ بقولی تین راتین اس
اس مہینے کی باقی رہی تہین اور روز دوشنبہ ۲۵۴ھ **ف** در بہی تاریخ حمزہ اصفہانی مین اس تاریخ ۱۲۶ھ
مین ہلاکت ولید بن یزید بن عبد الملک ہی یہ گیارہوان خلیفہ تہا بنی امیہ کا اور بجائے
اسکے یزید بیٹا اسکا ۲ کو بیٹہا بارہوان خلیفہ اور ولید ۱۲۵ھ مین خلیفہ ہوا تہا **ف**
تاریخ ابو الفدا مین اس تاریخ فوت ہارون رشید ہی جسکا ذکر تیسری تاریخ مین لکہا گیا
ف اور بہی اس تاریخ ۱۳۲ھ قتل مروان بن مروان حمزہ اصفہانی اپنی تاریخ مین
لکہتا ہی **سلخ** خلاصۃ التاریخ مین سنیون کے ہان بتعبیر آخر جمادی الاول ۲۵۴ھ وفات
امام علی نقی مرقوم ہے لیکن ظاہرا التصحیف ہی بلکہ اواخر کا آخر ہوگیا کہ اس قسم کی تصحیفات
بیشتر شایع ہین کیونکہ ماہرین واقفین بشک اقوال مستندہ سے خیال کر سکتے ہین کہ
تین راتین باقی رہی تہین یا پانچ راتین یا دن اور سوا اسکے اور اقوال ہین غرض

اواخر یادیہ اخیر مستند ہے ان کے ہان بہی اور بہی اس تاریخ ۴۱۲ھ کو وفات معتمد الدولہ
ابو المقنع قرواش بن مقلد کہ یہ حکام بنی عقیل سے ہے اور شیعہ اسمعیلی اثہا ئیسوین
تاریخ ۱۲۶ھ کو ابو الفدا ہلاکت ولید بن یزید بن عبد الملک اور اسی تاریخ خلافت اسکی
بیٹے یزید کی اور خوشی کرنی اسکی لکھتا ہے۔ ف اور بہی ۲۸ تاریخ ۱۲۵۳ھ روز جمعہ
وفات اکبر شاہ دہلی اور عمر ۷۹ برس دس مہینے ۲۱ یوم اور اسی تاریخ تخت نشینی
ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال فرزند کلان انکی کے۔ ثقات سے سنا
گیا کہ اکبر شاہ مرحوم حقیقت مین مذہب حقہ پر تہے بموجب ہدایت اپنی والدہ ماجدہ نواب
مبارک محل بیگم صاحبہ کی کہ وہ سادات کرام سے مذہب حقہ اثنا عشریہ پر تہین۔ مدفن
ان بادشاہ کا مشہور درگاہ قطب صاحب مین اپنی باپ کے پاس محسن اکبر۔ یکم۔ ۱۱ – ۱۴ –

رجب المرجب

پہلی بتحریر اخوند صاحب اس تاریخ حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے اور حکم کیا سب
ہمراہیون کو کہ روزہ رکہین ثواب روزہ وغیرہ اعمال کتب اعمال مین۔ اور بہی اس تاریخ
بروایت جابر جعفی وبتحریر غفران مآب مصباح سے ۵۹ھ ہجری اور بتحریر اخوند صاحب بروایت
ابن شہر آشوب وغیرہ اس تاریخ ۵۷ھ روز جمعہ کو ولادت حضرت امام محمد باقرؑ اور اخوند صاحب
بقول بعض روز شنبہ بہی لکھتے ہین اور شیخ مفید ارشاد مین صرف ۵۷ھ اور باتفاق کافی
وتہذیب بہی سنہ مذکور ہی جنات الخلود مین بقولی ۵۸ھ بقولی شنبہ وبقولی دوشنبہ ف
تہذیب الکمال مین سنیون کے ہان ابن برقی سے ۵۶ھ سید العلما دام ظلہ اس تاریخ کو راجح
لکھتے ہین۔ نام والدہ ماجدہ فاطمہ بنت الحسن جنکی کنیت تہی ام عبد اللہ۔ شہر ولادت
مدینہ مشرفہ حکومت معاویہ بن ابی سفیان۔ اور بہی اس تاریخ بقول بعض ولادت

حضرت امام جعفر صادق بلا استناد ہی ظاہرا قول تصحیفی ہی راوی نے نام والد و ولد مین
وہو کا کہایا ہے فـ اور بہی پہلی تاریخ سنہ ۵۲۷ کو سینون کے ہان مودود چشتی کی وفات
ہے۔ اور بہی کتاب قول مستحسن فی فخر الحسن مین حماد بن زید سی سینون کے ہان ہی کہ
اس تاریخ سنہ ۱۱۰ کو حسن بصری کی موت ہی اور ابن خلکان اسی کی رات کو لکہتا ہی بصرہ مین
دوسری جامع عباسی مین بقول البعض شہادت حضرت امام علی نقی سنہ ۲۵۴ ہجری اور
تحفۃ الزائر اور جنات الخلود مین بقولی روز دوشنبہ سنہ ۲۵۴ ہجری اور حکومت متوکل اور
بعد اسکے صحیح کہکے حکومت معتز باللہ جسنے زہر دلوایا لیکن یہ اقوال غیر مستند ہین ف
حقیقت مین معتز باللہ کا ہونا صحیح معلوم ہوتا ہی مطابق سنہ ۲۵۴ کی اور سنہ ۲۵۵ بالغرض ہون
تو بہی متوکل پہر بہی نہین ہوسکتا کیونکہ سنہ ۲۵۰ مین مستعین حاکم تہا اور متوکل سنہ ۲۴۷ مین
قتل ہوچکا تہا ظاہرا الناسخین نے کلمہ معتز کو چہوڑکر صرف متوکل لکہدیا ہی جو بعض نے
صرف متوکل لکہا ہے۔ ف بہی اس تاریخ سنہ ۷۳۶ سنی صاحبون کے شیخ رکن الدین
علاء الدولہ سمنانی کے وفات ہی ف ۲ تاریخ جنات الخلود مین روز شنبہ اور بقولی روز
جمعہ اور بقولی سہ شنبہ سنہ ۲۱۲ ولادت حضرت امام علی نقی اور تحفۃ الزائر مین بروایت ابن عباس
اخوند صاحب بہی لکہتے مین ظاہرا التصحیفا یہ قول ہے۔ ف اور بہی تاریخ حمزہ اصفہانی مین
۲ تاریخ سنہ ۲۵۵ قتل معتز بن جعفر متوکل عباسی کہ تیرہوان خلیفہ عباسیہ کا ہی یہ سنہ ۲۵۱ مین خلیفہ ہوا
تہا تیسری از روئے کتاب تاریخ مفید اور تحریر غفران مآب مصباح شیخ سی سنہ ۲۵۴ ہجری مین اس
تاریخ شہادت حضرت امام علی نقی اور بروایت علی بن ابراہیم و ابن عیاش تعین روز شنبہ۔

ف بی بی حضرت کی کوئی نہین تہی صرف ایک جاریہ تہین کہ اپنی ولایت کی وہ بادشاہزادی تہین جنکا حال آٹہوین تاریخ ربیع الثانی
مین لکہا گیا جو کہ والدہ تہین حضرت امام حسن عسکری کی۔ اولاد حضرت کی ارشاد مین چار پسر ایک دختر اور بعضون نے تین پسر ایک دختر لکہی مین

سن شریف ۴۱ برس ۹ مہینے - مدفن سرمن رائے اور کتاب ارشاد شیخ مفید مین عمر ۴۱ برس اور علت وفات زہر دلوانا ہے معتز بن متوکل کا بتحریک عبد اللہ بن محمد حاکم مدینہ کے کہ معتز کی طرف سے تہا بسبب اتہام ارادہ خروج کے اور بعض نسخہ دعائے ماثورہ مین جو متوکل پایا جاتا ہے ظاہرا سبب اُسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل باعث قتل اور مدینہ سے طلب کرنیوالا بغداد مین اور پہر بعد اُسکے سرمن رائے مین رکھنے والا اذیت دینے والا اول متوکل شقی تہا کہ باتہام خروج بلا کے نظربند رکہا کہ بیس برس نو مہینے بتحریر پارسا اور دس برس چند مہینے سرمن رائے مین حضرت نظربند رہے اگرچہ متوکل کو بہی سات برس پہلے شہادت حضرت سے مرگیا تہا اور شہادت حضرت کی معتز خلیفہ کے عہد مین ہوئی زہر اسی نے دیا لیکن باعث اسکا اول متوکل ہوا اور البادی ہوا ظلم اور تجمل کہ اسنے بہی دیا ہو جبکا رگر ہوا اور پہر اُسکی وصیت سے یہ کام ہوا کہ وہ برا دشمن اہلبیت تہا - **پانچوین** بتحریر آخوند صاحب بروایت ابن عیاش تحفۃ الزائر اور جلاء العیون مین اس تاریخ یوم دوشنبہ ولادت حضرت امام علی نقی ظاہرا قول معتمد نہین ہے - **ف** پانچوین جنات الخلود اور تحفۃ الزائر مین بقولی شہادت حضرت امام علی نقی یہ قول بہی غیر مستند ہے **ف** اور یہی ۵ تاریخ روز جمعہ بتحریر اخوند صاحب بقول بعض شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم ظاہر امراد اس قول سے قول مخالفین ہے کہ کتاب قول مستحسن مین دیکہا گیا ہے اور فصل الخطاب مین بہی یہ تاریخ - **ف** تاریخ ابن خلکان مین روز شنبہ ۵ تاریخ ۳۲۸ھ فوت ابو الحسن احمد بن محمد ہے جو کہ فقیہ حنفی معروف ہے ساتہہ قدوری کے چہٹی از روے ارشاد شیخ مفید و کافی کلینی اس تاریخ ۱۸۳ھ وفات حضرت امام موسیٰ کاظم بقولی ۱۸۱ھ بقولی ۱۸۶ھ اور بتحریر شیخ مفید عمر ۵۵ برس کی اور بتحریر غفران مآب بروایت ابی بصیر ۵۴ برس اور مدفن مشہد کاظمین بغداد شہادت بزہر ہارون رشید شقی **ف** یہ روایت بطریقہ مخالفین

بھی ہی فصل الخطاب یاد رسا مین لیکن ذکر مدفن مین اسمین بکمال غلطی فاحشہ ہی کہ تربت مدینہ منورہ رسول خدا مین لکھی ہے مگر ظاہرا وہان تصحیف نے راہ پائی کہ حال تربت اسمعیل بن جعفر برادر حضرت امام موسیٰ کاظم جو کہ ۱۳۳ھ مین مرگئے تھے اور بقیع مقبرہ قریش مین دفن ہین ان حضرت کی نسبت لکھدیا کہ بشتر کاتبین مسودات مولفین و مصنفین سے یہ امر عند التحریر ظاہر ہوتا ہے۔ اور یا کاتب نے مدینۃ بغداد کو روانگی قلم مین مدینۃ النبی لکھدیا کیونکہ مدینہ نہایت شہرت اور جریان رکہتا ہی زبان پر ساتھہ نسبت پیغمبرؐ کے عجب نہین کہ زبان قلم سے بھی نکل گیا کما لا یخفی علی الماہر المجرّب۔ اور عمر شریف فصل الخطاب مین بقولی ۷۵ برس بھی ہی اور بھی اس تاریخ ۶۳۳ھ خواجہ معین الدین چشتی کی وفات ہے اجمیر مین انکی جو اولاد ہی وہ سب شیعہ اہل مذہب حقہ ہین اور وہ کہتے ہین کہ یہ بھی باطن مین شیعہ تھے اور خادم لوگ اور سب سنی انکو سنی بتلاتے ہین مینی انکی اقوال صاف شعار مذہب حقہ کے دیکھی ہین اور دیوان انکی انکی اولاد پاس جو ہین مشعر مذہب حقہ تو ظاہرا اقوال مخالف مذہب حقہ سابق کے ہون کما سبق فی ذکر السعدی وغیرہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور بھی اس تاریخ ۲۴۴ھ کو ابو یوسف یعقوب بن اسحق معروف با بن سکیت[۵] النحوی کو متوکل نے شہید کیا گدی سے زبان نکالڈالی یہ شخص نہایت دوستداران اہلبیتؑ سے تھا

آٹھوین روز چہار شنبہ ۹۲۷ھ بتصریح قاضی صاحب اللہ سید امیر غیاث الدین ابن سید یوسف ہروی رازی فاضل اجل مذہب حقہ لسبب شرارت مفسدون کے بحکم امیر خان ترکمان

[۵] اور سبب قتل ابن سکیت یہ ہی کہ ایکروز متوکل کے دونو بیٹے حاضر آئے اس شقی نے ابن سکیت سے کہا کہ ایما احب الیک ہذان ابنای ام الحسنؑ والحسینؑ یعنی کون محبوب تر ہے طرف تیری یہ دونو بیٹے میری یا حسنینؑ سنے جواب دیا کہ واللہ قنبر خادم امیر المومنین احب الی منک و من ابنیک — ۱۲ — منہ

حاکم خراسان شہید ہوئے **نوین** اس تاریخ سنہ ۸۳۷ کو معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ ابن خضر خان بادشاہ مرگیا اسکو میران صدر اور قاضی عبد الصمد نے مار ڈالا قوم سادات سے تہا یہ سنہ ۸۳۷ مین بادشاہ ہوا تہا دہلی مین بعد مرنیکے اسکا پوتا اسی تاریخ محمد شاہ بادشاہ ہوا کہ وہ سنہ ۸۴۹ مین مرا بیمار ہوکر **ف** اور بھی اس تاریخ سنہ ۹۳۲ ہجری **سلطان ابراہیم** بن ابراہیم بن اسکندر بن بہلول لودی مرگیا بابر بادشاہ کی لڑائی مین پانی پت کی میدان مین اور مغلونمین سلطنت رانی کی یہ پانی پت مین مدفون ہوا جو دہلی سے چالیس کوس ہے **ف ۹** تاریخ سنہ ۵۰۱ سیف الدولہ صدقہ بن منصور لڑائی مین قتل ہوا یہ بادشاہ شیعہ تہا تاریخ مصر مین اسکا حال مفصل ہے **دسوین** بتحریر جناب غفران مآب و سید العلما بتعبیر اظہر اور تحریر اخوند صاحب شیخ طوسی وغیرہ سے ولادت حضرت امام محمد تقی اور باتفاق سنہ ۱۹۵ بلکہ اخوند صاحب لکھتے ہین کہ وہ دعا جو ناحیہ مقدسہ حضرت صاحب العصر والزمان سے صادر ہوئی فی الجملہ شہادت حقیت پر اس قولکی دیتی ہے اور صاحب خزائن الانوار بتعین لیلۃ الجمعہ اور بقولی روز جمعہ بہی لکہتے ہین اور نام نامی والدہ ماجدہ خیزران بقولی ریحانہ بقولی جریان بقولی ذرہ بقولی سبیکہ نوبیہ بقولی مرشیہ بقولی سکینہ بہر تقدیر اہالی نوبہ حبشیہ سے تہین یہ بی بی نکاحی حضرت امام رضا کی تہین یہ قرابت دار ماریہ قبطیہ تہین جو بی بی ام ولد تہین ہمارے پیغمبر کی۔ محل تولد مدینہ مشرفہ حاکم وقت امین بن ہارون رشید اور ولیعہد مامون۔ **ف ۱۰** تاریخ بتحریر آخوند صاحب بقولی بعض تصنیفات مین شہادت حضرت امام موسی کاظم ظاہر اقول تصحیفی ہے **ف** اور بہی مستدرک مین ہے کہ ۱۰ تاریخ روز جمعہ سنہ ۳۲ کو وفات عباس ابن عبد المطلب چچا پیغمبر خدا کی **گیارہوین** جنات الخلود مین بقولی اس تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین

ہی قول تصحیفے ہی غیر مستند ف ۱۱ تاریخ کی رات کو ۱۷۱ ھ ابن عساکر سینان کی وفات ہی جسکی تاریخ ابن عساکر ہی۔ بارہوین ازروئے کتاب تاریخ شیخ مفید سنہ ۶۰ ہجری ہلاک معاویہ بن ابی سفیان محارب و مقاتل امیر مومنان ہی عمر ۷۸ برس اور لکھتے ہین کہ یہ روز روز سرور اولیای خدا و نفس رسول خدا ہے سنت جماعت کے ہان اقوال مختلفہ ہین عمر مین بعضے ۷۵ برس بعضے ۷۰ بعضے ۷۸ بعضے ۷۷ برس اور سوا اسکے بھی لکھتے ہین اور سال و ماہ ہلاکت بھی ہے۔ اور بھی مخالفین کے ہان تاریخ مسعودی مین ہی کہ اس تاریخ سنہ ۳۶ کو جناب امیر بعد فتح جنگ جمل کوفہ مین تشریف فرما ہوئے تیرہوین ازروئے جامع عباسی و تحریر جناب غفران مآب اخوند صاحب بتصریح مشہور بین العلما خاصہ و عامہ ولادت باسعادت جناب مولائے مومنین علی ابن عمران المکنی بہ ابیطالب بعد گذرنے تیس برس کے عام الفیل کے و بقولی بعد اٹھائیس برس کے اور جناب سید العلما مجتہد العصر بھی اس تاریخ کو مشہور لکھتے ہین لیکن بعض جواب استفتا مین ضعیف روایت تعبیر کرتے ہین جنات الخلود مین ہی کہ تولد روز جمعہ بوقت چاشت بعد گذرنے ۹ مہینے ۹ دن حمل کے۔ اور کتاب تاریخ شیخ مفید وغیرہ مین ہی کہ تولد حضرت کا اندر خانہ کعبہ کے ہوا۔ بادشاہ زمان ولادت شہریار۔ والدہ آپ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم اول دونو طرف سی ہاشمی بھی پیدا ہوئی ہین اور حضرت کی بی بیان بارہ اور اولاد مین اقوال مختلفہ ہین ارشاد شیخ مفید مین بارہ پسر ستیدرہ دختر ہین اور اور لوگون نے سولہ دختر بقولی اٹھارہ پسر نو دختر لکھے ہین جنمین جناب سیدہ سی تین پسر دو دختر تک کے اقوال ہین سنی صاحبون کی فصل الخطاب مین ۳۵ پینتیس کی تعداد ہی جسمین ۱۴ پسر باقی دختر اور بھی تحفۃ الزائر مین بروایت ابراہیم بن ہاشم شہادت حضرت امام

علی نقی بھی اسی تاریخ مرقوم ہی ظاہرا التصحیف نے راہ پائی ف ۱۳ تاریخ شب دوشنبہ ۲۷۹ کو وفات ترمذی شرح سفر السعادۃ مین مرقوم ہی ف اور بھی ۱۳ تاریخ بتحریر اخوند صاحب بروایت علی بن ابراہیم ولادت حضرت امام علی نقی ۲۱۲ مین ظاہرا بقول مخالفین ہی۔ ف اور بھی ۱۳ تاریخ ایک رسالہ اخوند صاحب مین ولادت حضرت ابراہیم۔ چودہوین اسی تاریخ تاریخ حمزہ اصفہانی مین ۲۴۰ کو فوت مستنصر باللہ بن ظاہر باللہ ہی کہ یہ چھتیسوان خلیفہ تہا عباسیہ کا۔ اور بھی بتحریر حمزہ اصفہانی و ابو الفدا ۶۲۳ فوت ظاہر باللہ بن ناصر کہ پینتیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا پندرہوین ازروے کتاب تاریخ شیخ مفید و جامع عباسی وغیرہ اس تاریخ پانچوین مہینے ہجرت سے یعنی سال اول ہجرت تزویج و عقد جناب سیدۃ النسا با جناب سید عرب و عجم مولاے مومنان اور عمر جناب سیدہ اسوقت گیارہ برس کی اور ایک رسالہ اخوند صاحب مین دس برس کی اور ایک روایت شیخ مفید مین تیرہ برس لیکن یہ مقولہ بار وایت ہجدہ سالہ فوت ہونے جناب سیدہ کہ اور بہت باعتبار شہرت رکہتی ہی مخالف و منافی ہین مگر بحتمل کہ تقرر تزویج و عقد راوی نے اس سال بیان کیا اور عمر وقت زفاف کے کہ اس سے احتمال توفیق فی الجملہ ممکن مگر روایت ۱۳ برس کی کسیطرح توفیق نہین پاسکتی تو ظاہرا یہ روایت مخالفین کے منقول ہے بہر کیف صوم و زیارت وغیرہ مناسب کتب اعمال مین دیکھنے اور کرنے چاہئین روز مسرت مومنین جاننا چاہیے۔
بھی اسی تاریخ ۲۵۶ تاریخ ابو الفدا مین شکست بیعت مہتدی عباسی کہ واثق نے شکست بیعت کی اور بھی اس تاریخ ۶۰ یزید نے خط ولید بن عتبہ کو لکھا کہ بیعت جناب امام حسین سے دیا سر بھیجے کذا فی خبات الخلود۔ اور بھی ایک رسالہ اخوند

صاحب مین ہی کہ اس تاریخ آنحضرت شعب ابیطالب سی باہر تشریف لائے۔ کہ حضرت مکہ
مین ابتدائی اسلام مین ایک مہینے بلکہ بعض اقوال مین چالیس دن مع اصحاب و بعض اقارب
کے شعب ابیطالب مین پوشیدہ و عزلت گزین رہی تہی کہ یہ قصہ کتب تواریخ مین طویل
مرقوم ہی غرض یوم مسرت ہی اور بہی اس تاریخ توبہ آدم قبول ہوئی اور اس روز کو
روز استفتاح کہتے ہین دعائے ام داؤد اسدن قبول ہوئی اور دعائے ام داؤد نہایت
مفید اور واسطے قضائی حاجت کی خاصیت اکسیر کہتی ہی تفصیل و تشریح اوسکی مع
دعا زاد المعاد وغیرہ کتب مین ہی ف اور بہی سینون کے ہان تاریخ ابو الفدا مین
اس تاریخ ۱۸۳ھ کو وفات حضرت امام موسی کاظمؑ۔ ف اور بہی اس تاریخ ۲ سنہ
ہجری تحویل قبلہ بیت المقدس سی طرف کعبہ معظمہ کے ہی کہ یہ امر نماز عصر مین واقع ہی
کہ سب خانہ کعبہ کیطرف باقتدائی پیغمبر متوجہ ہوئی اور اور بہی اقوال نماز ظہر کی بہی ہین
ف بعض بعض تحریرات آخوند صاحب سی اس تاریخ ہلاکت معاویہ ہویدا ہی یعنی نیمہ
رجب ۶۰ سنہ ہجری۔ ف سینون کے ہان قول مستحسن ہی فخر الحسن مین شہادت حضرت
امام جعفر صادقؑ یوم دوشنبہ نصف رجب ۱۴۸ھ و عمر ۶۵ برس یا ۶۸ برس اور انکے
ہان بقولی ماہ شوال۔ اور بہی جامع عباسی اور جلاء العیون اور کتاب صومیہ سید العلما
مین بقول بعض اس تاریخ ۱۴۸ھ وفات امام جعفر صادقؑ اور اشہر ماہ شوال مین اور
بقول اکثر عمر ۶۵ برس ہے اور بقولی ۶۸ برس اور کشف الغمہ مین ۷۱ برس اور بروایت
خشاب ۶۵ یا ۶۸ برس اور بروایت ابن بابویہ منصور عباسی نے زہر دلوایا انگور دن
مین اور جنات الخلود مین بقولی زہر طعام مین۔ مدفن جنتہ البقیعہ مدینہ مشرفہ مین۔
دو بلی بیان نہین حضرت کی سوائے کنیزان ام ولد کے۔ ارشاد مین اولاد سات پسر تین

دختر کل دس اور بعض جگہہ کل گیارہ فرزند بیٹا بیٹی دیکھے گئے اور تحفۃ الزائر وغیرہ مین ایسی
تاریخ امامت حضرت موسی کاظم غرض دو نو صاحبون کی زیارت وغیرہ اعمال چاہیین۔
ستترہوین ایک خلاصہ شرح حدیقہ جناب غفران مآب مین بحوالہ مقولہ شیخ مفید وفات
حضرت امام علی نقی مرقوم ہے لیکن غیر مستند ہے حقیر نے ارشاد اور کتاب تاریخ شیخ محمد کو
دیکہا اور اور جگہہ بہی اور رسالہ صومیہ جناب مجتہد العصر مین بہی کہین نشان نہین
پایا ظاہر التصحیف کی راہ پائی ہے خلاصہ مین کیونکہ اصل شرح مین ذکر بہی نہین **ف**
۱۷ تاریخ روز جمعہ ۵۵۵ھ کو عیسی الفایز بنصر اللہ بادشاہ فوت ہوا جو سادات مین سے تہا
شیعون مین اور اسی دن اسکا بیٹا عبد اللہ بادشاہ ہوا یہ اسمعیلی شیعہ تہے تاریخ
حمزہ اصفہانی مین ۱۷ رجب ۵۵۳ھ ہے **اٹہارہوین** ازروے تحریر آخوند صاحب
بروایت شیخ طوسی وغیرہ اس تاریخ حضرت ابراہیم صاحبزادہ پیغمبر خدا نے وفات پائی
یہی تاریخ حمزہ اصفہانی اور ابو الفدا مین اس تاریخ کی رات ۲۵۶ھ کو مہتدی باللہ
بن واثق بن ہارون رشید مارا گیا یہ چودہوان خلیفہ عباسیہ کا ہے جو کہ ۲۵۵ھ مین خلیفہ
ہوا تہا **ف** ۱۸ تاریخ جنات الخلود مین وفات ابراہیم خلیل اللہ ہے۔ **ف** یہی تاریخ
ابو الفدا مین ۱۸ تاریخ وفات مامون رشید ہے یہ ساتوان خلیفہ عباسیہ ہے یہ ۱۹۳ھ مین خلیفہ
ہوا تہا بالاستقلال۔ **انیسوین** تاریخ ابو الفدا اور حمزہ اصفہانی مین ہے کہ اس
تاریخ ۲۷۹ھ مین معتمد باللہ عباسی فوت ہوا یہ پندرہوان خلیفہ عباسیہ کا ہے جو
۲۵۶ھ مین خلیفہ ہوا تہا **ف** تاریخ حمزہ اصفہانی مین ۱۹ تاریخ وفات مامون رشید
۲۱۸ھ ہے **اکیسوین** بتحریر آخوند صاحب بروایت ابن عباس و مصباح شیخ وفات جناب
سیدۃ النسا ہے آخوند صاحب لکہتے ہین کہ اگرچہ یہ غیر مشہور ہے اور بعید مگر زیارت وغیرہ

احتیاطاً مناسب تنبیہہ ظاہر ایہان بہی تصحیف نے راہ پائی یکم کی بست ویکم تصحیفا
ہو تو کچہہ عجب نہین کیونکہ بموجب روایت وفات ہنیمہ ھذا القول شاذ فی الفین ۵ ارجح الاول
اور زندگانی جناب سیدہ اکیسو دنکی احتمال ہی اور ایک مہینا تیس اور باقی ۲۹ کے حساب سے
البتہ یکم رجب تو ممکن ہی لیکن بست ویکم کسی طرح نہین ہو سکتی بلکہ محتمل کہ شب یکم
کہین لکہی ہو اور ناقلین نے بست ویکم کی عنایت فرمائی اور اس قسم کی تصحیفات
بیشتر تجربہ رسیدہ ہین واللہ اعلم بالصواب - اور جنات الخلود مین جو ۲۵ تاریخ اس مہینے
کی مرقوم ہی محض تصحف بحت معلوم ہوتا ہے کہ کسی احتمال مخالف و موالف کی قرین نہین
اور اصلا بوی صحت نہین - بائیسوین تاریخ زاد المعاد مین ہلاکت معاویہ بن
ابی سفیان اس تاریخ مرقوم ہی اور استحباب روزہ بشکریہ و برارت اعدا اور بہی ایک
رسالہ اخوند صاحب مین بادشاہت بہی اسکی اس تاریخ ہوئی تہی لیکن ۱۲ تاریخ
حقیر کے نزدیک اقرب و اقوی ہی کما لا یخفے علی الفطن اللبیب ف اور بہی ۲۲ تاریخ
بقولی جنات الخلود مین ولادت حضرت امام محمد باقرؑ قول تصحیفی ہی تیئیسوین
بتحریر اخوند صاحب اس تاریخ ۴۱ھ کہ حضرت امام حسنؑ کی ران مبارک پر خنجر زہر آلودہ
خارجیون نے مارا جو کہ حضرت سے پہر گئی تہے اصحاب اور شیعہ اپنے تئین کہتے تہے مگر
بہوائی نفس تمام حقوق صحبت و دعوی شیعیت کو بہوائی نفس برباد دیا جیسا کہ اصحاب
رسول نے نفس رسول ہی کیا اور جیسا کہ اب بہتیرے شیعہ با وصف دعوی شیعیت شیعیان
اہلبیتؑ کی مخالفت بہوائے نفس کرتے ہین زیارت و روزہ و برارت از ظلمہ و
قتلہ و اعمال مستحب زاد المعاد وغیرہ مین دیکہنا چاہیئے - اور بہی اس تاریخ سنہ ۳۰
عام الفیل مین کتاب تاریخ شیخ مفید مین ولادت جناب عبداللہ نے مومنین تنبیہہ

ظاہر اسمیں تصحیف نے راہ پائی ہے بلکہ درحقیقت ۱۳ تاریخ ہی جسکی کہ یہ ۲۳ ہو گئی تصحیفاً کہ غیر
مستند محض ہے بلکہ بقولی ۲۳ شعبان کہ وہ بھی قول ضعیف و غیر مستند ہی البتہ دیکھا گیا
ف ۲۳ تاریخ روز دوشنبہ سنہ ۲۹۰ مین حسن بن زید بن محمد بن اسمعیل بن حسن بن زید بن
حسن بن علی ابن ابیطالب فوت ہوئی سادات مین یہ بھی حاکم ہوی بیعت ہوئی ۲۵ رمضان
مین جنکی بیعت لکھی گئی اور ۱۹ برس آٹھ مہینے ۶ دن حکومت کی اور لقب انکا داعی الخلق الی الحق
تھا انہین داعی کبیر بھی کہتے ہین **چوبیسوین** تجریر اخوند صاحب اس تاریخ فتح خیبر بدست
معجز نمای مولای مومنین و قتل مرحب یہودی استحباب روزہ و زیارت بشکریہ اس نعمت
کے کتب اعمال مین ہین دیکھنی چاہین **ف** کتب تواریخ و حدیث عامہ مین یہ لڑائی سنہ ۷ مین
بعض نے سنہ بقید ماہ محرم لکھی ہے اور ۱۸ کو تصحیف لکھا ہی اس لڑائی مین بھی بکمال فضل
و اولویت جناب مولائے مومنین فریقین کے ہانسے ظاہر و باہر ہے تمام مجبون چھوٹی بڑے
اصحاب و شیوخ پر کہ اس لڑائی مین بھی شیخین و خلیفہ سنی صاحبان کے فرار کرائے اور فرمایا
پیغمبر نے لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحبہ اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علیہ کرارا غیر فرار
اور جب سب خلیفہ صاحبان سنی صاحبان بھاگ آئی تو جناب مولائے مومنین کو بھیجا اور حضرت
کے ہاتھ پر فتح ہوئی **ف** صاحب تحفہ جو تحفہ مین جملہ کرار غیر فرار کا انکار کرتے ہین مثل انکار جملہ لعن اللہ من
تخلف عن جیش اسامۃ ہی مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی و مدارج وغیرہا سب مین یہ
جملہ موجود ہی بلکہ کمال تعجب ہے اس جرات انکار سے صاحب تحفہ کی کیونکہ نہایت سہل اور ظاہر
امر ہی کہ کتب مذکورہ موجود ہین ہر شخص دیکھہ سکتا ہی **ف** اور بھی شرح سفر السعادۃ شیخ عبد الحق
مین ہی کہ شب یکشنبہ پانچ یا چھ راتین ماہ رجب کی باقی تھین کہ وفات مسلم صاحب صحیح مسلم ہوئی
سنہ ۲۶۱ نیشاپور مین اور تولد اسکا سنہ ۲۰۴ ہجری ۔ **ف** اور بھی اس تاریخ سنہ ۱۸۳ بروایت تہذیب

شیخ وفات حضرت امام موسی کاظمؑ اور جامع عباسی مین بہی ایکسقول یہی ظاہرا یہ روایت بطریقہ مخالفین ہی کہ قول مستحسن وغیرہ مین اون کی ہان دیکہی گئی سید العلما اور غفران مآب بہی بقول شیخ نقل فرماہین اور بہی ایک رسالہ آخوند صاحب مین ہی کہ حضرت جعفر طیار بن عقیل اس تاریخ حبشہ سے خدمت آنحضرت مین حاضر آئے کمال روز سرور پیغمبر خدا ہوا بعض جگہہ دیکہا گیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ کونسی چیز سے زیادہ خوشی ہون فتح خیبر سے کہ بدست علیؑ ہوی یا قدوم جعفر سے اور نماز جعفر طیار جو مشہور ہی حضرت جعفر طیار کو پیغمبر نے تعلیم کی کہ کتب مبسوطہ مین ہی نہایت مفید دینی و دنیاوی ہی واسطے برآمد حاجت کی بہی بہت موثر و فائدہ مند ہی چاہیے کہ مومنین لازم پکڑین اور ہر جمعہ کو ضرور پڑہین نہین تو ہر مہینے نہین تو برس مین نہین تو تمام عمر مین تو پر ضرور تاکید ہے تفصیل کتب مبسوطہ مین دیکہنی چاہیے پچیسوین ازروئے کتاب تاریخ شیخ مفید و مصباح العابدین و زاد المعاد و کشف الغمہ و مصباح شیخ و تحفۃ الزائر شہادت حضرت امام موسی کاظمؑ روز جمعہ آخوند صاحب جلاء العیون مین موافق مشہور لکہتے ہین اور جامع عباسی مین بقول بعض یہ بہی تاریخ بتعین روز جمعہ ۱۸۳ھ ہجری اور عمر شریف ۵۰ برس اور جلاء العیون مین اشہر سال وفات ۱۸۳ھ ہجری اور بقولی ۱۸۱ھ و بقولی ۱۸۶ھ ہجری اور عمر موافق مشہور ۵۵ برس اور بقولی ۵۴ برس اور کتاب تاریخ شیخ مفید مین ۵۵ برس اور ابن جوزی سینو نکا بہی یہی تاریخ و سنہ لکہتا ہے جنات الخلود مین وفات وقت چاشت اور بقولی بعد عصر اور بہی عمر بقولی ۵۶ برس کہ یہ محض تصحیف ہی ف کتاب ارشاد وغیرہ مین سبب شہادت بعد تفصیل و تشریح عداوت عباسیہ کی یہ ہے کہ علی بن اسمعیل بن جعفر اور برادر اپنے محمد بن جعفر نے اہتمام خروج حضرت کا ہارون پاس ظاہر کیا اور اوسنے بغداد مین لیجاکر سندی

بن شاہیک کے قید مین رکھا آخر کو زہر طعام مین دلوایا مدفن حضرت کا بغداد ہے۔ حضرت کی کنیزین بہت تھین اور ام ولد مگر زن نکاحی نہین۔ اولاد ارشاد مین ۳۷ فرزند جنمین ۱۸ پسر ۱۹ دختر اور بعض جدول مین کل ۶۰ فرزند دیکھے گئے ظاہر التصحیف معلوم ہوتی ہے سید العلما بھی شیخ مفید وغیرہ سے اس تاریخ کو صومیہ مین رقم فرماتے ہین اور بھی بروایت شیخ ابن بابویہ قمی اس تاریخ روز مبعث پیغمبر خدا ہے اگرچہ غیر مشہور ہے بہرکیف اخوند صاحب بھی لکھتے ہین کہ ثواب روزہ کفارہ ہفتاد سالہ گناہ ہے اور اعمال بہرحال مناسب ظاہرا مقدمات بعثت کا شیوع اس تاریخ سے ہوا **ف** ۲۵ تاریخ تاریخ حمزہ اصفہانی اور تاریخ ابو الفدا مین روز جمعہ ۱۰۱ھ کو اس تاریخ عمر بن عبد العزیز ہلاک ہوا خناصرہ مین بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان مین مدفون ہے کہ اسے دیر نقرہ بھی کہتے ہین یہ نوان خلیفہ بنی امیہ کا تھا اسنے بروقت اپنی تخت نشینی کے ۹۹ھ مین سب و لعن جناب امیر موقوف کروائی جو کہ زمان معاویہ سے منبرون پر عمل مین آتی تھی لیکن بنی امیہ مین سے تھا دسی مذہب باطلہ پر جیبرکہ سرگروہان بنی امیہ تھے۔ چھبیسوین تاریخ کی رات کو یعنی شب شنبہ لست و ہفتم یعنی جسکی صبح ستائیسوین ہفتہ کا دن تھا ولید بن عقبہ نے جناب سید الشہدا کو بیعت یزید کیلئے طلب کیا حضرت نے انکار بیعت کیا اور اپنے گھر کو مراجعت کی بہت قلق اور رنج کی رات اہلبیت پر گذری کہ مقدمہ ہے معرکہ کربلا کا۔

اور بھی شب دوشنبہ اس تاریخ ۱۰۷۶ھ مین شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ قید مین عالمگیر اپنی بیٹے کے مرگیا۔ نو برس تک قید رہا کیونکہ ۱۰۶۸ھ مین یہ قید کیا گیا تھا اور یہ بادشاہ وہ ہے جسنے شاہجہان آباد اور مسجد جامع بنائی اور آگرہ مین روضہ تاج گنج مین مدفون ہے ۳۲ برس کئی مہینے سلطنت کی۔ اور بھی ۱۳۷ھ بعثت تحریر

صاحب جنات الخلود وفات حضرت ابی طالب کی کہ انکا نام نامی عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہی اور بہی انکا نام عبد مناف بہی ہے اور عمران بہی اور بارہوین وصی تہے حضرت عیسے کی بسبب کثرت عطا و بخشش کے اس کنیت کی ساتہہ مشہور تہے یعنی ابیطالب یہ نہایت چاہتے اور چاہنے والے چچا تہے ہمارے پیغمبر کے اور بعد حضرت عبد المطلب کے بجاے باپ اور دادا کی بہی مربی اور شفیق و خیر خواہ تہے اپنی فرزندوں سے زیادہ حضرت کو چاہتے تہی اور نہایت تقیہ سے مدۃ العمر گذاری کہ کفار کے مشورہ اذیت رسانی رسول یزدانی پر اگاہی حاصل کرتے رہتے تہے اپنی فرزندون مین سے بجاے رسولخدا جناب لائے مومنین کو اکثر سلادیتے تہے اور پیغمبر کو اونکی جگہہ حفاظت مین رکھتے تہے مرتے دم تک بہی وصیت دوستی اور خیر خواہی اور حقیت دین نبوی کی سبکو کرتی رہے اور مرتے وقت اسلام و ایمان ظاہر ہوا اقرار زبانی سے بہی کہ تفصیل اسکی کتب موالف و مخالف سے سیف صارم مین لکہی گئی ہے مگر خلیفہ پنجم سنی صاحبان یعنی یزید کی باپ نے بہت روایتین اپنی حکومت مین وضع کروائین اور حدیثین درباب آیہ انک لاتہدی من احببت جاری کی ہین غرض یہ دن بکمال حزن پیغمبر خدا کا ہے حتی کہ چونکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین کی اور انکی وفات بہی اس سال مین ہوئی تو اس سال کو سال حزن بالاتفاق کہتے ہین پیغمبر بہت روئے حضرت ابو طالب کے واسطے رضی اللہ عنہ و رضی عن اللہ۔

ستائیسوین بروایت کثیرہ روز مبعث اس تاریخ سے جناب سید العلما دام ظلہ اسی کو اشہر اور اوضح لکہتے ہین اخوند صاحب اسکی رات دن کو عید ہاے عظیمہ سے لکہتے ہین

ف از روے روایات معتبرہ واضح ہے کہ پیغمبر نے عالم طفولیت مین تین دن تک کسیکا دودہ نہین پیا حضرت ابو طالب نے اپنی چہاتی موہنہ مین دی دودہ اترا حضرت نے پیا بعد کو پہر حلیمہ خاتون کی نوبت آئی تہے۔ ۱۲

اور بابرکت عظمت اُسوقت سن شریف پیغمبرؐ چالیس برس کا تہا اور سہہ مہینے اور
۱۱ روز اعمال و زیارت صوم و صلوٰۃ وغیرہ کتب اعمال مین دیکہنے چاہئین۔
اور بہی سینون کے ہان رات کو اس تاریخ کی سالہ مبعث کو معراج اور بعض رسائل
امامیہ مین بہی دیکہا گیا اور بقولی فتح خیبر اس تاریخ بعض رسالونمین ظاھرا
قلعہاے مضافات خیبر متعدد تہے بعض دن کوئی قلعہ فتح ہوا بعضے دن کوئی غرض دن فتح
و سرور کا ہے اور جنات الخلود مین بقولی اس تاریخ سنہ بعثت مین وفات حضرت خدیجہ کبری
لیکن محل تامل ہے کہ اسی کتاب مین بہی وفات حضرت ابیطالب ۲۶ تاریخ ہے اور پہر یہ
مرقوم ہے کہ وفات خدیجہ تین روز بعد وفات ابیطالب کے ہے۔ ف اور یہی ابوالفدا مین
اس تاریخ سنہ ۲۵۵ھ روز چہارشنبہ معتز باللہ کی بیعت ٹوٹی اور مہتدی کی بیعت اسیجگہ
ہوئی جسکا نام محمد بن واثق ہے۔ اٹہائیسوین بعضی تحریرات اخوند صاحب
مین ہے کہ بسبب ظلم و غلبہ دشمنون کے کہ بیعت یزید طلب کرتے تہے جناب سید الشہدا
اس تاریخ سنہ ۶۰ ہجری کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے یعنی رات کو جسکی صبح ۲۹ تاریخ
ہونے والی تہی طرف مکہ کے ہجرت فرما گئی۔ اور ارشاد شیخ مفید مین بہی ہے کہ شب یکشنبہ
دو دن باقی رہے تہے رجب کے کہ حضرت روانہ مکہ ہوئے۔ اور ابن زبیر اسکے ایکدن
پہلے گیا۔ جیسے کہ پیغمبر خدا وقت ہجرت طرف مکہ یہ خطاب فرما کر چلے تہے کہ ما خرجت
ان لم اخرج۔ اسیطرح یہ جگر گوشہ رسول روضہ مطہر کیطرف خطاب کر کے روانہ ہوئے
اونتیسوین ایک رسالہ اخوند صاحب مین ہے کہ معاویہ نے مادر نامہربان مومنان
کو کوئین مین ڈالکے مارڈالا شام مین اگرچہ سنی صاحب اسکا انکار کرتے ہین لیکن مدارج
مین بہی بو اسکی پائی جاتی ہے اور کتاب النہایہ وغیرہ سے تو صاف پتا اس روایت کا

پایا جاتا ہے سلخ ۷۲۱ھ سنہ حسن خان ملقب بہ سلطان ناصر الدین خسرو خان ہلاک ہوا تغلق
بادشاہ ذی اسے مار ابعدۃ اسکی کے اور غرہ شعبان سنہ مذکور کو تغلق شاہ جسے سلطان
غیاث الدین بہی کہتے ہین تخت نشین ہوا حسن خان کُل چار مہینے چند یوم بادشاہ رہا
اور تغلق کی تاریخ کی تعین نہین معلوم مگر ماہ ربیع الاول ۷۲۵ھ سنہ مین مرگیا مکان گر پڑا
اُسکی تلی دبکر مرگیا کہانا کہاتی مین - ف تاریخ ابن خلکان مین روز جمعہ اخیر رجب ۲۰۴ھ سنہ
فوت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس مشہور شافعی امام سنی صاحبان مجمع الخمس اکبر ۱۱-۱۲-۱۳

ب واضح ہو کہ یہ ام المومنین جناب مولای مومنین سے کمال عداوت رکھتی تہین یہانتک کہ شرح بخاری مین ہی کہ
حضرت کا نام زبان پر لانا مکروہ جانتی تہین اور جنگ جمل مشہور ہی کہ لشکر کشی اور تلوار کشی حضرت امیر پر کی نہایت
محل عبرت ہی انہون نے مکرر سنا تہا کہ آنحضرت فرماتے تہے کہ حرب کرنیوالا علی سے حرب کرنیوالا ہی مجہسے
اور حرب کرنیوالا میرا حرب کرنیوالا ہی خدا کا اور حرب کرنیوالا خدا کا کافر ہے غرض یہ ایسی بی بی تہی ہمارے
پیغمبر کی جیسی حضرت موسیٰ پیغمبر کی بی بی صفیرا انکی بعد اُن کے وصی حضرت یوشع سے لڑین اور نافرمانی
کی پیغمبر کی اور حضرت نوح اور حضرت لوط دونو کی ایک ایک بی بی بہی نافرمان تہی جنکا ذکر ہی قرآن مین
جیسے وہان بہید پیغمبر کا فاش کیا گیا کہ قصہ لوطؑ پیغمبر سے ظاہر ہی ایسی ہی یہان بہی ہوا کہ ان بی بی
اور حفصہ نے کیا کہ سورہ تحریم سے قرآن مین اور کتب تفسیر و تاریخ و حدیث سے ظاہر ہے صدق رسول اللہ
قال لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع - حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہ الحدیث متفق
علیہ بخاری و مسلم - المختصر کہ جناب سیدۃ النسا اور جناب امیرؑ سے بڑی بڑی دشمنیان انہون نے کین
اور اذیتین دی اور فرمایا ہی پیغمبر نے الفاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ فقد
کفر - اور بہی فرمایا من اذی علیا فقد اذانی اسی طرح ۱۲ - ۳ ۱۳ تاریخ چونکہ بموجب روایت مشہور روز تولد جناب
مولائے مومنین ہی اگرچہ وہ روایت بتصریح جناب سید العلما ضعیف معتبر ہی لیکن بنظر شہرت انہین کی تصریح سے لکہے

شعبان المعظم

دوسری بعضی تالیفات اخوند صاحب مین ہی کہ اس تاریخ سنہ ۲ ہجری کو روزہ ماہ رمضان فرض ہوا اور بہی تاریخ ابو الفدا مین اس تاریخ سنہ ۲۵۵ مین بعد خلع کے کہ ستائیسوین رجب کو ہوا تہا قتل معتز باللہ عباسی ہی جو بیٹا تہا جعفر متوکل کا اور تیرہوان خلیفہ تہا عباسیہ کا اور سنہ ۲۵۱ مین خلیفہ ہوا تہا اسکا نام بعضی محمد کہتے ہین بعضی زبیر گردہ افغانان ذکر زونسی اسو مار ذالا تیسری از روی کتاب تاریخ شیخ مفید وغیرہ اس تاریخ روز پنجشنبہ ولادت جناب سید الشہدا اور اخوند صاحب اسی اشہر لکھتے ہین مگر بقولی روز شنبہ بہی اور سنہ ۴ ہجری اور لکھتے ہین کہ توقیع حضرت صاحب العصر والزمان مین کہ قاسم بن علای ہمدانی کو لکہا ہی پنجشنبہ بہی تاریخ مرقوم ہے ایک خلاصہ شرح حدیقہ غفران مآب مین یہ تاریخ اور پنجم بتعبیر اظہر اور جناب سید العلما دام ظلہ اس تاریخ کو علی الاشہر فرماتی ہین اور ترجیح اسیکو دیتی ہین بحوالہ تحقیق والد ماجد یعنی غفران مآب اور روایت تاریخ پنجم کو قول بعض تعبیر کرتے ہین ۔ حقیر کی تحقیق مین بہی ترجیح اسیکو ہی کما سلف فی اواخر المحرم اور جنات الخلود مین بقولی روز شنبہ بہی ہے ۔ نام والدہ ماجدہ فاطمہ زہرا اور بادشاہ زمان ولادت یزدجرد یا ہرمز یا شہریار باختلاف الاقوال حب بیان پانچ سوای کنیز وام ولد ۔ ارشاد مین اولاد چہہ عدد جنمین چار پسر دو دختر اور اور اقوال مین ۹ پسر ۳ دختر بقولی ۶ پسر ۴ دختر ف محقق دہلوی سینو لکا لکہتا ہی چوتہی تاریخ سنہ مذکور مدارج مین اور بہی اس تاریخ سنہ ۶۰۲ سلطان معز الدین محمد معروف سلطان شہاب الدین غوری فوت ہوا مدفن غزنین مین ہی اسنے فتح ہندوستان کی کی تہی راے پتہورا کو مارا تہا ف ۳ تاریخ اور بہی از روے بعض تالیفات اخوند صاحب

وکتاب تاریخ شیخ مفید وغیرہ اس تاریخ کی رات ۶۰ھ جناب سید الشہدا داخل مکہ ہوئے
کہ غلبہ اور ظلم اعدا سے مدینہ مین رہنے نپائے تھے اور سینون کی ہان شب چہارم روانہ
ہوئی۔ **پانچوین** از روئے کتاب ارشاد شیخ مفید اس تاریخ ۴ھ ہجری اور بتحریر آخوند
صاحب بروایت شیخ طوسی اور بتحریر غفران مآب اس تاریخ بہی بلفظ اظہر ولادت باسعادت
جناب سید الشہدا اور بقولی ۳ھ ہجری اور جناب سید العلما دام ظلہ اس تاریخ کو بقول
بعض تعبیر فرماتے ہین کتاب صومیہ مین **اور یہی** بتحریر اخوند صاحب بقول شیخ شہید
روز شنبہ اور بتحریر صاحب کشف الغمہ روز پنجشنبہ اس تاریخ تولد حضرت امام زین العابدین
اور جامع عباسی مین روز یکشنبہ مگر ظاہرا متمسک قوی نہین۔ **ساتوین** روز یکشنبہ
بروایت شیخ طوسی در مصباح اور جامع عباسی وجنات الخلود مین بقول بعض یعنی ضعیف
کر کے اور بتحریر غفران مآب بنا بر صحیحہ صفوان روز شنبہ اس تاریخ ولادت جناب مولای
مومنین اگرچہ یہ روایت بتصریح صاحب جنات وخزاین شاذ خلاف مشہور ہے۔ لیکن
اسپر بہی حسب تحریر آخوند صاحب روزہ وزیارت وغیرہ اعمال خیر مناسب بلکہ جناب
سید العلما فرماتے ہین کہ والد ماجد انکے اسکو ترجیح دیتے ہین کہ وہ ترجیح اپنی جگہہ ہوگی کہ
ظاہرا ایک امین سے مخالفہ بقول عامہ ہے اور بعض روایت مین ماہ ذیحجہ پایا جاتا ہے آخوند صاحب
لکھتے ہین کہ ظاہرا اُس زمانہ مین حج اس مہینے مین ہوتا تہا۔ **آٹھوین** بتحریر آخوند صاحب
وغفران مآب بقول بعضے ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر والزمان ظاہرا یہ قول
تضعیفی ہے۔ **نوین** بتحریر آخوند صاحب بقول بعضے تولد حضرت امام زین العابدین
بقولی ۳۸ھ ظاہر القول مخالفین ہے اور بقولی ۳۶ھ **دسوین** ۱۱۲۶ھ کو عزیز الدین عالمگیر
ثانی تخت نشین دہلی ہوا یہ بیٹا تہا معز الدین جہاندار شاہ کا۔ **تیرہوین** ہلو الفدا مین

اس تاریخ کی رات کو سنہ ۴۶۷ہجری مین قایم بامر اللہ بن قادر عباسی فوت ہوا جو چھبیسوان خلیفہ عباسیہ کا تہا۔ اور بہی بقول ضعیف جنات الخلود مین اس تاریخ اور بقولی چودہوین ولادت حضرت صاحب العصر والزمان مرقوم ہے قول معتمد نہین جاننا چاہیئے
ف ۱۳ تاریخ سنہ ۳۷۳ موید الدین بن حسن بویہ کی وفات ہے یہ سلاطین شیعہ سے تہا انہین دیالمہ بہی کہتے ہین پندرہوین بتحریر آخوند صاحب مشہور بین العلما اس تاریخ روز جمعہ یا شب جمعہ سنہ ۲۵۵ اور بقولی سنہ ۲۵۶ و بقولی سنہ ۲۵۸ و کافی کلینی اور ارشاد شیخ مین بہی تاریخ سنہ ۲۵۵ اور بتحریر شیخ مذکور در کتاب تاریخ اور از روے جامع عباسی سنہ ۲۵۴ ہجری ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر والزمان بالاتفاق اس تاریخ ہی غرض یہ رات دن سرور و غسل و اعمال کا ہے اور شب شب بیداری کی اور بہترین راتون کی ہے بعد شب قدر کے جناب امیر تین راتونکو ہرگز نہ سوتے تھے اس رات اور ۲۳ رمضان اور شب عید فطر اور تمام مہینا اعمال کا ہے کتب اعمال مین دیکہنا چاہیئے۔ مقام ولادت سرمن رأے اور حکومت معتمد عباسی کی تہی۔ جنات الخلود مین ہے کہ درصورت سنہ ۲۵۶ ہجری اسی روز خلافت معتمد پر ہوئی تہی اور بقول اصح سنہ ۲۵۵ ہجری اخیر خلافت مہتدی تہی۔ اور وقت وفات پدر بزرگوار سن شریف پانچ یا چھہ برس کا ان صاحبزادہ کا تہا۔ والدہ انکی نرجس خاتون کہ تفصیل حال وفات حضرت امام حسن عسکری مین گذری۔ ف سینون کے ہان تاریخ ابن خلکان و فصل الخطاب وغیرہ مین بہی جمعہ سنہ ۲۵۵ یہی تاریخ و سن از بطن حمطہ و بقولی نرجس خاتون ام ولد اور لکہتا ہے کہ وقت وفات والد ماجد پانچ یا چھہ برس کا سن شریف تہا۔ اور جبکہ سرداب مین بیچ سرمن رأے کی داخل ہوئے تو سنہ ۲۶۵ تہی اور عمر اسوقت نو برس اور

تاریخ میاں فاقیں سے تولد نوین ربیع الآخر ۲۵۵ھ ہجری اور عمر سترہ برس لکھتا ہی یعنی وقت دخول سرداب اور شیخ علاء الدولہ سمنانی لکھتا ہی کہ پوشیدہ ہوئے حضرت محمد مہدی بن الحسن العسکری بکما قال وقد وصل الی الرتبۃ القطبیتہ محمد بن الحسن العسکری فہو اذا اختفی دخل فی دائرۃ الابدال ف اس جگہہ سے دیکھا چاہیے کہ سرداب مین داخل ہونا یعنی غائب و مختفی ہو جانا حضرت کا صاف تحریر محققین سنیون سے صاف ظاہر و باہر ہی اگرچہ یہ تعبیر ابدالیت نسبت بہ امام ابداع واحداث الکا ہے لیکن منصف خبیر کلمہ اذا اختفی سے مقصود و مرام حاصل کر سکتا ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ ذلک ہدی للذین یومنون بالغیب ف اور ہی نصف شعبان ۲۷ھ وفات علی ملقب قاہر لاعداء دین اللہ اور بعضے اسی ظاہر لامر اللہ کہتے ہین یہ شیعہ اسمعیلی تھے بنی فاطمہ مین سے اور ہی اس تاریخ ۳۲۸ھ کو ابو الحسن علی بن محمد السمری علیہ الرحمہ وکیل اخیر وکلاء وسفرائے حضرت صاحب العصر والزمان فوت ہوئے ف اسامی وکلاء سفراکی از روئے کتاب جنات الخلود یہ ظاہر مین حسن بن روح ومحمد بن عثمان بن ابی عمرو العمروی۔ اور حاجز بن محمد بن عثمان اور ہلالی اور عطار اور عبد اللہ العاصمی الکوفی اور محمد بن ابراہیم بن مہزیار الاہوازی ومحمد بن اسحق القمی ومحمد بن صالح الہمدانی وابو جعفر ومحمد بن عبد اللہ النزیل الہریؒ وقاسم بن علاء آذربایجانی ومحمد بن شاذان النیشاپوری اور بعض تالیفات آخوند صاحب اور قاضی صاحب مین یہ نام دیکھے گئے محمد بن عثمان بن سعید العمیری اور باپ الکا یعنی عثمان بن سعید العمیری کینت انکی بعضی کتابون مین ابو عمر اور لقب سمان وزیات اور عثمان بن سعید خدمت حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکری مین بھی رہے پھر یہ دونو بارشاد حضرت امام حسن عسکری شرف وکالت مین ممتاز رہی غیبت صغری

مین اور مامور تہے اسبات کی کہ بعد عثمان بن سعید محمد بن عثمان کو یہ کام مفوض رہی چنانچہ
محمد بن عثمان کی مدت سفارت پچاس برس اور جو سوالات مومنین ہوتے تہے بذریعہ توقیعات
معرفت انکی صادر ہوتے تہے سو محمد بن عثمان ماہ جمادی الاول ۳۰۵ھ مین واصل برحمت
الہی ہوئے اور قبل فوت بدو ماہ اپنی قبر کہود دی تہی حسب الامر جناب صاحب العصر اور ابو القاسم
حسین بن روح کو اپنا قائم مقام کیا اسیطرح وہ رہی اور شعبان ۳۲۶ھ مین وفات پائی
وقت وفات حسب الامر ابو الحسن علی بن محمد السمری علیہ الرحمہ کو اپنی جگہہ چہوڑا پہر وہ
نصف شعبان ۳۲۸ھ کو فوت ہوئے اور توقیع جو بحکم عدم وصیت انکو صادر ہوا کتب
مبسوطہ مین ہے اور وقت وفات سمری مخلصین شیعہ نے التماس وصیت کی لئے کی اس
سبب سیکی لئے وصیت نہین ہوئی اتنا کہا کہ للہ الامر ہو بالغہ یعنی حکم واسطے خدا کے ہے
وہ جسے چاہے پہنچاوے غرض یہ اخیر وکلائے غیبت صغریٰ تہے کہ مدت ۷۳ برس کی تہی
جسکی ابتدا ۲۵۵ھ سے تا ختم بعضے خیال کرتے ہین یعنی بعد تولد ہی اکثر لوگونکی نظر سے غایب
رہتے تہے اور بعض اقوال سے غیبت وقت وفات والد ماجد سے خیال کیجاتی ہے۔ باقی
حال مفصل کتب مبسوطہ مین ہے اور یہانسے غیبت کبریٰ ہے تو نظر بر تصریح مرقومۃ الصدر
وقت غیبت صغریٰ حکومت مہتدی یا معتمد اور وقت غیبت کبریٰ حکومت راضی
باللہ بن مقتدر عباسی اور اکثر لوگون نے بظاہر بہی حضرت کو دیکہا ہے کتب مبسوطہ مین
اسامی کثیرہ ہین حرزاً عن الطوالت اس جگہہ نہین لکہی گئے از انجملہ محمد بن ہمام و
اسحق بن یعقوب و ابو القاسم بن جلیس و ابو عبد اللہ الکندی و ہارون الضرار و ابی عبد اللہ
بن روح اور مسرور الطباخ وغیرہم کہ خزائن الانوار اور جنات الخلود وغیرہ مین اکثر
اسامی مجتمع ہین قاضی صاحب غیبت کبریٰ عہد راضی بن مقتدر مین ۳۲۹ھ ہجری اور

غیبت صغریٰ عہد معتمد عباسی ۲۶۶؁ لکھتے ہین وفیہ تامل ومظنۃ التصحیف ف **سترہوین**
وفات امیر تیمور ۸۰۷؁ مین اس تاریخ کی رات کو۔ مدفن سمرقند مین دوشنبہ ۲۳ تاریخ
یعنی چھٹے دن وفات سے یہ بادشاہ چغتائی تھا ماہ جمادی الاول ۸۰۷؁ مین بادشاہ
فیروزآباد مین جلوس فرمایا ہوا یعنی ملک ہند مین اور یون اصل سلطنت اسکی ۷۸۱؁ ہی
ف یہ بادشاہ حقیقت مین مذہب حقہ امامیہ رکھتا تھا گو کہ ظاہر ملقب بشیعہ نہین تھا
رسم نقل ضریح مقدسہ جناب سید الشہدا ہند مین اسی کے عہد سے ہے باقی حال کتب مبسوطہ مین
ہی دیکھنا چاہیے اور بھی تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ اس تاریخ ۳۵۸؁ کو معز علوی کا
خطبہ دیار مصر مین بیچ مسجد عتیق کے پڑھا گیا کہ خطیب ابو عبد اللہ بن حسن شمشاطی تھا
اور ماہ جمادی الآخر ۳۵۹؁ مین ابو الحسین جوہر نے جو کہ غلام تھا معز کی باپ اسمعیل منصور
کا جامع مسجد ابن طولون مین اور مسجد عتیق مین اذان مع حی علی خیر العمل اور بسم اللہ پکارکر
بطریقہ مستمرہ حقہ جاری کروائی۔ **بیسوین** ایک رسالہ آخوند صاحب مین ہی کہ اسی تاریخ
نوروز معتضدی مقرر ہوا چنانچہ تاریخ ابو الفدا مین ہے کہ ۲۸۲؁ ہجری کو معتضد نے حکم
کیا لینے خراج کا اس مہینے مین واسطے آسانی خلقت کی نوروز خیزران کی مہینے مین جو

ف کتاب خزائن الانوار مین جو حال ازدواج واولاد حضرت صاحب العصر والزمان مین ہی مختصر یہ ہی کہ ایک زوجہ
دائمی اولاد ابی لہب سے تھی نام ونشان انکا معلوم نہین واللہ اعلم کوئی فرزند بھی انسے ہوا یا نہین وقس علیٰ ہذا
عدد اولاد بھی غیر مفہوم اور محتمل ہے کہ بہت اولاد ہو اسلیئے کہ وہ حضرت جمیع اقطاع ربع مسکون مین
سیاحت کرتے مین اور اکثر جگہہ تاہل ہو گا اس سبب سے کہ شریعت محمدی مین ترک تاہل جایز نہین اور مردی ہے کہ جبتک نزار
پسر شید قاتل سواری ادنسی بہم نہ پہنچین وفات نپائین گی زیادہ تفصیل بحار وغیرہ کتب مبسوطہ مین دیکھنی چاہیے اور فوت حضرت بعد ظہور
اولاد بعنوان شہادت حضرت سے ایک زن ملیحہ نام ریش دار کے اور مدفون ہون گے قبر رسول خدا پاس اللہم عجل فرجہم

ردی پہنیون سی ہوتا ہی جبکہ آفتاب اخیر جوزا مین پہنچتا ہے - اور بہی اس تاریخ سنہ ۶۳۳
کو سلطان شمس الدین التمش بیٹا ایلم خان ترک کا فوت ہوا دفن اسکا قلعۂ رائی پتہورا
عقب مسجد قوۃ الاسلام جو قطب صاحب مین مشہور سات کوس دار الخلافہ شاہجہان آباد سی ہے اور
اسی تاریخ اسکا بیٹا رکن الدین فیروز شاہ اسکی جگہہ بیٹہا اور سنہ ۶۳۵ مین فوت ہوا تاریخ نہین
پائی گئی تئیسوین بتحریر اخوند صاحب بقولی ولادت جناب امیر یہ قول بہی تصحیف
معلوم ہوتا ہی اور بہی اس تاریخ سنہ ۶۳۳ھ وفات فاضل اجل محدث سنیان ضیاء الدین
ہبۃ اللہ بن الحسن بن ہبۃ اللہ جو کہ بہائی تہا ابن عساکر کا اور بہی کشف الغمہ مین بقول
بعض مخالفین ولادت حضرت صاحب العصر والزمان پچیسوین از روے جامع عباسی
بقولی اس تاریخ سنہ ۴ھ ولادت جناب سید الشہدا یہ قول بہی محض تصحیفی ہی ف پچیسوین تاریخ
ابو الفدا اور تاریخ حمزہ اصفہانی مین ہی کہ اس تاریخ سنہ ۱۰۵ھ ہلاک ہوا یزید بن عبد الملک یہ دسوان
خلیفہ بنی امیہ کا تہا جو کہ سنہ ۱۰۱ھ مین خلیفہ ہوا تہا - چہبیسوین روز پنجشنبہ سنہ ۵۸۱ھ وفات
ابو القاسم ابو زید عبد الرحمن المشہور سہیلی و خثعمی ہے جو کہ سنیون کے ہان بہت مشہور
و معتمد ہی ان کے ائمہ علم دین مین کذا فی تاریخ ابن خلکان اٹہائیسوین تاریخ کی رات
مین شب چارشنبہ اس تاریخ سنہ ۳۲۱ھ کو محمد بن حسین ابن دُرید الازدی اللغوی کہ بتحریر
قاضی صاحب شیعی تہا بغداد مین فوت ہوا عمر ۹۳ برس اور اسی تاریخ ابو ہاشم عبد السلام
بن ابی علی جبائی متکلم بہی فوت ہوا - نحس اکبر ۱۴-۲۰-۲۶ - اور بعض نسخہ مین بجائے
چودہوین چوتہی دیکہی گئی -

تاریخ عمومی ہر ماہ

بروایت علی بن طاؤس وغیرہ باسناد امام بحق حضرت امام جعفر صادق و سلمان فارس

پہلی تاریخ روز مبارک ہی روز پیدایش آدم ہے واسطے ہر مطلب وحاجت کی۔ اور حضوری
بادشاہ کے اور سفر اور طلب علم اور تزویج اور خرید وفروخت چارپایون کے خوب ہی
فرزند اسدن پیدا ہو تو مبارک اور فراخ روزی ہو۔ جو بندہ یا حیوان اسدن بہاگی
آٹھ رات تک نہین پایا جاوے بعد اسکے پاوے اور بعضی روایت مین جلد پاوے
جو اسدن بیمار ہو جلد شفا پاوے اور بعض روایت مین کاشت زراعت ودرخت
اور بناے عمارت کیلئے خوب ہی۔ **ف** منقول ہے حضرت امام ہمام جناب امام محمد باقرؑ
سے کہ جب تاریخ پہلی چاند کی ہو چاہیے کہ دو رکعت نماز جسمین رکعت اول مین بعد حمد تیس مرتبہ
سورہ توحید اور رکعت دویم مین بعد حمد تیس مرتبہ سورہ قدر پڑہو اور بعد اسکے کچھہ تصدق
کرو اور سلامتی تمام مہینے کی خدا تعالیٰ سے لو۔ **دوسری** سب کام کو مبارک ہے نیک ہے
حضرت حوا اس تاریخ پیدا ہوئین اور نکاح حضرت حوا کا ہوا خصوص واسطے نکاح کے اور
بنائے مکان اور تحریر قبالہ وعہدنامہ معاملات وسفر ودخول خانہ وطلب حوائج کے بہت خوب ہے
مبارک ہے جو فرزند پیدا ہو نیک تربیت پاوے جو شخص اول روز بیمار ہو خفیف بیماری ہو
جو اخیر روز بیمار ہو ثقیل ہو **تیسری** نہایت نحس ہے اس تاریخ آدم وحوا بہشت سے نکالے
کپڑے عزت کے اُن کے بدن سے اوتارے گئے۔ اس تاریخ ملاقات سلاطین وبیع وشراو
طلب حوائج اور کسی معاملہ کے نزدیک ہونا نہین چاہیے مشغول اصلاح کارخانہ رہنا چاہیے
جو بندہ بہاگی پکڑا جاوے بقولی پکڑا جاوے جو بیمار ہو تو بیماری شدت پکڑے فرزند جو تولد ہو طویل العمر اور
روزی والا ہو یہ تاریخ نحس اصغر سبعہ منحوسہ مین کہلاتی ہے کسی کام کے لئے نیک نہین
تصدق واسطے رفع نحوست اس دن کے بہت ضرور ہی جو شخص اسدن سفر کرے خوف
راہزنی ہی **چوتھی** نیک ہے واسطے زراعت اور شکار اور بنائے عمارت اور نکاح

اور لینے چارپایون کے اور پیدائش ہابیل فرزند آدم بہی اس تاریخ ہی مگر سفر کرنا مکروہ ہی جو اس تاریخ سفر کرے خوف قتل و ہلاکت جان و غارت و نزول بلائے عظیم ہے جو فرزند تولد ہو مبارک ہو اور جب تک زندہ رہی لوگ اسی دوست رکہین جو بہاگے بندہ تو ہاتہہ نہ آوی ایسی جگہہ پناہ لاوی کہ ہاتہہ نہ آسکے جو بیمار ہو جلد شفا پاوے پانچوین نحس ہے قابیل بیٹا آدم کا اس تاریخ پیدا ہوا اور پہر اسی دن بہائی کو قتل بہی کیا ہی نہین جانتا تہا کہ نعش کو کیا کرے ایک کوے نے ایک کوے کو لڑکے مار ڈالا اور چونچ سے زمین کہود کر اسے گاڑ دیا اسنے بہی اسے دیکہکر زمین کہود کر گاڑ دیا یہ اول شخص ہے جسنے خون ناحق کیا اس دنیا مین گویا چہارم عالم انسانیکا قتل ہے غرض روز نحس ہے کسی کام کے لئے مبارک نہین جانا چاہیئے مولود کی پیدائش اس دن کی اچہی نہین حال اُس کا اچہا نہوگا - یہ تاریخ بہی سبعہ منحوسہ مین نحس اصغر سے کہلاتی ہے - چہٹی نیک ہے واسطے نکاح اور طلب حاجت کی اور سفر دریا و خشکی کے جو سفر کرے سلامتی سے گہر آوے خریداری چارپایہ اور شکار مبارک ہے جو بیمار ہو جلد شفا پاوی مولود جو ہو مبارک ہے نیک تربیت پاوی آفات سے امن مین رہے جو بندہ یا حیوان بہاگے جلد پایا جاوے بروایت سلمان جو خواب اس تاریخ دیکہا جاوے ایک روز مین تعبیر اُسکی ظاہر ہو - ساتوین سب کامون کو نیک ہے خصوصاً واسطے عمارت و درخت اور بیاہ نکاح و شکار و طلب روزی و خرید و فروخت اور جو شخص کچہہ لکہنا شروع کرے کمال کو پہنچے جو لڑکا تولد ہونیکو تربیت و فراخ روزی ہو - ملاقات سلاطین و بزرگان و خرید بردہ نہایت نیک ہے - آٹہوین نیک ہے واسطے ہر حاجت کے مثل خرید و فروخت و بنائے عمارت و درخت وغیرہ اور بادشاہ پاس جاوی تو حاجت روا ہو اور بد ہے واسطے سفر

خشکی وتری اور ارادۂ جنگ وقیام جنگ اور لکھنے عہد نامہ کے جو بچہ پیدا ہو شایستہ
تربیت پکڑے اور فراری پکڑا نہ آوے مگر بہت دشواری سے اور راہ گم کردہ بہت
مشکل سے رستہ پاوی جو اسدن بیمار ہو مرض شدت پکڑے تعب کھینچے اور بعضی
روایت مین جلد شفا پاوی اور بروایت سلمان سب کامونکو شایستہ ہی مگر ظاہرا
سفر مستثنا ہے۔ نوین نیک ہے سب کامونکو جو شخص دشمن سے لڑے غالب آوی
جو سفر کرے فائدہ پاوے اور جو دشمن سی بہاگے نجات پاوے جو فرزند پیدا ہو فراخ
روزی ہو شایستہ نیک ہو جو خواب دیکہا جاوے اسیدن ظہور پکڑے جو کسی سی بہاگ
جاوے کوئی اُسپر ہاتہہ نپاوے قرض دینا زراعت کرنی سب مفید ہو جو بیماری
ہو تو بیماری سنگین ہو دسوین اس تاریخ ولادت حضرت نوح ہے فرزند جو تولد
ہو بڑے عمر اور بزرگ خلق و فراخ روزی ہو مگر دشوار تربیت پاوے نیک ہے واسطے
خرید فروخت وسفر وزراعت کی بہاگا ہوا جلد ہاتہہ آوے جو شخص مریض ہو لازم ہے
کہ وصیت کرے ایک روایت مین نیک ہے ہر کام کے لئی سوائے جانیکے بادشاہ پاس اور جو
مریض ہو عافیت پاوی اور بروایت سلمان جو خواب اس تاریخ دیکہے بیس دنمین ظہور
پکڑے گیارہوین اس تاریخ ولادت حضرت شیث ہی نیک ہے واسطے ابتدائے
کار خرید فروخت وسفر وغیرہ اکثر کامونکی لیکن بد ہے واسطے جانیکے بادشاہ پاس
جو بہاگی بطوع و رغبت جلد پہر آوے جو بیمار ہو جلدی صحت ہو جو راہ گم کرے سالم
رہی فرزند جو تولد ہو اچھی زندگانی کرے لیکن نہ مریگا جبتک فقیر نہو اور بادشاہی سے
بہاگے بارہوین نیک ہے نکاح کے لئی اور سفر دریا کے لئی کشود دوکان کے لئی شرکت
کے لئی اور اسدن واسطہ دو شخصون مین ہنین ہونا چاہیے جو فرزند پیدا ہو باسانی

ترببیت پاوے جو بیمار ہوا احتمال و امید صحت ہی - بروایتی گریختہ ہاتھہ آوی اور فبرزند طویل العمر ہو اور پریشان ہو عقد اسدن کا مبارک معاملہ نافع بروایت سلیمان خواب میں روزتک ظاہر ہو اور سب کاموں کو خوب ہے مگر اول روز بادشاہ پاس جاؤ آخر روز بچاؤ

تیرہوین نحس ہے واسطے سب کاموں کے ملاقات سلاطین و منازعت و معاملات وغیرہ دسر تراشی و روغن مالی سب چیزون سے پرہیز چاہیے جو بہاگے اس تاریخ تو سالم رہے او سپہر ہاتھہ نہ پہنچے جو مریض ہو شدت پکڑے بچہ جو پیدا ہو اکثر متذکر رہی مگر چندان زندہ نہین رہے اکثر تجربہ بہی ہوا ہی - بروایت سلیمان خواب نو دنمین ظاہر ہو - یہ تاریخ ہی نحس اصغر سبعہ منحوسہ مین ہی

چودہوین نیک ہے ہر کام کو واسطے طلب علم و خرید فروخت و سفر دریا اور قرض لینے کے اور ہر کام کے جو فرزند تولد ہو ظالم ہو اور راغب طرف علم کے اور قرض لینا دینا بہی نیک ہی جو بہاگا ہوا اسدن کا ہو پیدا ہو جو مریض ہو جلد صحت ہو ایک روایت مین ہو لود طویل العمر ہو اور آخر عمر مین بہت مالدار ہو اور دانا و خوشنویس - بروایت سلیمان خواب چبیس دنمین ظاہر ہو

پندرہوین نیک ہے سب کام کو مگر قرض لینے دینے کو بد ہی جو بیمار ہو جلد شفا پاوے بچہ جو ہووی اخیر عمر تک شکستگی زبان کی نجاوی اسد نکا بہاگا قریب ملکمین ہاتھہ آوے سفر موجب خیر و انتفاع ہووی بروایتی خواب تین دنمین ظاہر ہو

سولہوین نحس ہے کسی کام کو اچہی نہین مگر عمارت بنانیکو اچہی ہی اور جو سفر کرے تو خوف ہلاکت ہی جو بیمار ہو تو شفا پاوی جو بچہ قبل دوپہر کے پیدا ہو دیوانہ بدحال ہو بعد دوپہر کے ہو نیک حال ہو بقولی زندہ نرہے جو بہاگے پہر آوی جو راہ گم کرے تو سالم رہی بروایتی روز نحس ہے کسی حاجت کو نجاو صدقہ بہت ضرور ہی جو بیمار ہو خوف تلف ہے بروایت سلیمان

خواب دو دشمنین ظاہر ہو۔ یہ تاریخ بہی سبعہ منحوسہ مین سے ہی۔ **ستر ہوین** میانہ ہی یعنی نہ اچہی نہ بری۔ قرض لینا دینا منازعت خوب نہین جو چیز کسیکو قرض دی پہر نہ آوی بچہ جو پیدا ہو نیک حال ہو۔ اور بقولی تاریخ صاف نیک ہے جو چاہی سو لین دین کرے بیع و شرا نکاح زراعت ملاقات بادشاہ سب نیک ہے۔ بروایتی بالعکس اسکے سب باتون کو بد ہی اور بروایتی خون لینا سینگیان لگانی اس تاریخ موجب شفا ہے۔

اٹہارہوین مبارک و نیک ہے نکاح و خرید و فروخت و سفر کے لئے طلب حوائج کے لئے اور سب چیز کے لئے جو کوئی دشمن سے معارضہ کرے تو فتحمند ہو قرض دی تو جلدی وصول ہو بیمار ہو جاوے تو جلد شفا پاوی بچہ پیدا ہو تو نیک حال ہو کبہی محتاج نہو۔

انیسوین روز ولادت حضرت اسحقؑ ہے نیک ہے واسطے طلب روزی و حوائج اور سفر اور کوشش کرنے کامون اور خرید بردہ اور طلب علم کے اور بروایتی بد ہی واسطے خرید چارپایہ اور بردہ کے جو اسدن بہاگے پایا جاوی بعد پندرہ شب کے اور بچہ جو پیدا ہو توفیق نیک پاوی صالح بابرکت ہو اور بروایتی مخاصمت کسی سی کری تو فتح پاوی غرض نیک ہے واسطے سب کامون کے۔ **بیسوین** میانہ ہی یعنی نہ اچہی نہ بری اور بروایتی صلاحیت رکہتی ہے واسطے سفر اور بنانے مکانون کے اور لگانے درختون کے اور خریداری چارپایون اور قضائی حاجت اور زراعت اور ملاقات بادشاہ کی بہاگا ہوا اس تاریخ کا ہاتہہ آجاوی جو گم ہو خبر اسکی ملجاوی جو راہ گم کری خوف ہلاکت ہی جو بیمار ہو جاوے مرض سختی پکڑے بچہ جو پیدا ہو زندگانی مشقت و دشوار سے کرے۔ بروایتی نیک ہے واسطے ہر کام کی خصوصاً سفر و طلب حوائج و عمارت و تزویج و کاشت درخت و حضوری بادشاہ **اکیسوین** بہت بد و نحس ہے کسی مطلب کے لئے

اچھی نہین جو سفر کرے خوف ہلاکت رہی ملاقات سلاطین کو نہین جانا چاہیئے جو
بچہ تولد ہو ہمیشہ فقیر رہے بقولی واسطے مارنے حیوانات کی خوب ہی۔ بقولی خون لینے کو
بھی اور حقنہ کو بھی خوب ہے ورنہ کمال روز نحس روز ریختن خون ہی یہ تاریخ بھی نحس اصغر
سبعہ منحوسہ مین معدود ہی **بائیسوین** نیک ہے واسطے قضائے حاجت و خرید و فروخت
اور ملاقات بادشاہ کے اور صدقہ اس روز بہت قبول ہے اور ثواب المضاعف بیمار ہو
تو صحت جلد ہو سفر کرے تو خیر و نفع جلد پھرے غرض سب کار ہاے دین و دنیا کے لئے خوب
ہے بروایتے فرزند جو تولد ہو مبارک و محبوب ہو جو کوئی بادشاہ پاس جاوے مطلب کو پہنچے خوش
ہو **تیئیسوین** روز ولادت حضرت یوسف ہی نیک ہے واسطے ہر کام کے خصوصاً
طلب حاجات و تجارت و خواستگاری نکاح اور نزدیکی بادشاہ کی بچہ جو تولد ہو تربیت
نیک پاوے مبارک شائستہ ہو سفر جو کرے بہت خیر و خوبی دیکھے اور سلامت گھر آوے
بمنفعت **چوبیسوین** بہت نحس ہے فرعون اس تاریخ تولد ہوا کسی کام کے لئے
اچھی نہین الا عبادت و یاد الہی ہر حال مین بہتر بچہ جو پیدا ہو دشوار لیسی گزارے اور بے توفیق
دنیا و عقبیٰ ہو ہر چند رغبت خیر کرے اخیر عمر مین مارا جاوے یا غرق ہو جو مریض ہو
تو طول ہو مرض مین۔ بروایتے اگر سفر اس تاریخ کوئی کرے اسی سفر مین مر جاوے
یہ تاریخ بھی نحس اصغر سبعہ منحوسہ مین معدود ہے۔ **پچیسوین** بہت نحس ہے اکثر بلا مین
آل فرعون پر نازل ہوئین ہین اور بقولی فرعون اسی تاریخ غرق ہوا حقتعالے نے
فرعون کی ساتھہ اہل مصر کو بآیات عذاب مبتلا کیا کسی کار و حاجت کو اس تاریخ
نہین کرنا چاہیئے جو کوئی بیمار ہو تو بہتری نہ دیکھے مرض شدید ہو حال روز بروز بدتر
ہو جو سفر کرے تو محل خطر ہے بچہ جو پیدا ہو نیکو کار و نیک قدم ہو اور رزق اسکا وسیع ہو

لیکن بلاے سخت مین پڑے آخر کو نجات پاوے بروایت سلمان ہی کہ اعمال نیک نماز و صدقہ و دعا واسطے رفع نحوست اسدن کی کرنی چاہیین دعا و نماز اعمال ضرور ہی - یہ بھی سبعہ منحوسہ مین سے نحس اصغر ہے چھبیسوین نیک ہے واسطے سفر اور سب امورون کے سواے نکاح کہ جو اسدن تزویج کرے تفرقہ زن و شوہر مین ہوجاوے اور سفر سے آوے تو اسدن اپنے اہل مین داخل ہووے اس تاریخ موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا اور بارہ چشمہ آب کے جاری ہوے اور اسدن دریا شگافتہ ہوا جو کوئی بیمار ہو مرض شدت پکڑے بدحال ہو بچہ جو پیدا ہو طویل العمر ہوگا بروایتے جو سفر کرے فائدہ نہ دیکھے گا اور شاید کہ نہ پھرے اور تصدقات بہت کرو کہ فائدہ تصدقات بہت ہی ستائیسوین نیک ہے واسطے ہر کام دنیا کی اور بروایتے سفر کے لیے خوب ہے بچہ جو ہو خوبصورت مقبول خلایق طویل العمر کثیر الخیر ہو ہمیشہ مائل بکارہای نیک ہو بروایتے واسطے عمارت و زراعت و خرید و فروخت و حضوری بادشاہ و سعی حوایج کی نیک ہی اٹھائیسوین پیدایش حضرت یعقوبؑ کی ہی واسطے سب کامون کی خصوص بروایتے واسطے سفر کے نیک ہے بچہ جو ہو ہمیشہ غمگین و محزون مریض باتبلاے ضعف چشم ہو اخیر عمر مین اور غمہاے پے در پے اسے پہنچین مگر آخر کار مطلب کو پہنچے روزی فراخ ہو مولود کو اور محبوب خلق ہو اور محسن اپنے اہل کا او نتیسوین نیک ہے واسطے سب کامون کے سب حاجتون کے خصوص ملاقات بادشاہ وغیرہ و برادران و دوستان جو سفر کرے مال و نفع خوب پاوے جو کوئی بیمار ہو جلد شفا پاوے بہاگا ہوا جلد آوے لیکن وصیت نامہ لکھنے کو خوب نہین اور واسطے کاتبون کے شروع کام کو خوب نہین جو بچہ پیدا ہو حلیم ہو بہت مال پاوے بروایت سلمان خواب جو دیکھے اسی روز اثر ظاہر ہو - تیسوین نیک ہے واسطے خرید و فروخت اور تزویج کے جو بچہ پیدا ہو مبارک قدم ہو البتہ بروایتے کج خلق بروایتے حلیم

وبردبار خلیق وفادار اور رفیع صادق اللسان ہو بھاگا ہوا اسدن کا گرفتار ہو گم شدہ
پایا جاوے قرض لیا ہوا جلدی ادا ہو بروایتے حضرت اسمعیل پسر ابراہیم اسدن تولد
ہوئے ہر کام کو نیک ہے خصوصًا درخت و زراعت و عمارت کے لئے ۔ **تنبیہہ** واضح ہو
کہ احکام تواریخ و ایام جو ہر قوم ہوئے اور ہوتے ہین اختیار و اعتبار اِن کی سعادت و
نحوست کا علی العموم و علی الاطلاق اُسوقت تک مرعی و معمول ہے جب تک کہ کوئی حدیث
خاص نحوست و امتناع اُسکے لئے نہین عارض ہو اور جبکہ کسی حدیث خاص سے منع واضح ہو
تو اِس حال مین بسبب اوس مخصص کے یہ حکم عمومی متروک ہوگا باستثنائے خاص یعنی مثلاً
دوسری تاریخ عمومًا نیک ہی واسطے نکاح و سفر کے مگر خاص دوسری شوال کے بحدیث خاص
امام نحس اکبر ہے یا مثلاً اسدن قمر در عقرب ہو یا تاریخ دوسری ماہ ربیع الاول کے کہ خاص
روز وفات پیغمبر خدا ہی یا یہ کہ دوسری کسی مہینے کی روز دوشنبہ پڑے یا روز شہادت
کسی امام کا ہو کہ ضروری الحزن و ممنوع السرور ہو تو اُسوقت لحاظ منع خاص ضرور ہوگا
اور اسی طرح بالعکس اسلئے کہ مثلاً اگر کوئی دن بحکم عمومی بد ہی مگر بموجب حدیث خاص لازم
آپڑا تو رعایت اور سعادت باعث رفع بدی و نحوست مرعی ہوگی ۔ واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب ۔

ایام ہفتہ

جمعہ یہ دن منسوب باہلبیت طاہرہ و مومنین ہے تمام اشکال و اشغال خلقت
آسمان و زمین اسدن جمع ہوئے تمام خلق اقرار وحدانیت خدا تعالے و رسالت انبیاء

ف جناب اخوند صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ تاریخین جو مذکور ہوئین اگر باعتبار ماہ فرس قدیم رعایت ہوگی نحوست
کی تو بہتر ہے کیونکہ ظاہر بعض احادیث اسی پر دال ہے ۔ ۱۲ ۔

ولایت اوصیا ائمہ ہدیٰ پر جمع ہوئی چاند سورج جمیع کواکب ملائکہ وغیرہ سب جمع ہوئے پیدائش
اور ہبوط حضرت آدم اور وفات بہی اسدن ہوئی ظاہرا اسی لئے جمعہ بہی اسی کہتے ہین یہ
دن بہت مبارک ترین دنونکا اور بہترین روز عید مومنین ہی بلکہ احادیث مین وارد ہے
کہ جمعہ بہتر ہی عید فطر و عید الضحیٰ و عید غدیر سے بہی اور آفتاب طلوع اور غروب نہین کرتا
کسی دن کہ بہتر جمعہ سے ہو ایک ساعت ہی اسدن مین قبول ہونے دعا کی اور بعض حدیث
مین ہی کہ چاشت اسکی قبول دعا کی ہی اور عبادت اسمین افضل عبادات ہی خروج حضرت
صاحب العصر والزمان اسی دن ہوگا قیام قیامت اسی دن ہوگا شب جمعہ بہی یعنی رات
بہی اسکی جو رات گذرکے صبح کو جمعہ ہوتا ہے بہترین راتونکی ہی اور یہ تمام رات عبادت
کی ہی اور استجابت دعا کی قریب صبح ایک فرشتہ بموجب حکم خدا نازل ہوتا ہے ندا کرتا ہے
کہ کوئی دعا کرنیوالا ہی جو دعا کرے کہ بارگاہ الٰہی مین قبول ہو یعنی جو شخص دعا کرے اور اسکی
لئے مصلحت الٰہی ہو بیشک قبول ہوگی بعض حدیث ہی کہ روز استجابت دعا ہی خصوصًا
دو ساعتین کہ ہرگز دعا رد نہین ہوتی ایک تو بعد فراغ امام از خطبہ ایک اخیر روز کہ وہ
ساعت ہی کہ کار دنیا تمام ہوا حضرت آدم پیدا ہوئے۔ حفاظت نماز شب جمعہ بہت ضرور
اور لازم اور قضا بہت مضر۔ ملاقات مومنین اور خوشبو لگانے نورہ لگانا خضاب اور
غسل اور ناخن کٹوانے سر منڈانا لبین یعنی وغیرہ صحبت بی بی سے اسدن نیک اور سنت
مین ف بعضے روایات مین دیکہا گیا کہ اگرچہ یہ دن منسوب بہ جمیع اہلبیت طاہرہ ہی لیکن
زیادہ تر خصوصیت با جناب صاحب العصر والزمان رکہتا ہی اسدن توسل بجناب باری بوسیلہ
امام بدعا و زیارت امام ضرور ہے اور مہمان خوان نعمای شفاعت خدام امام اپنی تئین جاننا
چاہیئے اور زیارت پیغمبر خدا بلکہ زیارت چہاردہ معصوم مستحب ہی اور خصوصًا زیارت حضرت

صاحب العصر اور زیارت جناب سید الشہدا کہ زیارت علقمہ مشہور ہی بہت مفید اور موثر
ہی واسطے ہر حاجت کی اور مغفرت کی - اور دعائے توسل کتب مبسوطہ مین ہی **ف** احادیث
مین ہی کہ اگر ناخن جمعرات کی دن کسی نے کٹوائی ہون یعنی جمعہ کو اصلا ناخن کٹوانیکے قابل نہو
تو سوہن ہی سی جمعہ کو گہس لے تا کہ سنت بہی ادا ہو اور ہر درد سی امن مین رہی بعض حدیث
مین ہی کہ جمعرات کی دن اگر سب ناخن کٹوائے تو ایک ہی ناخن رہنے دی تا کہ جمعہ کو کٹوائے
اور ناخن لینے جمعہ کو باعث طہارت ہی جمعہ آیندہ تک اور یہی حدیث ہی کہ ناخن لینا اسدن
باعث امن ہی داغ سفید اور بال جہڑ جانیکے بیماریون سی اور باعث فراخی روزی ہے
اور ناخن لیوے تو شروع انگشت کوچک دست راست سی کرے اور ختم کرے انگشت
کوچک دست چپ پر اور بعض حدیث مین بالعکس اسکے ہی اور سب دنون کے لئے یہی ترکیب ہے
بعض حدیث مین نورہ لگانا اسدن باعث داغ سفید ہی لیکن روایات متعددہ مین
تجویز ہے بلکہ روایات صحیحہ مین استحباب ہی - یہ دن نیک ہی واسطے قطع و پوشیدگی
جامہ کے اور درخت لگانیکے اور نقل و تحویل کو اور نیک ہے واسطے نکاح و عروسی اور سب
کامونکی لیکن مکروہ ہی قبل نماز جمعہ کے سفر کرنا بلکہ ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی قبل از
نماز جمعہ سفر کرے تو ندا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ نہ پہیرے تجھکو خدا تعالے اور بعد نماز کے سفر
مبارک ہی اور بعض حدیث مین خون لینا بد ہی کیونکہ ایکساعت جمعہ کی ہی کہ اسمین خون
لینے مین اسی خوف ہلاکت ہی اور بعض روایت مین نہی وقت زوال کے لئی ہی اور چند روایتون
مین مطلقاً بد نہین بلکہ نیک ہی اور حدیث مین ہی کہ زیادتی خون ہو تو آیتہ الکرسی پڑہکے
خون لیڈالے **ف** شب جمعہ کو جو شخص جماع کرے فرزند جو پیدا ہو خطیب و سخن گو ہو اور روز
جمعہ بعد عصر جماع کرے تو فرزند دانا مشہور ہو اور بعض روایت مین جمعہ بعد عشا جو جماع

کرے تو فرزند اولیا مین سے ہووے اور نمازی۔ شب جمعہ کو دو رکعت نماز ہر رکعت مین
بعد حمد سورہ زلزلہ دس مرتبہ اور بعد فراغ نماز یاحیّ یا قیّوم یاذالجلال والاکرام
جو شخص پڑہے تمام مخلوقات کی شر سے امن مین رہے اور تلاوت سورہ کہف بنی اسرائیل
وطور ویس والم سجدہ ولقمٰن وحم سجدہ ودخان وصافات وواقعہ ورحمٰن ضرور ہے
اور طلوع صبح پر سورہ توحید ایک سو بار اور ایک سو بار استغفار۔ روزہ اس دن کا
باعث کفارہ گناہان وحسنات المضاعف ہے اور سورۃ النسا وصافات سنت اور
بیس رکعت عوض نافلہ ظہر مین سنت ہین۔ زیارت قبور مومنین خصوصاً قبر والدین
بہت ضرور۔ ساعت استخارہ بقولی صبح سے تا طلوع آفتاب اور زوال سے تا عصر بقولی
صبح سے تا طلوع آفتاب اور چاشت سے عصر تک اور مغرب سے عشا تک۔ ف
روز جمعہ متعلق ومنسوب سبعہ سیارون مین ساتہہ زہرہ کے ہے اور شب جمعہ منسوب بقمر ہے۔
شنبہ یعنی ہفتہ یہ دن منسوب بآل محمد ہے اور مختص شیعیان اہلبیت ہے حقتعالی نے مبارک
کیا صبح وشام کو اسدن کے اور پنجشنبہ کی واسطے امت محمدی کے سب کامونکے لئے نیک ہے
خصوص واسطے سفر کے کہ فرمایا آنحضرت نے بارک الله یوم السبت والخمیس اور بہی حدیث
مین ہے کہ جو پہر اپنی جگہہ سے ہفتہ کو جدا ہو تو حق تعالی اُسکو اسی جگہہ پہیرتا ہے اس روز
سب کار آفرینش تمام ومنقطع ہو چکا مگر قطع جامہ کے لئے بہت بد ہے حدیث مین ہے کہ جو شخص
اسدن جامہ قطع کرے تو جبتک جامہ بدن مین رہیگا یہ مریض رہیگا مگر یہ کہ بیچ ڈالے یا کسیکو
دیڈالے۔ خون لینا شکار کرنا وغیرہ نیک اور بعض روایت سے خبات الخلود وغیرہ مین

ف یہ دن بہی مخصوص ومنسوب ہے بزیارت جناب پیغمبر خدا اسدن مہمان حضرت کا اپنے تئین جانے اور توسل روح
مقدس حضرت سے پکڑے اور زیارت حضرت کی پڑہے اور دعاے توسل کتب مبسوطہ مین ہے

درخت لگانا اور بہین لینی اور ناخن لینی بہی سب نیک لکہی ہین اور بعض تالیفات
اخوند صاحب مین ناخن و شارب باعث عافیت درد دندان و چشم ہے لیکن روایت شاذ
ہی ظاہرا باعتبار اس حدیث عموکی ہے جوکہ درباب تاکید ناخن گرفتن ہی کہ ناخن بڑہنے
نپاوین کہ جب بڑہین فوراً لیوے کہ خلل وضو و نماز متصور۔ اور بعض روایت مین خون
لینا باعث ضعف ہے **ف** شب شنبہ کو جو شخص جماع کرے تو لڑکا جو پیدا ہو شہادت پاوے
اور موہنہ خوشبو اور رحم دل اور جوان مرد اور زبان عیب و بہتان سی پاک ہو۔ شب شنبہ
کی چار رکعت نماز ہی بدو سلام ہر رکعت مین بعد حمد ایتہ الکرسی و توحید تین بار اور بعد
سلام کے آیتہ الکرسی تین بار کہ جو شخص پڑہیگا تمام گناہ عفو ہونگی اور پیغمبر اُسکی شفاعت
کرینگے اور دن کو جو شخص چار رکعت کہ بعد حمد سورہ حجد تین بار ہر رکعت مین اور بعد سلام
آیتہ الکرسی تین بار پڑہی تو حق تعالی بعد دہر مرد یہودی و یہودہ کی ثواب عبادت یکسالہ
عطا کرے۔ ساعت استخارہ صبح سی چاشت تک اور زوال سی عصر تک خوب ہے **ف**
ہی یہ دن منسوب بزحل ہے اور شب شنبہ منسوب بہ مریخ **یکشنبہ** یعنی اتوار حضرت امام
جعفر صادق فرماتی ہین کہ یہ دن ہماری شیعون کے لئی ہے کذا فی الخصال و العیون۔ یہ دن
مبارک مختص لشیعیان اہلبیت ہی۔ بناء دنیا اسدن ہی۔ سات آسمان سات انجمن
سات ستارہ سیارہ سات طبقات زمانہ سات زمین سات دریا سات اعضای
آدمی اور ازمنہ و اعضا سب کی بنا اسدن ہوئی۔ نیک ہی بنیاد رکہنے عمارت بنانے
درخت لگانا سفر کو جانا نکاح و عروسی اور سینگیان لگانی خون لینا۔ مگر بقول جماع کرنا

ف یہ دن مخصوص و منسوب بزیارت جناب سیدۃ النساء و جناب امیر المومنین ہی زیارت حضرت سیدہ و جناب مولای مومنین
مستحب ہے اور اسدن مہمان حضرتین کا اپنی تئین جانی اور توسل بکرے۔ اور دعای توسل کتب مبسوطہ مین ہی ۔ ۱۲

دن اور رات مین اچہا نہین - اور بعض تالیفات اخوند صاحب مین بحدیث معتبر طرف عصر
خون لینا نافع ہے - اور بد ہی اسدن حمام جانا سر منڈانا ناخن لینی جامہ قطع کرنا بقولی جو
شخص اسدن جامہ قطع کرے غم عارض ہووے اور نامبارک ہو اور بقولی جامع قطع
کرنیکو بہی نیک ہی اور سب کامون کے لئی میانہ ہی - شب یکشنبہ چار رکعت نماز بدو سلام
ہر رکعت مین بعد حمد آیۃ الکرسی و سورۂ توحید ایکبار جو شخص پڑہے روز قیامت کو منہہ
اُسکا روشن ہوگا مثل چودہوین رات کی چاند کے اور اعمال سے فائدہ اُٹہاویگا وقت موت کے
دن کو جو شخص چار رکعت پڑہے بدو سلام کہ ہر رکعت مین بعد حمد آیہ آمن الرسول کو اخیر
سورہ تک کہ سورہ بقر کے اخیر مین ہی پڑہے تو حقتعالے اسکے لئی لکہے گا بعدد ہر مرد و
عورت نصرانی و نصرانیہ تمام عالم عبادات ایک ہزار برس کے - ساعت استخارہ صبح سے
ظہر تک اور عصر سے مغرب تک خوب ہے یہ دن منسوب بہ شمس ہے اور رات اسکی منسوب بہ عطارد ہی

دوشنبہ یعنی پیر یہ دن منسوب بہ بنی امیہ ہی اور روز ہجرت و وطن آوارگی اور
روز پوشیدگی غار و یخ و اذیت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور بہی روز
وفات رسولخدا اور روز قطع نزول جبرئیل بوحی و قطع وحی روز غصب حقوق و مرتبہ
اہلبیت طاہرہ و محبان اہلبیت طاہرہ و بروایتی روز شہادت جناب سید الشہدا اور روز
حزن اہلبیت و مومنین روز عید و فرح بنی امیہ منافقین و مخالفین اہلبیت طاہرہ غرض

ف یہ دن مخصوص و منسوب بہ زیارت حسنین ہی اسدن زیارت دونو صاحبون کی پڑہا کری کہ کتب اعمال مین ہین
اسیدن مہمان انکا اپنی تئین جانی اور توسل بکرے اور دعای توسل کتب مبسوطہ مین ہی - ف حضرت امام علی نقی
سے ہی کہ نماز صبح مین اسدن سورہ دہر سنت موکدہ ہی اور جو شخص شر سے اسدن کے امن چاہی تو اس سورہ کو
نماز صبح مین پڑہے ف شب دوشنبہ کو جو شخص جماع کرے تو فرزند جو پیدا ہوگا حافظ قرآن ہوگا اور راضی بقسمت خدا۔ ۱۲

نہایت نحس ترین ایام ہی تمام سال مین نحس ترین روز عشرہ ہی اور ہفتہ مین دوشنبہ
اور بدہی ہر کام اسمین بُرا ہے مگر قطع کرنا جامہ کا نیک ہی۔ احادیث کثیرہ عموماً بہی اس
دن کی نحوست مین وارد ہین اور خصوصاً منع سفر اور انجاح مرام حاجات کی جداگانہ بہی
احادیث ہین مگر زمان بنی امیہ مین اسکی میمنت کی بہت حدیثین وضع کی گئی ہین کہ وہ
عید کرتے تہے اسدن اور بہانہ کرتے احادیث نبوی کا یہانتک کہ حدیث ولادت آنحضرت
اس دن کی وضع کری ہی آغا امام موسی کاظم فرماتے ہین کہ جہوٹے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین
ولادت پیغمبرؐ خدا روز دوشنبہ کو بلکہ ولادت آنحضرت کی روز جمعہ کو ہی اور اکثر فرمایا ائمہ نے
کہ روز دوشنبہ ہمارے دشمنون کے لیئے ہی اور بعض روایت مین اخیر روز مباشرت بزنان
اور سینگیان لگانی اور بنا وغیرہ بعض نے نیک لکہا ہی ظاہرا ہو کا کہا یا ہی مخالفین کے
ہان سے کہ نقلا عن مخالفین جو کسی نے لکہا یا تقیۃً لکہا یہ اپنی ہانکی سمجہو۔ اور جو بالفرض
پہلی کی روایت کوئی ہو بہی تو روایات منسوخہ سے جاننی چاہیئے جیسے کہ آیات منسوخہ
خاص قرآنی کیونکہ احادیث متواترہ و متکاثرہ نحوست مین وارد ہین البتہ اگر سینگی
لگانی مین اذیت کشی و حزن رسی ملحوظ ہو تو مفید ہوگا اُس مرض کے لیے جسلئے مرکب
ہی اور جو میمنت اور برکت بشعار بنی امیہ مطلوب ہے تو صاف مخالفت ہی احادیث محمدؐ
رسولؐ و ائمہ طاہرہ سے کہ فرمودہ امام عن جدہ الکرام ہی اسدن تو محزون و مغموم مثل
پدر مردہ رہنا چاہیئے۔ جو شخص شب دوشنبہ دو رکعت نماز کہ ہر رکعت مین سورۂ حمد
گیارہ بار اور معوذتین پندرہ بار اور بعد سلام آیۃ الکرسی پندرہ بار پڑہے تو
حق تعالی نام اُسکا دفتر اہلبیت مین لکہے یعنی اون کی ہمراہیون مین اور گناہان علانیہ
کو عفو کرے اور بعد ہر آیت کی کہ اپنی عمر مین تلاوت کیا ہی ثواب ایک حج ایک عمرہ کا

اور ثواب آزادی ایک بندہ اولاد اسمعیل کا عطا کرے اور اگر اسی دن مرجاوے تو گویا شہید
مرا اور دنکو چار رکعت بدو سلام کہ ہر رکعت مین حمد سات بار اور سورہ قدر ایکبار اور
بعد فراغ نماز ایکسو بار درود اور ایکسو بار اللھم صلی علی جبریل پڑہے تو حقتعالیٰ ستر
قصر جسمین ہر قصر مین ہزار گھر کہ ہر گھر مین ہزار حجرہ ہر حجرہ مین ہزار کنیز ماہ طلعت بہشت مین
عطا کرے۔ ساعت استخارہ صبح سے تا طلوع آفتاب اور چاشت سے ظہر تک پہر عصر
سے عشا تک بعض روایت مین اول صبح سے تا طلوع آفتاب اور چاشت سے عصر تک
اور روز دوشنبہ منسوب بقمر ہے اور شب دوشنبہ منسوب بمشتری ہے۔

سہ شنبہ یعنی منگل مبارک دن میانہ ہے کہ خدا تعالے نے آہن کو واسطے حضرت داود
پیغمبر کے نرم کردیا اور پہاڑ وغیرہ جو کچھ انمین ہے اسدن پیدا ہوئے نیک ہے واسطے
مباشرت زنان کے اور لڑائی کرنیکے۔ فرزند جو اسدن پیدا ہو اچھا ہو خوش رہے رحیم القلب
ہو پاک زبان ہو اور اکثر کامون کے لئے میانہ ہے اور نیک ہے واسطے طلب حاجت کے اور
سفر کے حدیث مین ہے کہ طلب حاجت کرو اسدن کہ روا ہوگی اور سفر کرو کہ لوہا داود
کے ہاتھہ مین نرم ہوگیا بعض روایت مین ہے کہ سب کامونکے لئے نیک ہے مگر سر منڈانا
ناخن لینا جامہ قطع کرنا بد ہے جو شخص جامہ قطع کرے اسدن تو مر دے پر اوترے
یا جل جاوے یا چوری جاوے۔ بعض حدیث مین ہے کہ اسدن ہی تجویز ناخن لینے کی ہے
واسطے عافیت درد دندان و درد چشم کے۔ اور سینگیان لگانی خون لینا بقول
نیک بقولی بد اور خون حیض حضرت حوا کا اسدن زمین پر پہنچا۔ بعض روایت حنظل

ف یہ دن منسوب بزیارت و توسل جناب امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق ہے ان تینون
حضرات کی زیارت پڑہے اور انہی تینوں کا انکا جہان جانے اور توسل پکڑے اور دعائے توسل کتب مبسوطہ مین ہے ۱۲

مین دیکہا گیا کہ یہ دن بنی امیہ کا ہی اور وہ روایت مستند با مام ہمام حضرت امام جعفر صادق
ظاہرا بہ تضعیف روات و ناقلین ہی بالجملہ روز میانہ ہی واسطے اکثر کامون کے۔ بہی حدیث
مین ہی کہ جو شخص روز سہ شنبہ چودہوین یا سترہوین یا اکیسوین تاریخ کسی مہینی کی سینگیان
لگائی خون نکالے تو شفا یاوی تمام سال کے درد و ن سی اور ایک حدیث مین ہی کہ اسدن
ایک ساعت ہی کہ اگر خون نو تو نہ تہمے اور خوف ہلاکت ہی۔ شب سہ شنبہ جو شخص دو رکعت
نماز کہ ہر رکعت مین حمد اور آیتہ الکرسی و توحید و آیہ شہد اللہ یکبار پڑہے جو سوال کریگا
عطا ہوگا۔ بعد ظہر اسدن جو شخص بیس رکعت ہر دو رکعت بیک سلام کہ ہر رکعت مین
بعد حمد ایتہ الکرسی ایکبار اور تین مرتبہ سورہ توحید پڑہے تو اسکے لئی کوہی گناہ نہین
لکہا جاویگا ستر دن تک ساعت استخارہ چاشت سی ظہر تک عصر سی عشا تک خوب ہے
روز سہ شنبہ منسوب بہ مریخ ہے اور شب سہ شنبہ منسوب بزہرہ۔ **چہار شنبہ**
یعنی بدہ روز نحس ہے اسدن پانی اور درخت اور شہر اور قریات و معمورہای زمین
بنائی گئے اور بروایتی ارکان نار اسی دن پیدا کئی گئے۔ یہ دن مختص و منسوب بنی عباس
ہی جنہون نے اکثر ائمہ پر ستم کئی روز نحس مستمر ہے نہی وارد ہی اسدن نورہ لگانے سی
خون لینے اور سفر سے اور بعض روایت مین تجویز سفر ہے لیکن دوا پینی اور قطع
جامہ کے لئی نیک ہے قطع جامہ اسدن باعث کثرت چارپایہ ہی بغیر تعب کے اور دوا پینی
لینی اور حمام جانیکو بہی بعض روایت مین نیک ہے اور سینگیان لگانی خون نکالنا اور
ناخن لینا دونو بقولی نیک بقولی بد۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اخیر روز مین خون لیوے

ف یہ دن مخصوص و منسوب بزیارت حضرت امام موسی کاظم و حضرت امام رضا و حضرت امام محمد تقی و حضرت
امام علی نقی ہی اسدن انکا مہمان اپنی تئین جانی اور توسل بکمڑے زیارت پڑہی اور دعائے توسل کتب مبسوطہ مین ہے

اور بعضی احادیث مین نہی ہے خون لینے سے اسدن جبکہ قمر عقرب مین ہو اور احادیث معتبرہ
مین ہی کہ حمام جاوی روز چہار شنبہ کو بعضی روایت مین ہی کہ جو شخص اسدن ناخن لیوے
اور ابتدا کرے انگشت کوچک دست راست سے اور ختم کرے انگشت کوچک دست چپ
پر تو امان پاویگا درد چشم سے۔ اور بعض روایت مین یون بہی ہے کہ شروع انگشت
کوچک دست راست اور انگوٹہی تک اسیکے پہنچکر پہر شروع انگشت دست چپ سے
اور ختم اسکے انگوٹہی پر۔ شب چہار شنبہ کو جو شخص دو رکعت نماز پڑہے کہ ہر رکعت مین
حمد و اٰیۃ الکرسی و توحید و قدر ایکبار تو گناہان گذشتہ و آیندہ عفو ہین۔ اور دنکو
جو شخص بارہ رکعت پڑہے کہ ہر رکعت مین بعد حمد توحید و معوذتین تین بار تو منادی
عرش کے نیچے ندا کرے کہ ای بندۂ خدا گناہان گذشتہ و آیندہ تیرے عفو ہوئی اور روزہ
ہر چہار شنبہ اول عشرہ وسط ماہ کا برابر تمام عشرہ کی ہی۔ ساعت استخارہ صبح سے ظہر تک
عصر سے عشا تک خوب ہے بعض نے یون تعبیر کیا ہی کہ صبح سے زوال تک عصر سے عشا تک کہ
مآل دونون روایتونکا ایک ہے۔ روز چہار شنبہ منسوب بعطارد ہی اور شب چہار شنبہ
منسوب بزحل ہے۔ پنجشنبہ یعنی جمعرات یہ دن بہت بزرگ اور نیک و مبارک ہے
واسطے امت محمدی کے اور برکت کا ہی آسمان اور بہشت اسدن پیدا کیے گئے۔ بعد عشا
بعضی روایت مین شب پنجشنبہ کو جامعت بہت نیک ہے جو بچہ اس جماع سے پیدا ہوگا
حاکم احکام شرعیہ اور عادل ہوگا اور وسط روز مین بہی نیک ہے جو بچہ اس سے پیدا ہوگا

ف یہ دن مختص و منسوب بزیارت حضرت امام حسن عسکری ہی اسدن ان حضرت کا مہمان اپنے تئین
جانے اور توسل بکڑے زیارت پڑہے اور ہر دن سب ائمہ کی زیارت مستحب ہے۔ ۱۲

ف اسدن یعنی پنجشنبہ کو بہی نماز صبح مین سورہ دہر پڑہنا سنت موکدہ ہے۔ ۱۲

پری دیو جن شیطان اُسکے پاس نہ جا سکینگے سلامتی ہوگی دین و دنیا مین سینگیان و
خون لینا بقولی نیک بقولی بد اور اخیر روز بد اور بعضی روایت مین ہے کہ خون لینا اس
دن کا درد و نکو دور کرتا ہے لیکن پنجشنبہ اخیر ماہ اور اول روز مفید تر ہے اور نیک ہے
قطع جامہ کے لئے جو کپڑا اسدن قطع ہوا اُسمین علم حاصل ہو۔ اور روز طلب علم و قضای
حاجت و نقل و تحویل و زیارت قبور ہے خصوص زیارت قبر والدین۔ صبح کو اسدن واسطے
حسن مطلب عظیم و حاجت کیجاوے وقت جانیکے حمد و معوذتین و اخلاص و قدر و آیۃ الکرسی
و پنج آیہ آخر سورہ آل عمران پڑہے اور کہے۔ مَوْلَايَ اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ
الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهٗ وَاجِبٌ عَلَيْكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ
لَهٗ بِحَقِّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ تو البتہ حاجت بر آوے گی۔ ناخن لینا وغیرہ سب
باتونکو نیک ہے خصوص ناخن لینا اسدن سنت اور درد چشم کے لئے بہت نافع ہی اور روزی
کو زیادہ کرتا ہی اکثر احادیث مین ہی کہ جو شخص مداومت کرے درد چشم نہ دیکہے اور ہو تو رفع ہو
اور بہی حدیث مین ہی کہ اسدن ناخن لیوے شروع کرے انگشت کوچک دست راست
سے تا انگشت بہین اور پہر شروع کرے انگشت کوچک دست چپ سے اور ختم کرے انگشت
بہین پر تو امان پاویگا درد چشم سے۔ درمیان مغرب و عشا اسدن دو رکعت واسطے
ادای حقوق والدین کے بہت نافع ہے کہ ہر رکعت مین بعد حمد ایتہ الکرسی و سورہ قدر
و توحید و معوذتین پانچ پانچ بار اور بعد سلام پندرہ بار استغفار اور ثواب اسکا والدین کو
بخشے تو عہدہ حقوق والدین سے ادا ہوگا۔ جو شخص درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت کہ ہر رکعت
مین بعد حمد ایتہ الکرسی ایکسو بار اور بعد سلام استغفار ایکسو بار اور درود ایکسو بار پڑہے

تو اپنی جگہہ سے نہ اٹہا ہوگا کہ بخشا جاویگا۔ ساعت استخارہ صبح سے تا طلوع آفتاب اور ظہر سے عشا تک۔ روز پنجشنبہ منسوب بہ مشتری ہی اور شب پنجشنبہ منسوب بشمس ہے

ف جناب اخوند صاحب علیہ الرحمہ لکہتے ہین کہ اگر روز ماہ و ہفتہ باہمدیگر سعادت و نحوست مین معارض ہو تو رعایت سعادت و نحوست و نیکی و بدی ایام ہفتہ اولیٰ ہے کیونکہ احادیث انکی معتبر تر ہین۔ اور یہی بعض تالیفات محقق طوسی علیہ الرحمہ سے مطابق اخوند صاحب ہویدا ہی اور مختار والد ماجد مولف حقیر بہی یہی دیکہا گیا اور حقیر کا بھی اضطرارًا یہی عمل ہے۔ ف چند امر ہین کہ باعث رفع نحوست ایام وساعات ہوتی ہین توکل وتفویض و اعتماد جناب اقدس آلہی پر جمیع امور مین کرنا اور استشفاع و توسل حضرات علیہم السلام سے کرنا اور توسل بآیات کریمہ قرآن اور دعا و درود و تصدق کہ یہ سب باتین تدارک ہر ایک کا کرتے ہین اور نحوست مبدل بسعادت ہوتی ہی چنانچہ حدیث معتبر مین ہی کہ آیۃ الکرسی پڑہ جس دن چاہی سفر اور حجامت کر اور تصدق کر اور احادیث مین ہی کہ تصدق و دعا رد کرتی ہین ہر بلاء سخت کو اور خلاصہ حدیث معتبر ہے کہ سہیل بن یعقوب نے حضرت امام علی نقی سے درباب اختیارات ایام حدیث حضرت امام جعفر صادق صحیح کی اور عرض کیا کہ حضرت ہمکو اکثر ضرورت حرکت داعی ہوتی ہے اُن دنون مین کہ مثلاً وہ نحس ہین فرمایا کہ ولایت و محبت ہم اہلبیت کی حافظ و ناصر ہے ہمارے شیعونکی سب بلاؤنسے اگر متوسل ہماری ولایت کی وہ موجہای دریا یا جنگل و بیابان یا حیوانات درندہ یا دشمنانِ جن وانس مین چلے جاوین البتہ بفضل و عنایت حضرت اقدس الہی ببرکت ولایت کچہہ بدی نہ دیکہین گے پس اعتماد و توکل کر خدا تعالیٰ پر اور خالص کر ولایت واسطے ہمارے پہر جس طرف چاہی متوجہ ہو اور صبح کو یہ دعا

تین دفعہ پڑہ لیا کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَصْبَحْتُ اللّٰھُمَّ بِذِمَامِکَ مُعْتَصِمًا
الْمَنِیْعِ الَّذِیْ لَا یُطَاوَلُ وَلَا یُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ وَغَاشِمٍ
مِنْ سَائِرِ مَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِکَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِیْ جُنَّۃٍ مِنْ
کُلِّ مَخُوْفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَۃٍ حَصِیْنَۃٍ وَلَاءِ اَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ
مُحْتَجِزًا مِنْ کُلِّ قَاصِدٍ لِیْ اِلٰی اَذِیَّۃٍ بِجِدَارٍ حَصِیْنِ الْاِخْلَاصِ
فِی الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّھِمْ وَالتَّمَسُّکِ بِحَبْلِھِمْ جَمِیْعًا مُوْقِنًا بِاَنَّ الْحَقَّ
لَھُمْ وَمَعَھُمْ وَفِیْھِمْ وَبِھِمْ اُوَالِیْ مَنْ وَالَوْا وَاُعَادِیْ مَنْ عَادَوْا وَ
اُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوْا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنِیَ اللّٰھُمَّ بِھِمْ
مِنْ شَرِّ کُلِّ مَا اَتَّقِیْہِ یَا عَظِیْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِیَ عَنِّیْ بِبَدِیْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا
جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلَالًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَاھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

اور شام کو بہی تین دفعہ اسی دعا کو پڑہ توامان خدا تعالے مین رہیگا جس چیز سے تو ڈرتا ہے
قلعہ حفظ وحمایت الہی مین رہیگا اور جو احیانا کوئی روز نحس ہے اور کام ضرور در پیش ہے
کہ چارہ نہین تو قبل از توجہ کار سورہ حمد و معوذتین و اٰیۃ الکرسی و سورہ قدر اور یہ آیات
سورہ آل عمران سے بہی پڑہ - اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا

ف[۱] یاد رہے کہ شام کو جو یہ دعا پڑہے تو بجائے اَصْبَحْتُ کے اَمْسَیْتُ کہے - ۱۲ - ف[۲] ہر چند رسالہ اختیارات
اخوند صاحب مین اسی جگہہ تک قرأت آیات مرقوم ہے لیکن بعضی روایت مین تا آخر سورہ دیکہا گیا اسلئے آخر سورہ لکہا گیا -

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ
عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا

حقیر نے اپنے والد ماجد کی تحریرات مین اپنی ہانکی استناد سے دیکھا کہ اسوقت مستند مستحضر نہین کہ ہر صبح کو تین
دفعہ اس دعا کو پڑھ کے تسبیح خاک مبارک خاک شفا ہاتھہ مین لیکے آنکھون سے لگا کے توسل باین کلمات کرے
تو بہت مفید ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا
وَجَدِّهٖ وَاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِيْهِ وَوُلْدِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَشِيْعَتِهٖ وَمَنْ اِلَيْهِ فَرِّجْ
عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ وَاجْعَلْهَا لِیْ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْءٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ ۱۲

اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پھر یہ دعا بھی پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ بِکَ یَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِقُدْرَتِکَ یَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ لِکُلِّ ذِیْ حَوْلٍ اِلَّا بِکَ وَلَا قُوَّۃَ یَمْتَارُھَا ذُوْ قُوَّۃٍ اِلَّا مِنْکَ بِصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَخِیَرَتِکَ مِنْ بَرِیَّتِکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَعِتْرَتِہٖ وَسُلَالَتِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَیْھِمْ وَاکْفِنِیْ شَرَّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَضَرَرَہٗ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَہٗ وَیُمْنَہٗ وَاقْضِ لِیْ فِیْ مُتَصَرَّفَاتِیْ بِحُسْنِ الْعَافِیَۃِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّۃِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِیَّۃِ وَکِفَایَۃِ الطَّاغِیَۃِ الْغَوِیَّۃِ وَکُلِّ ذِیْ قُدْرَۃٍ لِیْ عَلٰی اَذِیَّۃٍ حَتّٰی اَکُوْنَ فِیْ جُنَّۃٍ وَعِصْمَۃٍ مِنْ کُلِّ بَلَآءٍ وَنِقْمَۃٍ وَاَبْدِلْنِیْ مِنَ الْمَخَاوِفِ فِیْہِ اَمْنًا وَمِنَ الْعَوَائِقِ فِیْہِ یُسْرًا حَتّٰی لَا یَصُدَّنِیْ صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا یَحُلَّ بِیْ طَارِقٌ مِنْ اَذَی الْعِبَادِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَیْکَ تَصِیْرُ یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ

ف

تفصیل ساعات جو صبح سے شام تک منسوب بہر یک از حضرات علیہم السلام ہیں۔ منسوب بجناب سیدۃ النساء ہے ساعت اخیر شب یعنی ایک ساعت قبل از طلوع فجر کے۔ اس

دعای ساعات ایام یکشنبہ منسوب بجناب سیدۃ النساء

ساعت مین آیہ اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ فِیہَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ حَکِیمٍ پڑہنے چاہئی اور زیارات وادعیہ توسل مبسوط و مطول تو کتب مبسوطہ مین حسب التصریح دیکہنی چاہئین مگر حقیر مختصراً اس عجالہ مین بقدر ضرورت کہ اسقدر تو ہر شخص عملمین لاسکتا ہی اکتسابا للحسنات و راجیا للثواب لکہہ دیتا ہے اس ساعت مین ہر روز اور خاص یکشنبہ کو اور جو اس ساعت مین احیانا نہو سکے تو جسوقت اسدن ہو سکے زیارت و توسل اسطرح عمل مین لاوی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکِ یَا فَاطِمَۃُ الزَّہرَآءُ یَا سَیِّدَتِی یَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰہِ اَیَّتُہَا البَتُولُ یَا قُرَّۃَ عَینِ الرَّسُولِ یَا سَیِّدَتِی وَمَولَاتِی یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَی خَلقِہٖ اِنِّی تَوَجَّہتُ وَاستَشفَعتُ وَتَوَسَّلتُ بِکِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمتُکِ بَینَ یَدَی حَاجَاتِی فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ یَا وَجِیہَۃً عِندَ اللّٰہِ اِشفَعِی لِی عِندَ اللّٰہِ

سوائے روز یکشنبہ ہر روز ساعت مذکورہ مین اسی جگہہ تک کافی ہی اور روز یکشنبہ کو تا آخر دعا یَا سَیِّدَتِی وَمَولَاتِی یَا فَاطِمَۃُ الزَّہرَآءُ ہٰذَا یَومُ الاَحَدِ وَہُوَ یَومُکِ وَبِاسمِکِ وَکِفلِکِ وَاَنَا فِیہِ ضَیفُکُمَا وَجَارُکُمَا فَاِنَّکُمَا کَرِیمَانِ تُحِبَّانِ الضِّیَافَۃَ رَجَوتُ مِنکُمَا المَنزِلَتَکُمَا وَمَنزِلَۃَ اَہلِ بَیتِکُمَا عِندَ اللّٰہِ وَمَنزِلَتِہٖ عِندَکُم وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاہِرِینَ

اور ساعت طلوع فجر سے تا طلوع آفتاب منسوب بجناب مولائے مومنین علیؑ ابن ابیطالب ہے کہ اس ساعت مین ہر روز اور خاص یکشنبہ کو جو احیانا اس ساعت نہو سکے تو جسوقت ہو سکے زیارت و توسل اسطرح عمل مین لائے ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی اَولَادِکَ یَا اَبَا الحَسَنِ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ یَا اَخَا الرَّسُولِ یَا زَوجَ البَتُولِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ

زیارت و توسل ساعت دوم کہ منسوب بجناب امیر علیہ السلام

عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ

سوائے روز یکشنبہ ہر روز ساعت مذکورہ میں اسی جگہہ تک کافی ہے اور روز یکشنبہ کو تا آخر دعا

یَا مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ ھٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَھُوَ یَوْمُکَ وَیَوْمُ زَوْجَتِکَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ سَیِّدَۃِ نِسَاۗءِ الْعٰلَمِیْنَ وَبِاسْمِکَ وَبِاسْمِھَا وَاَنَا فِیْہِ ضَیْفُکُمَا وَجَارُکُمَا فَاِنَّکُمَا کَرِیْمَانِ تُحِبَّانِ الضِّیَافَۃَ رَجَوْتُ مِنْکُمَا لِمَنْزِلَتِکُمَا وَمَنْزِلَتِ اَھْلِ بَیْتِکُمَا عِنْدَ اللّٰہِ وَمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکُمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاۗءِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْکِبْرِیَاۗءِ وَالسُّلْطَانِ اَظْھَرْتَ الْقُدْرَۃَ کَیْفَ شِئْتَ وَمَنَنْتَ عَلٰی عِبَادِکَ بِمَعْرِفَتِکَ وَتَسَلَّطْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَرُوْتِکَ وَعَلَیْھِمْ شُکْرُ نِعْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ عَلِیِّ بْنِ الْمُرْتَضٰی الْعَالِمِ بِالْحُکْمِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاُقَدِّمُہٗ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ

اور اس جگہہ اپنی حاجت ذکر کرے ۔ یہ ساعت شریفترین ساعات دن کی ہی سونا اس ساعت مین نہایت مذموم ہے اور موجب محرومی کا رزق سے ۔

ساعات منسوب بحضرت امام حسنؑ

ساعت دوسری ہر دن کی منسوب بحضرت امام حسنؑ ہے اس ساعت ہر روز سا تھ اس دعا کے توسل کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَابْنِہِ الْحَسَنِ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اِلَّا انْتَقَمْتَ لِیْ بِھِمَا مِمَّنْ

فَلَمْ تَخْذُلْنِیْ وَاٰذَانِیْ وَانْطَوِیْ عَلٰی ذٰلِکَ وَکَفِیْتَنِیْ بِہِمَا مَئُوْنَۃَ کُلِّ اَحَدٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ساعت تیسری ہر دن کی منسوب بحضرت امام حسینؑ خامس آل عبا ہے اس ساعت مین ہر روز اسطرح توسل چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاسْئَلُکَ بِحَقِّہِمْ وَبِحَقِّ الْحُسَیْنِ الشَّہِیْدِ الْاِمَامِ الْمَظْلُوْمِ اَنْ تُعِیْنَنِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَتُبَلِّغَنِیْ بِہِمْ اَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَ اَحَدًا مِّنْ اَوْلِیَائِکَ اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ساعت منسوب بحضرت امام حسینؑ

اور مختصر ترین توسل و زیارت دونو اماموں کا روز دوشنبہ کو کہ مخصوص و منسوب انکا ہے یہ ہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّہَا الْمُجْتَبٰی یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْہًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا حُسَیْنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّہَا الشَّہِیْدُ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ

زیارت و توسل روز دوشنبہ حسنین

ف آغا امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ جو شخص بالاے بام خانہ جاوے اور جانب راست و چپ ملتفت ہوکر سر اپنا طرف آسمان کے بلند کرکے اور مونہہ طرف قبر جناب سید الشہداؑ کے کرے اور کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ تو واسطے اسکے ثواب حج و عمرہ کا لکھا جاوے سدیر کہتے ہین کہ مین دن بہر مین بیس دفعہ سے زیادہ اسطرح کرتا ہون۔ ۱۲۔ منہ

وَنَوَسَّلْتُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَدَّمْتُكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِىْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِىْ عِنْدَ اللّٰهِ السَّلَامُ مِنِّىْ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَنَا يَا مَوْلَاىَ مَوْلًا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَائَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَا اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ هٰذَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمَا وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفُكُمَا وَجَارُكُمَا فَاَضِيْفَانِىْ وَاَحْسِنَا ضِيَافَتِىْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِيْفَ بِهِ اَنْتُمَا وَاَنَا فِيْهِ مِنْ جَارِكُمَا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَعَلٰى جَدِّكُمَا وَاَبِيْكُمَا وَاُمِّكُمَا وَاَهْلِ بَيْتِكُمَا وَاٰلِكُمَا وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكُمَا وَلَكُمَا بِحَقِّ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ نِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

ساعت چوتھی ہر دن کی منسوب بامام زین العابدین ہے اسوقت توسل اسطرح کرے یعنی یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِىِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا كَفَيْتَنِىْ بِهٖ مَؤُنَةَ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَسُلْطَانٍ عَنِيْدٍ يَتَقَوّٰى عَلَىَّ بِبَطْشِهٖ يَنْتَصِرُ عَلَىَّ بِجُنْدِهٖ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

ساعت پنجم منسوب ہے حضرت امام محمد باقر سے اسوقت توسل اسطرح چاہیے۔

ساعت چوتھی منسوب بامام زین العابدینؑ

ساعت پنجم منسوب بامام محمد باقر علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِهٖ اَنْ تَرْزُقَنِیْ عِلْمًا كَثِیْرًا نَافِعًا وَّفَهْمًا كَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا تَطْمَئِنُّ بِهٖ قَلْبِیْ وَتُوَصِّلُنِیْ اِلٰی دَرَجَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ فِیْ مَعْرِفَةِ اُمُوْرِ الدِّیْنِ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ

ساعت ششم منسوب ہے حضرت امام جعفر صادقؑ سے توسل اسطرح چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ الصَّادِقِ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْاِمَامِ الْمُحَقِّقِ الدَّاعِیْ اِلَیْكَ بِالْحَقِّ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی طَاعَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَبَلَّغْتَنِیْ بِهٖ مَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور چونکہ روز شنبہ منسوب ہے ان تینوں اماموں سے تو اُسدن خاص زیارت و توسل تینوں صاحبوں کا یوں چاہیے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ یَا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ اَیُّهَا السَّجَّادُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا السَّیِّدُ الْاِمَامُ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدُ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الْبَاقِرُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدِ

وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا
عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا الْاِمَامُ الصَّادِقُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ
اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ
قَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا
عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ بِحَقِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ

اور اگر ان تینوں دعاء زیارت و توسل کو اس روز خاص مین بھی ہر ایک ساعت مخصوص
منسوبہ مین عمل مین لاوی تو حقیر مؤلف کے نزدیک اقرب واولی ہی ورنہ اس روز خاص کو
اول روز سے دوپہر تک اور جو مجبور ہو تو کسی وقت تمام دن مین ان کلمات کو عمل مین لاوے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
یَا مَوَالِیَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ
وَسُلَالَۃَ الْوَصِیِّیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاقِرَ عِلْمِ
النَّبِیِّیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَادِقًا مُّصَدَّقًا فِی الْقَوْلِ
وَالْفِعْلِ یَا مَوَالِیَّ ھٰذَا یَوْمُکُمْ وَھُوَ یَوْمُ الثُّلَثَا وَاَنَا
فِیْہِ ضَیْفٌ لَّکُمْ وَمُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَاَجِیْرُوْنِیْ
عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکُمْ وَعِنْدَ اَھْلِ بَیْتِکُمُ الطَّاھِرِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ساعت ہفتم منسوب بحضرت امام موسیٰ کاظمؑ ہے دعاء توسل یہ ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ مُوْسَی ابْنِ جَعْفَرٍ
اِلَّا عَافَیْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ جَوَارِحِیْ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَدَفَعْتَ
عَنِّیْ جَمِیْعَ الْاٰلَامِ وَالْاَسْقَامِ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ ؎

ساعت ہشتم منسوب بہ آغا امام رضاؑ ہے دعا توسل یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ عَلِیِّ ابْنِ
مُوْسَی الرِّضَا اِلَّا سَلَّمْتَنِیْ بِهٖ فِیْ جَمِیْعِ اَسْفَارِیْ فِی الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ وَ
الْجِبَالِ وَالْعِقَارِ مِنْ جَمِیْعِ مَا اَحْذَرُہُ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ ؎

ساعت نہم منسوب بحضرت امام محمد تقیؑ ہے دعا توسل یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ اِلَّا جُدْتَ
بِهٖ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ وُسْعِكَ وَوَسَّعْتَ
عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ فَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاجْعَلْ قَلْبِیْ
وَحَالِیْ اِلَیْكَ اِنَّكَ لِمَا تَشَاءُ قَدِیْرٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاهِرِیْنَ ؎ اور واسطے ادائے دین کے بعد ہر نماز کے مجرب ہے

ساعت دہم منسوب بحضرت امام علی نقیؑ ہے دعائے توسل یہ ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ عَلِیِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ
اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی تَادِیَةِ فَرْضِكَ وَبِرِّ اِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِخْوَانِیْ

زیارت و توسل روز چہارشنبہ

المومنات وسھل ذلک لی وقرب بالخیر واعنی علی طاعتک بفضلک یا ارحم الراحمین وصل علی محمد وآلہ

اور چونکہ روز چہارشنبہ منسوب ہے ان چاروں اماموں سے تو اس دن زیارت و توسل خاص ان کے لیے یوں چاہیے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا اِبْرَاھِیْمَ یَا مُوْسَی ابْنَ جَعْفَرٍ اَیُّھَا الْکَاظِمُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ بِحَقِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ ابْنَ مُوْسٰی اَیُّھَا الرِّضَا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ بِحَقِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ یَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا التَّقِیُّ الْجَوَادُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ بِحَقِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا النَّقِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ

اِنِّی تَوَجَّهْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِكَ اِلَی اللهِ تَعَالٰی وَ
قَدَّمْتُكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللهِ
بِحَقِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ
الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاهِرِیْنَ

ط۔

اور اگران چارون دعا زیارت وتوسل کو اس روز خاص مین بھی ہر ایک ساعت مخصوصہ منسوبہ مین عمل مین لاوی تو اقرب واولی ہے ورنہ اس روز خاص کو بعد زوال یا جو وقت ممکن ہو کسی وقت دن مین اسطرح عمل مین لاوے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللهِ یَا حُجَجَ اللهِ یَا اَنْوَارَ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْكُمْ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِكُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللهَ مُخْلِصِیْنَ وَجَاهَدْتُمْ فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰی اَتٰیكُمُ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللهُ اَعْدَائَكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَی اللهِ وَاِلَیْكُمْ مِنْهُمْ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا اِبْرَاهِیْمَ وَیَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَیَا مَوْلَایَ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَیَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلًا لَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ مُضِیْفٌ بِكُمْ فِیْ یَوْمِكُمْ هٰذَا یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَمُسْتَجِیْرٌ بِكُمْ مُحِبُّكُمْ

وَزَائِرُكُمْ فَاَضِيفُونِيْ وَاَجِيْرُوْنِيْ بِاَهْلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اٰبَاءِكُمْ وَاَوْلَادِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

ساعت یازدہم منسوب بحضرت امام حسن عسکری ہے دعا توسل یہہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيٍّ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰى اُخْرَایَ بِطَاعَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَسَرَرْتَنِیْ
فِیْ مُنْقَلَبِیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحَسَنِ ابْنِ
عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُقَدِّمُهٗ بَيْنَ يَدَیْ حَوَائِجِیْ

اور اسی جگہہ اپنی حاجت اللہ تعالی سے چاہے اور چونکہ روز پنجشنبہ حسب التصریح
مختص و منسوب ان حضرت سے ہے تو اسدن خاص اس ساعت میں اور جو ممکن نہو
تو کسی وقت اسدن میں یہہ زیارت و توسل بھی عمل میں لاوے اَلصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ
وَتَوَسَّلْتُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَدَّمْتُكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰهِ يَا مَوْلَایَ اَنَا مَوْلَاكَ وَلِاَهْلِ
بَيْتِكَ وَهٰذَا يَوْمُكَ وَهُوَ الْيَوْمُ الْخَمِيْسُ وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفُكَ وَمُسْتَجِيْرٌ
بِكَ فَاَحْسِنْ بِحَقِّ اٰبَائِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

ساعت دوازدہم منسوب بحضرت صاحب العصر والزمان
ہے دعائے توسل یہہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ صَاحِبِ

ساعت منسوب بحضرت امام حسن عسکری و زیارت و توسل روز پنجشنبہ

ساعت منسوب بحضرت صاحب العصر

الزَّمَانِ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِہٖ عَلٰی جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ وَکَفَیْتَنِیْ بِہٖ مَئُوْنَۃَ کُلِّ
مُوْذٍ وَطَاغٍ وَبَاغٍ وَاَعَنْتَنِیْ بِہٖ فَقَدْ بَلَغَ مَجْھُوْدِیْ وَکَفَیْتَنِیْ کُلَّ عَدُوٍّ
وَھَمٍّ وَغَمٍّ وَدَیْنٍ وَوُلْدِیْ وَجَمِیْعِ اَھْلِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَمَالِیْ وَاِخْوَانِیْ
وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ سِوَالَ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْخَلَفِ الصَّالِحِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَتَضَرَّعُ
اِلَیْکَ بِہٖ وَاُقَدِّمُہٗ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّاھِرِیْنَ ؎ اس جگہہ اپنی حاجت بیان کرے ۱۲ منہ

اور چونکہ روز جمعہ حسب التصریح مختص و منسوب ان حضرت سے ہے تو اس دن خاص بعد
نماز صبح اور اس ساعت میں و نہیں تو جب ممکن ہو اسدن میں یہہ زیارت و توسل
عمل میں لاوے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ اَیُّھَا الْاِمَامُ الْقَائِمُ
الْمُنْتَظَرُ وَالْخَلَفُ الصَّالِحُ یَا اِمَامَ زَمَانِنَا اَیُّھَا الْمَھْدِیُّ یَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدِیْ
وَمَوْلَایَ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
وَقَدَّمْتُکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ
اِشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ ھٰذَا یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ یَوْمُکَ الْمُتَوَقَّعُ فِیْہِ ظُھُوْرُکَ
وَالْفَرَجُ فِیْہِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی یَدَیْکَ وَقَتْلُ الْکَافِرِیْنَ
بِسَیْفِکَ وَاَنَا یَا مَوْلَایَ فِیْہِ ضَیْفُکَ وَجَارُکَ
وَاَنْتَ یَا مَوْلَایَ کَرِیْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْکِرَامِ وَمَامُوْرٌ بِالْاِجَارَۃِ فَاَضِفْنِیْ
وَاَجِرْنِیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَائِکَ الطَّاھِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اور دعائے زیارت پیغمبر خدا روز شنبہ کو کہ مخصوص
ومنسوب بآنحضرت ہے اور سب دن و ساعتیں علی العموم حضرت کی ہیں یوں
چاہیے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا
حَبِيْبَ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ
اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ وَاسْتَشْفَعْتُ وَتَوَسَّلْتُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
وَقَدَّمْتُكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لِيْ عِنْدَ اللّٰهِ يَا مَوْلَايَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَوٰتُ
اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ هٰذَا
يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاِنَّكَ
كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ فِيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ وَالْوَصِيُّ الْمُرْتَضٰى وَسَيِّدَةُ الزَّهْرَاءُ وَالسِّبْطَانِ
الْمُنْتَجَبَانِ وَالْاَوْلَادُ الْاَعْلَامُ وَالْاُمَنَاءُ الْمُنْتَجَبُوْنَ جِئْتُ انْقِطَاعًا
اِلَيْكُمْ وَاِلٰى اٰبَائِكُمْ وَوَلَدِكُمُ الْخَلَفِ عَلٰى بَرَكَةِ
الْحَقِّ فَقَلْبِيْ لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ
اللّٰهُ لِدِيْنِهٖ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّيْ لَمِنَ الْقَائِلِيْنَ
بِفَضْلِكُمْ مُقِرٌّ بِرَجْعَتِكُمْ

ف تمام زیارت وادعیہ توسل جو لکھی گئیں اگر ہر روز عمل میں لاوے تو بھی خوب ہے مگر قید یوم کی مضمون کو
نکال ڈالیگا سوائے روز معینہ منسوبہ کے اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ آمنہ

لَا اُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَّ لَا اَزْعَمُ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ
بِاَسْمَائِهٖ جَمِيْعُ خَلْقِهٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَرْوَاحِكُمْ
وَاَجْسَادِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ف زیارت جناب سید الشہدا اگر ہر شب بام خانہ پر جاکے اشارہ
بانگشت شہادت قبر مطہر کی طرف کرکے پڑھے اور جو حاجت طلب کرے
امید بر آمد حاجت ہے اور جو ہر نماز کے بعد پڑھے تو اور بھی بہتر اور امید قبول
زیارت ہے اور وہ یہہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی جَدِّكَ وَاَبِيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ وَاَخِيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَی الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ بَنِيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
الْمُصِيْبَةِ الرَّاتِبَةِ الثَّابِتَةِ لَقَدْ اَصْبَحَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْكَ مَهْجُوْرًا
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْكَ مَوْتُوْرًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَاءِ
اللّٰهِ وَاَحِبَّائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ
وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْصِيَاءِ نَبِيِّ اللّٰهِ
وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ف یہہ توسل مع زیارت روز جمعہ بھی عمل میں لانا چاہئے کما اشیر فی یوم الجمعۃ اور قصد زیارت جمیع معصومین ع
شروع زیارت میں چاہئے اور روز جمعہ بعد غسل اول چار رکعت نماز بعدہ زیارت پڑھے اور چاہئے کہ بعد ہر نماز روز اس زیارت کو ترک نکرے

ف زیارت آغا امام رضاؑ کہ بعد ہر نماز کے ضرور اور مفید ہی مختصر ترین یہ ہے

زیارت شہید طوسؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَنِیْسَ الْکُرَبَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَمْسَ
الشُّمُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُغِیْثَ الشِّیْعَةِ
وَالزُّوَّارِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ ابْنَ
مُوْسَی الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

الحمد للہ علی احسانہ وانعامہ کہ یہ عجالہ حسب المرام بلکہ زائد از ارادہ و وعدہ مستہام بسبب تکلیف
اکثر برادران ایمان و اسلام کی کہ حین ختم تالیف و اثنای طبع بعض بعض امور ضروری کے
ایراد کی مکلف ہوئی بفحوای ما لایدرک کلہ لا یترک کلہ بسبیل ایجاز و اختصار اختتام کو
پہونچا کہ اس مختصر پر بھی اس زمانہ اخیر میں اگر عمل رہیں تو غنیمت ہے وہ بھی
مستحق اجر جزیل ہونگی اور حقیر پر تقصیر بھی داخل حسنات ہوتا رہے گا امید ہے
ہر قاری و ناظر سے کہ اگر احیاناً کہیں علت سہو و خطا کہ عوارض لازمہ انسانی ہی ہے
نمایاں ہو تو بفحوای والعافین عن الناس از راہ عفو صحت کو کار فرماویں اور
ہمیشہ مؤلف حقیر کو بمقتضای واللہ یحب المحسنین وقت ملاحظہ و اعمال یہ دعای
مغفرت و مرحمت یاد فرماویں ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین واخر دعوانا الحمد للہ
رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین وآلہ الطیبین الطاہرین
وصحبہم المہدیین غیر مرتدین اللہم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات بحق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَاخْذُلْ وَاٰخِرْ عَدُوَّهُمْ وَاَعْدَاءَ شِیْعَتِهِمْ وَاللَّاعِنِیْنَ وَالْمُقْرِیْنَ عَلٰی اَشْیَاعِهِمْ

قاعدہ درباب قمر در عقرب

چونکہ ازروی احادیث صحیحہ نکاح وتزویج قمر در عقرب مین کراہت تمام رکھتا ہی اسلیئے ایک قاعدہ مختصر درباب دریافت قمر در عقرب کے لکھدیا جاتا ہے تقریبًا اس سے آدمی معلوم کرسکتا ہی چاہیے کہ تاریخ ماہ قمری کو دوچند کرکے پانچ عدد اسپر بڑہائے جائین اور پہر پانچ پانچ ہر برج کو بروج دوازدگانہ مقررہ سے تقسیم کیجاوین اور شروع اُس برج سے کرین جسمین کہ شمس ہے بعد اسکے اخیر کو جو عدد رہجاوے اوس برج مین قمر کو تصور کرینگے لیکن اول جاننا چاہیئے بیت الشمس کو کہ شمس کس گہر مین ہے تو پہر احتیاج تقویم کی طاہر ضرور معلوم ہوتی سو یاد رہے کہ تحویل شمس کے تقریبًا بیسوین ۲۰ اکیسوین ۲۱ یا بائیسوین ۲۲ تاریخ ماہ انگریزی کے ہوتی ہے کہ بالفعل بسہولت معلوم ہو سکتا ہے اور تحویل شمس خاص حمل مین کہ شروع بروج دوازدہ گانہ ہی جو کہ نوروز مشہور ہی بیسوین ۲۰ یا اکیسوین ۲۱ یا بائیسوین ۲۲ ماہ مارچ کو تقریبًا اکثر ہوتی ہے اب اس سطلیئے بہی احتیاج تقویم کی نہوگی صرف ماہ و تاریخ انگریزی سو عاقل فطن دریافت کرکے ماہ قمری کے تاریخ سے حساب کرکے تقریبًا پاسکتا ہے کہ فلانی تاریخ بیت القمر فلانا برج ہی فافہم وتدبر **مثال** مثلًا دوسری تاریخ ربیع الاول کے ہماری قمری مہینے کے ہمین دریافت کرنی ہے کہ قمر در عقرب ہے یا نہین تو ہمکو لازم ہے کہ اسے دوچند کرین یعنی دو دونی چار اور پانچ اسپر زیادہ کرین تو کل نو ہونگی ہم یہہ دیکہین کہ شمس کس خانہ مین ہی سو ہمنے دیکہا کہ یہہ دوسری تاریخ ہمارے قمری مہینے کی مطابق ہی تیرہوین ۱۳ ماہ مارچ ماہ انگریزی کی یعنی شمس برج حوت

مین ہی تو ہمنے پانچ عدد پہلے حوت کو دئی باقی رہے کل چار اب ہم جانین گے کہ چوبیس درجہ حمل کے قمر نے طی کئی ہین تقریبًا تو اسمین شک نہین کہ قمر در عقرب کا ہونا اس تاریخ تو قطعًا ہمکو معلوم ہوگیا اب رہا کلام اسمین کہ اصلی چوبیس درجہ اور کتنی دقیقہ حمل کے قمر نے طے کئی اسکے لئے رعایت و لحاظ طی درجہای بیت الشمس ضرور ہے کہ وہ زیادہ تفصیل چاہتا ہی اور بہی علاوہ اسکی اور قواعد اہل تنجیم ہین کہ ہمین اوس سے کچہہ اس جگہ غرض و غایت نہین میری والد ماجد اعلی اللہ مقامہ اور جناب علیین مآب مرزا محمد صاحب مرحوم کی تحریرات محتوی قواعد صحیحہ و منضبطہ از روی مذاق اہل تنجیم ہی اس باب مین بیشتر مبسوط مین لیکن یاد رہے کچہہ اونکا عمل نجوم پر نہین تہا بلکہ بطریق داب علما و مہارت علوم و فنون جو کہ شان علمای کمل سی ہے اسباب مین بہی اکثر تحریرات ہین من شاء فرید الاطلاع فلیرجع الیہا

ذکر نقوش خواتم حضرات معصومین علی اختلاف الروایات

	نقش انگشتری ہای پیغمبر خدا ص	

صدق اللہ اور ایک انگشتری مدور نقرئی مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بقولی بازادی علی ولی اللہ کہ سلمان فارس کو آنحضرت نے حکم فرمایا پہلے نقش کہدوانیکا سو بعد اسکے کہ حکاک لی وہ نقش کیا خود بخود قدرت الہی سے علی ولی اللہ وسیر منقش ہوگیا جبرئیل امین نے کہا کہ مین نے بحکم خدا تعالی یہہ نقش کیا واللہ اعلم بالصواب اور بقولی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقش انگشتری مولائے مومنین ع

الملک للہ بقولے الملک للہ الواحد القہار بقولے اللہ الملک
اور یہہ فیروزہ پر منقول ہیں اور بقولے لا الہ الا اللہ اور یہی انگشتری
رسول خدا حضرتؐ کے پاس تہی اور بقولی اللہ الملک الحق المبین
بقولے نعم القادر اللہ

نقش انگشتری جناب سیدہؑ

اللہ ولی عصمتی بقولے نعم القادر اللہ بقولے امن المتوکلون

نقش انگشتری حضرت امام حسنؑ

العزۃ للہ بقولے المستعان باللہ اور بقولی الحق مبین بقولے فوضت امری الی اللہ

نقش انگشتری حضرت امام حسینؑ

ان اللہ بالغ امرہ بقولے ثقتی باللہ بقولے لکل اجل کتاب بقولے
الحمد للہ بقولے لا الہ الا اللہ عدۃ لقاء اللہ اور یہہ انگوٹہی از اول
تا آخر دست بدست چلی آئی ہے یعنے از رسولؐ تا قائم آل محمدؐ واللہ اعلم
بقولے حسبی اللہ

نقش انگشتری حضرت امام زین العابدینؑ

لِکُلِّ غَمٍّ حَسْبِیَ اللّٰہُ بقوے اَللّٰہُ مُبَشِّرٌ بقوے ثِقَتِی بِاللّٰہِ بقوے
اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ بقوے الصبر عزٌّ بقوے حَسْبِیَ اللّٰہُ لِکُلِّ ھَمٍّ
زَانِیٌّ وَشَقِیٌّ قاتل حسین ابن علیؑ بقوے الحَمْدُ لِلّٰہِ العَلِیِّ

نقش انگشتری حضرت امام محمد باقرؑ

بقوے اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ بقوے اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ بقوے ظنّی بقوے اَلْعِزَّۃُ
لِلّٰہِ جَمِیْعًا بقوے ظنّی بِاللّٰہِ حسن وبِالنَّبِیِّ المؤتمن وبِالوَصِیِّؑ ذی المنن
وبِالحُسَیْنِ والحَسَنِؑ

نقش انگشتری حضرت امام جعفر صادقؑ

اَنْتَ ثِقَتِی فَاعْصِمْنِی مِنْ خَلْقِکَ بقوے اَللّٰہُ وَلِیُّ عِصْمَتِی مِنْ خَلْقِہٖ
بقوے اَللّٰہُ وَلِیُّ الْغَنِیِّ بقوے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ بقوے اَنْتَ
ثِقَتِی عِصْمَتِی مِنَ النَّاسِ بقوے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِی فَقِنِی شَرَّ خَلْقِکَ
بقوے القوۃ سبحیۃ الکلام بقوے اللّٰہُ ولیّ وعِصْمَتِی من خلقہ
بقوے اللّٰہ عونی وعصمتی من النّاسِ

نقش انگشتری حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

حَسْبِیَ اللّٰہُ بقوے اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ بقوے کن من اللّٰہ علی حذر بقوے
اللّٰہ الملک بقوے الملک للّٰہ وحدہ بقوے من کثرت سلامتہ

نقش انگشتری حضرت امام رضاؑ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ بقولے حسبی اللہ حافظی بقولے اللہ ربی
بقولے انا للہ ولی بقولے من رفض ھواہ کفی شرہ بقولے حسبی اللہ

نقش انگشتری حضرت امام محمد تقیؑ

حسبی اللہ حافظی بقولے الشکر بدوام النعم بقولے المہیمن عضد من
کثرت شہواتہ دامت حسرتہ بقولے نعم القادر اللہ

نقش انگشتری حضرت امام علی نقیؑ

اللہ الملک فیروزہ پر اور دوسرے طرف الملک للہ الواحد القھار
بقولے العھود من اخلاق المعبود بقولے من اخلاق المعبود حفظ العھود
بقولے من عصے ھواہ بلغ مناہ بقولے فصول مھمۃ اللہ من خلقہ

نقش انگشتری حضرت امام حسن عسکریؑ

الغنی بقولے انا للہ شہید بقولے الحسن بن علی عقیق سفید پر بقولے
لا انت کاھتہ وجت محبتہ بقولے سبحان من لہ مقالید السموات والارض

نقش انگشتری حضرت صاحب العصر والزمانؑ

انا حجۃ اللہ بقولے انا حجۃ اللہ وخالصتہ بقولے العلم عند اللہ بقولے انا حجۃ اللہ وخالصتہ باقی خواص اقسام نگین کتب مبسوطہ مین دیکھنی چاہئین مختصراً اس جگہ تطفلاً لکھا جاتا ہے کہ عقیق سرخ بہشت مین مشرف ہے بخانہ رسول خدا اور عقیق سپید بخانہ امیر المومنین ع اور عقیق زرد بخانہ جناب سیدہ محبت اہل بیت ع امل عقیق ویاقوت تیئے قبول کے دو رکعت نماز با انگشتری عقیق در دست برابر ہے ہزار رکعت کے فضایل فیروزہ ویاقوت کے بہت ہین **تمت**

انوار الہدی کیا اسم اس کتاب مستطاب کے پوری پوری تعریف کر سکتے مین وہ الفاظ کہان سے لائین جو اسکی عظمت وفضیلت وحسن خدمت کا اظہار کر سکین بے مبالغہ اسجگہ تو مبالغہ بھی ہیچ ہے - یہہ کتاب فاضل اجل عالم اعمل جناب مولوی شیخ احمد صاحب عثمانی کے تصانیف لاثانی مقبول بارگاہ سبحانی سے ہے جو سنی المذہب وداخل علماء کبار اہل سنت تھے بہ تائید ربانی وتوفیق سبحانی آپکا قلب باصفا نور ہدایے ووفور عدالت سے معمور ہوا آپنے بہ ذوق تمام وشوق مالاکلام راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا آخر کار رحمت الٰہی نے نزول فرماکر اطمینان قلبی حاصل کیا اسکے بعد اس نعمت عظمہ کے شکریہ مین آپنے یہ کتاب انوار الہدی برای ہدایت گمراہان ومضطرب الحالان عجیب وغریب تلاش وترتیب اور انوکھے طریق سے تصنیف فرمائی ہے اسکا پڑہنے والا اگر ذرا بھی انصاف وہدایت سے بہرا پائی ہوئی ہے تو تا زیست مذہب شیعہ کے علاوہ اور کسی فریق ومذاہب کو صحیح وبرحق نہ سمجھیگا - اول مذہب حق کی تلاش کے ضرورت کو پھر طریق تلاش کو ایسی خوبی اور عام فہم طرز سے لکھا ہے کہ موٹی سے موٹی سمجھ کا جاہل اور جید سے جید عالم اسکو تسلیم کرلیگا - اسکے بعد ناشرین وحافظین

احکام دین کی شناخت کے لئے جو منجانب بعد نبی آخر الزمان تا قیام قیامت
ہونے ضرور ہین چند معیار نہایت ہی سخت قائم کئے ہین مثلاً معصوم ہونا تمام
مخلوقات ذی روح و غیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا۔ ظہور کرامت و
صداقت ہونا۔ انکی ولایت پر کلام الہی و حدیث نبوی کا دال ہونا ایک جانشین رسول
مقبول کی وفات کے وقت دوسرے جانشین کا موجود ہو کر علم لدنی سے بھر پایا ہونا وغیرہ
پھر ان معیار کو خلفاء رسول مقبول کی ذات مین تلاش کیا ہی اور تمام مستند کتب اہل سنت
اکثر علماء جید اہل تسنن کے اقوال و تحاریر سے ثابت کیا کہ خلفاء ثلاثہ ان صفات سے بالکل دور
تھے بلکہ اکثر خلاف صفتین موجود تھین پھر حضرت علیؑ و دیگر ائمہ علیہم السلام کے طرف رجوع
کی ہی اور انہین ان کل صفات کو باقوال علماء کتب صحیحہ اہل سنت متعدد جوانون سے
موجود پایا ہی ہر ذات و الاصفات کو ان کل معیارونکا مجموعہ ثابت کیا ہی۔ اسکے بعد
لکھا ہی کہ جب ائمہ اثنا عشریہ علیہم السلام منجانب خدا ناصر و حامی دین ثابت
ہو گئے تو انکا طریق اور انکے طریق کے پیرو سب راہ حق پر ہین اسکے بعد ایک
فیصلہ نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہی جس سے مذہب شیعہ کی حقیقت
کالشمس ظاہر و باہر ہوتی ہی اور مذہب سنت جماعت کا بطلان اور اہل حق کے علیحدہ ہونیکا حال
کھل گیا ہی جسکی پردہ پوشی محال و غیر ممکن ہے بس یہ کتاب کیا چیز ہی ایک قدرتی مجلا آئینہ ہی جسمین
مشیت ایزدی جمال باکمال مذہب حقہ دکھا رہی ہے یا آفتاب رحمت الہی ہی اپنے نور موفور سے
ان لوگونکی قلوب کو روشن کر کے روی نجات دکھاتا ہی جنکو جاہلون یا غلط اندیشون
یا محض رسم و رواج کے پابندیوں اور زبون غیرتون نے تاریک کر کے غفلت و تعصب ہلاکت انجام کے حوالہ کر رکھا ہے
یا خضر فرخندہ فالی ہی جو آوارگان وادی ضلالت و غریقان بحر جہالت کی امداد کیواسطی نمودار ہوا ہے۔ قیمت عہ

المشتہر سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تفسیر عمدۃ البیان سکا کاغذ جلد قسم دوم۔	صعہ	نجوم السماء تذکرۂ علماء	عا/ر	نور العیون	۲ر
		قرآن مجید اُردو	عا/ر	گلدستہ معانی	۳ر
ایضاً قسم سوم	؏	محاربۂ حق	۸ر	لسان الصادقین	عصہ
مجموعۂ مخمسات کاغذ بگین	۱۲ر	غم محرم	۰ر	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱ر
ایضاً کاغذ سفید	۱۰ر	رسالۂ خیر خیر پوری	۱ر	ترجمۃ الصلوٰۃ اُردو	۲ر
رمی الجمرات	عصہ ۴ر	گوہر شاہوار	۱ر	مرثیۂ اسلام	۱ر
مؤخر البیان	۱۰ر	ذخیرۂ ستمگاری	۶ر	رونق ماتم	۰۲ر
بیاض نغمہ جات خورد	۶ر	زاد الزائرین	۶ر	مرقع ماتم	ثر
مثنوی مظہر الغرائب	۲ر	دلیل الحسنات	۳ر	گنجینۂ ماتم	ثر
بزم ماتم مجموعہ سلامہائے	۶ر	مثنوی باغ ارم	۱۰ر	اسرار ماتم	۱ر
گلدستۂ نور	۰۳ر	خلاصۃ النجوم	۳ر	گلدستہ ماتم	۰ر
مثنوی فوائد آخرت	۴ر	تنقید جدید	۳ر	بیاض تقی	۰ر
ارشاد النعیم لدفع اللئیم	۱ر	تحقیق عجیب	۰۲ر	ضیاء المشرقین	۰۲ر
غزوۃ الحیدریہ	۱ر	تحفۃ الاخیار	۲ر	مجموعہ صنائع	۴ر
تبصرۃ الاطفال	۱ر	چشمۂ کوثر	۶ر	زبدۃ المصائب	عصہ ۹ر
حسن اعتقاد	۵ر	جنگنامہ محمد حنفیہ	۱ر	زاد قلیل	۲ر
اخلاق سروری مجلد	۱۲ر	بیاض ہنر	۱ر	خطاب فاضل	عصہ
مثنوی مائدہ	۱۰ر	ینبوع المعجزات	۴ر	استبصار ہر دو جلد	صہ

اشتہار

قرآن شریف مترجم بہ ترجمہ شیعی مع خلاصۃ التفاسیر

مومنین کی درخواست تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپنا چاہئے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ بزبان اردو ہو
اور حاشیہ پر تفسیر و نکات خلاصہ چڑھایا جاوے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جسمیں مقامات متنازعہ فیہ فریقین و شان نزول و فضائل
قرأت و فضائل ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام مندرج ہوں۔ تاکہ غربا مومنین اس تفسیر سے وہی فائدے اٹھا سکیں
جو تفسیر عمدۃ البیان سے اٹھا سکتے ہیں حسب التعمیل ارشاد مومنین اس قسم کا قرآن شریف چار قسم کاغذ پر
چھاپا گیا۔ تاکہ کسی ادنےٰ اعلےٰ کو اسکے لینے میں گنجائش عذر باقی نہ رہی قسم اعلےٰ کاغذ ولایتی ہدیہ فی جلد عہ
قسم دوم ے قسم سوم صہ قسم چہارم کاغذ خانگی سعہ +

تفسیر عمدۃ البیان یہ بیسم باہتمام مذہب امامیہ کی تفسیر مشہور و معروف فاضل اجل عالم بے بدل مجتہد العصر
والزمان حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہ عزیزی جناب مولانا مولوی السید عمار علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کی
تصنیفات سے ہے زبان اردو طرز تحریر و تحقیق بیانات و شستگی زبان سریع الفہم الفاظ کی عمدگی محتاج بیان نہیں جب
ہر فرد بشر مصنف کی لاثانی استعداد اور لیاقت کا اندازہ کر سکتا ہے الحمد للہ کہ اسکی دفعہ اس حقیر نے بدین خیال کہ
حق تصنیف حاصل ہی ہے بصرف خاص طبع کی ہے صحیح و خوشخطی کا کامل اہتمام کیا ہے کاغذ اعلیٰ درجہ کا لگایا چھاپہ
نہایت صاف اور روشن ہے قلم پیشتر کی نسبت بہت جلی و خوش قطع و روشن ہے آیات قرآنی کو دیگر عبارت تفسیر کی نسبت زیادہ جلی
قلم سے ایسے طریقہ پر لکھا ہے کہ جس آیت کو دیکھنا چاہیں آسانی ملاحظہ کر سکتے ہیں فریقین کے متنازعہ مقامات کو جابجا
حواشی پر لکھا گیا ہے غرضکہ یہ دفعہ تفسیر کی نہایت ہی اہتمام جانفشانی اور تمام خوبیوں کے ساتھ چھپی ہے اسی وجہ
سے بجائے دو جلدوں کے اسکی دفعہ تین جلدوں میں ختم ہوئی ہے ہر جلد دس دس پاروں کی حامل تفسیر ہے قیمت تفسیر مع جلد
درجہ دوم سیرامپوری کاغذ سفید فی ۳۲ ... درجہ سوم سیرامپوری کاغذ سفید
فی ۳۲ ... واضح ہو کہ قسم اول و قسم چہارم کی سب جلدیں ہدیہ ہو چکیں